غیر جانبدارانہ تحکیم

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر

(محمد علی مرزا)

تحکیم و تخریج

(محمد سعید عمران)

﴿۱﴾

(۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا؟» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ «أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ» قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: «النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ»

سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی، پھر ہم نے سوچا کہ یہیں بیٹھیں رہیں تا کہ نمازِ عشاء بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی پڑھ لیں۔ چنانچہ ہم وہیں بیٹھے رہے ، اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے پوچھا: تم اس وقت سے یہیں بیٹھے ہو؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب پڑھی، پھر سوچا کہ یہیں بیٹھے رہتے ہیں تا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ عشاء بھی پڑھ لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا۔ پھر آپ ﷺ نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا اور اکثر آپ ﷺ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "ستارے آسمان کے لئے باعث امن ہیں، جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے، اور میں اپنے صحابہؓ کے باعث امن ہوں، جب میں رخصت ہو گیا تو میرے صحابہ پر وہ چیز آئے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، اور میرے صحابہ میری امت کے لئے باعث امن ہیں، جب میرے صحابہ رخصت ہو جائیں گے تو میری امت پر وہ چیز آجائے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳۰۷۳، مسند احمد ۸/ ۴۹۶ح ۱۹۷۹۵، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳۲/ ۳۳۵ح ۱۹۵۶۶، عبد بن حمید ۵۳۹، مسلم ۶۴۶۶، مسند ابو یعلیٰ ۱۳/ ۲۶۰ح ۷۲۷۶، مسند البزار ۳۱۰۲، الشریعہ للآجری ۴/ ۱۶۸۱، شرح السنہ للبغوی ۳۸۶۱، صحیح ابن حبان ۷۲۴۹، الاعتقاد للبیہقی ص ۳۱۸، تحفۃ الاشراف ۹۰۹۱، اکمال المعلم ۷/ ۵۶۸، اتحاف المہرۃ ۱۰/ ۱۴۳ح ۱۲۳۳۲، المطالب العالیہ ۱۶/ ۲۱۸، ۱۸/ ۳۸۶، کنز العمال ۱۱/ ۵۳۶ح ۳۲۴۷۳، صحیح جامع الصغیر ۲/ ۱۱۵۰ح ۶۸۰۰، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۶۹۴ح ۶۰۰۸

(۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا يَكُفُّ حَدِيثَهُ، فَجَاءَ أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، فَقَالَ: يَا بَشِيرُ بْنَ سَعْدٍ أَتَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْأُمَرَاءِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ خُطْبَتَهُ، فَجَلَسَ أَبُو ثَعْلَبَةَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ " ثُمَّ سَكَتَ،قَالَ حَبِيبٌ: " فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَكَانَ يَزِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي صَحَابَتِهِ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، يَعْنِي عُمَرَ، بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَأُدْخِلَ كِتَابِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ "

نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے رازدار حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: مجھے امراء کے بارے میں آپ ﷺ کا خطبہ یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں نبوت باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر جب چاہے گا، اسے اٹھا لے گا، پھر نبوت کی طرز پر خلافت وہ گی، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر جب چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا، پھر کاٹ کھانے والی بادشاہت ہو گی، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،

پھر جب چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا، پھر جابرانہ بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا، پھر نبوت کی طرز پر خلافت ہو گی۔ اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

تخریج: مسند احمد مترجم اردو ۸/ ۱۱۶ح ۱۸۵۹۶، بتحقیق ارنؤوط ۳۰/ ۳۵۵ح ۱۸۴۰۶، مسند ابو داود الطیالسی بتحقیق الترکی ۱/ ۳۴۹ح ۴۳۹، مسند البزار ۷/ ۲۲۳ح ۲۷۹۶، مجمع الزوائد ۵/ ۱۸۸ح ۸۹۵۸، اتحاف خیر المہرۃ ۵/ ۱۹ح ۴۱۶۳، المطالب العالیہ ۱۷/ ۵۶۰، سلسلہ احادیث صحیحہ ۱/ ۳۴ح ۵

تحکیم: حسن۔

شعیب ارنؤوط اور محمد عبد المحسن الترکی نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ جبکہ شیخ البانی نے اسے سلسلہ احادیثِ صحیحہ میں لیا ہے۔

(۳) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، ح وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ " قَالَ سَفِينَةُ: " أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ "

سعید بن جمہان کا بیان ہے کہ مجھ سے سفینہؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلافت تیس سال تک رہے گی، پھر اس کے بعد ملوکیت ہو جائے گی۔

تخریج: مسند ابن الجعد ص ۴۷۹ح ۳۳۲۳، مسند احمد اردو ۱۰/ ۳۱۰ح ۲۲۲۶۴، بتحقیق ارنؤوط ۳۶/ ۲۴۸ح ۲۱۹۱۹، فضائل صحابہ ۱/ ۴۸۷ح ۷۸۹، ۲/ ۷۰۱ح ۱۰۲۷، شرح مشکل الآثار ۸/ ۴۱۴ح ۳۳۴۹، الثقات ابن حبان ۲/ ۳۰۵، شرح السنۃ للبغوی ۱۴/ ۷۴ح ۳۸۶۵، دلائل النبوۃ ۲/ ۵۵۳، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۴۸۴ح ۵۳۹۵۔

تحکیم: حسن۔

(٤) أَخْبَرَنَا أَحْمَد بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أنا يَزِيدُ، قَالَ: أنا الْعَوَّامُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِاللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْخِلافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ مُلْكًا بَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ: فَحَسَبْنَا، فَوَجَدْنَا أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ،وَعَلِيًّا "

سعید بن جمہان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سفینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد ملوکیت ہو جائے گی۔ پھر سفینہؓ نے مجھ سے کہا: جب ہم نے شمار کیا تو ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کو پایا۔

تخریج: مسند الرویانی ۱/ ۴۴۷ح ۶۶۸، المنتخب من علل الخلال ص ۱۲۷، السنۃ ابن ابی عاصم ۲/ ۵۶۴ح ۱۱۸۵، الشریعہ للآجری ۴/ ۱۷۰۵، مسند ابو داود طیالسی ۲/ ۴۳۰ح ۱۲۰۳، الفتن نعیم بن حماد ۲/ ۶۸۶ح ۱۹۴۰، ترمذی ۲۲۲۶، سنن نسائی الکبریٰ ۸۱۵۵، فضائل صحابہ للنسائی ۱/ ۱۷ح ۵۲۔

تحکیم: حسن۔

مروذی نے ابن حنبل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ شیخ البانی، محمد عبد المحسن الترکی نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۵) حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ» قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ عَشْرًا، وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٌّ كَذَا» قَالَ سَعِيدٌ، قُلْتُ: لِسَفِينَةَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ: «كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ»

سفینہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت کی طرز پر خلافت تیس سال تک رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔ سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ پھر سفینہ نے مجھ سے فرمایا: ابو بکرؓ کے دو سال، عمرؓ کے دس سال، عثمانؓ کے بارہ سال، علیؓ کے چھ سال بھی شمار کر لو۔ سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے سفینہؓ سے عرض کی کہ یہ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ علیؓ خلیفہ برحق نہیں تھے۔ سفینہؓ نے فرمایا: بنو زرقاء، بنو مروان کی پیٹھ نے جھوٹ بولا ہے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۱۵۷، ابو داود ۴۶۴۶، السنۃ ابن ابی عاصم ۲/ ۵۶۴ح ۱۱۸۵، شرح سنن ابی داود ابن ارسلان ۱۸/ ۱۳۵۔

تحکیم: حسن۔

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ شعیب ارنؤوط اور سعد بن ناصر الشثری نے اسے حسن کہا ہے۔

(٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الخِلاَفَةُ فِي أُمَّتِي ثَلاَثُونَ سَنَةً، ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلاَفَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَخِلاَفَةَ عُمَرَ، وَخِلاَفَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ خِلاَفَةَ عَلِيٍّ قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلاَثِينَ سَنَةً، قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الخِلاَفَةَ فِيهِمْ؟ قَالَ: كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ.

سفینہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہو گی، پھر سفینہؓ نے فرمایا: ابو بکرؓ کی خلافت، عمرؓ کی خلافت، عثمانؓ کی خلافت اور پھر علیؓ کی خلافت بھی شمار کرو۔ ہم نے یہ تمام مدت کل تیس سال ہی پائی ہے۔ سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے سفینہؓ سے عرض کی کہ بنو امیہ تو سمجھتے ہیں کہ خلافت تو ان میں ہے۔ تو سفینہؓ نے فرمایا: یہ بنو زرقاء جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ یہ تو شریر ترین حکومت کرنے والی ایک ملوکیت ہے۔

تخریج: ترمذی۲۲۲۶، موارد الظمان ۵/ ۹۸،اسد الغابہ ۲/ ۵۰۳، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۱/ ۸۲۱ح۴۵۹۔

تحکیم: حسن۔

امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مزید تحقیق:

اس حدیث کو بنیادی کتب میں سعید بن جمہان سے حماد بن سلمہ (ثقہ ثبت)، حشرج بن نباتہ (صدوق حسن الحدیث)، عبدالوارث بن سعید (ثقہ ثبت)، عوام بن حوشب (ثقہ)، حماد بن زید (ثقہ ثبت) نے روایت کیا ہے۔

سعید بن جمہان اگرچہ اس روایت کو ابو عبدالرحمان سفینہؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنے کے حوالے سے منفرد ہیں مگر وہ صدوق حسن الحدیث ہیں۔ یہ حدیث نہ صرف بذات خود حسن (حسن لذاتہ) ہے بلکہ، دوسرے متابعات وہ شواہد کی بنیاد پر بالکل درست ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اسے عبدالوارث بن سعید بحوالہ سعید بن جمہان کے حوالے سے اسے صحیح کہا ہے۔ مروذی امام احمد سے پوچھا کہ: لوگ تو سعید بن جمہان پر طعن کرتے ہیں تو ابن حنبل نے جواب دیا کہ سعید بن جمہان ثقہ ہے، اس سے ایک سے زیادہ نے روایت کی ہے یعنی حشرج، حماد اور عوام وغیرہ نے۔ مروذی نے کہا کہ عباس بن صالح تو علی بن المدینی کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید القطان نے اس پر کلام کیا ہے تو ابن حنبل غضبناک ہوئے اور کہا: یہ بات باطل ہے کہ یحییٰ نے اس پر کلام کیا ہے۔ احمد بن حنبل نے اسے حماد بن سلمہ بحوالہ سعید بن جمہان، ثبت قرار دیا ہے۔

(الجامع العلوم احمد بن حنبل ۱۵/ ۱۶۳ح ۶۴۲)

تیس سالہ خلافت کے بارے میں احمد بن حنبل کا موقف

عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو بکر المروذی، عبدالملک المیمونی، حرب بن اسماعیل الکرمانی، ابو داود السجستانی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے احمد بن حنبل سے سنا:

احمد بن حنبل: ابو بکر، عمر اور عثمان کی تفضیل کی بات ہے تو، ابو بکر، عمر، عثمان اور علی خلیفہ ہیں۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل: جو کچھ سفینہ نے کہا اور ابن عمر نے؟ اور احمد بن الحسین نے کہا کہ خلافت تو تیس سال تک ہے۔

محمد بن یحییٰ: کچھ لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ علی امام نہیں ہیں، تو انہوں نے کیا کیا؟ کیا وہ حدود قائم نہیں کرتے تھے؟ کیا وہ حجت قائم نہیں کرتے تھے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ان کو امیر المومنین نہیں کہتے تھے؟ صالح بن علی نے کہا میرے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں جو علی کی خلافت پر توقف کرتا ہے۔

(السنہ للخلال ۲/ ۴۱۱ح ۶۱۰)

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے خلافت کے حوالے سے پوچھا اور یہ مسئلہ ذکر کیا تو میں نے انہیں یہ کہتے سنا: خلافت ویسے ہی ہے جیسے سفینہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ: میری امت میں خلافت تیس سال ہے۔

(السنہ للخلال ۲/ ۴۲۴ح ۶۴۰)

(۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي، وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ، وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ، وَلَا خِلَافَتَهُ، وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ، فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ، أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ، الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ، ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ، مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ، وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: «يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ، يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، ثُمَّ قَالَ: اللهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ، ثُمَّ إِنَّكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هَذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا

معدان بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ عمر بن خطابؓ نے جمعہ کا خطبہ دیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا ذکر خیر فرمایا۔ پھر عمرؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماری ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے۔ بعض لوگ مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کردوں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو برباد نہیں ہونے دے گا نہ ہی اپنی خلافت کو اور نہ ہی اس کو جسے اس نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا ہے، اگر میری موت جلدی ہو جائے تو خلافت کا فیصلہ ان چھ افراد میں ہی طے پائے جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک راضی تھے۔ اور مجھے خوب معلوم ہے کہ بعض لوگ اس امر خلافت میں طعن کریں گے، اور یہ وہی لوگ ہیں جن کو میں نے اسلام کی خاطر اپنے ان ہاتھوں سے مارا بھی ہے۔ پس اگر وہ لوگ واقعی ایسا کریں تو جان لینا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن اور کافر و گمراہ ہیں۔

تخریج: مسلم ۱۲۵۸، اکمال المعلم ۲/ ۴۹۹، تحفۃ الاشراف ۸/ ۱۰۹

(۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ، وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: " كَيْفَ فَعَلْتُمَا، أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ؟ قَالاَ: حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ، قَالَ: قَالاَ: لاَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ، لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ العِرَاقِ لاَ يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ، قَالَ: اسْتَوُوا، حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، أَوِ النَّحْلَ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ , فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي – أَوْ أَكَلَنِي – الكَلْبُ، حِينَ طَعَنَهُ، فَطَارَ العِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ، لاَ يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلاَ شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ، حَتَّى طَعَنَ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا ظَنَّ العِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ، وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى، وَأَمَّا نَوَاحِي المَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لاَ يَدْرُونَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ، وَهُمْ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلاَةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي، فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: غُلاَمُ المُغِيرَةِ، قَالَ: الصَّنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا، الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ، قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ العُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ، – وَكَانَ العَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا – فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ، أَيْ: إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا؟ قَالَ: كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ، وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ، وَحَجُّوا حَجَّكُمْ. فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَقَائِلٌ يَقُولُ: لاَ بَأْسَ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ

جَوْفِهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَجَاءَ النَّاسُ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ، فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ، مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدَمٍ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وَلِيتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ، قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لاَ عَلَيَّ وَلاَ لِي، فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الأَرْضَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الغُلاَمَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وَفَى لَهُ، مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلاَ تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، فَأَدِّ عَنِّي هَذَا المَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ، فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلاَمَ، وَلاَ تَقُلْ أَمِيرُ المُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ اليَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ السَّلاَمَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي، وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ اليَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قِيلَ: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَدْ جَاءَ، قَالَ: ارْفَعُونِي، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ، قَالَ: الحَمْدُ لِلَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمْ، فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ المُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ أُمُّ المُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا، فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ، فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ، فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ، فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّفَرِ، أَوِ الرَّهْطِ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ – كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ – فَإِنْ أَصَابَتِ الإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ، فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ، وَلاَ خِيَانَةٍ، وَقَالَ: أُوصِي الخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي، بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالأَنْصَارِ خَيْرًا، {الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ} ، أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الإِسْلاَمِ، وَجُبَاةُ المَالِ، وَغَيْظُ العَدُوِّ، وَأَنْ لاَ يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ. وَأُوصِيهِ بِالأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ العَرَبِ، وَمَادَّةُ الإِسْلاَمِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ، وَيُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلاَ يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ، فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخِلُوهُ، فَأُدْخِلَ، فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلاَثَةٍ مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الأَمْرِ، فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالإِسْلاَمُ، لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ؟ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لاَ آلُ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالاَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقَدَمُ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ، وَلَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلاَ بِالآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَخَذَ المِيثَاقَ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ، فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ، وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ "

عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ وہ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑے تھے اور ان سے یہ فرما رہے تھے کہ (عراق کی اراضی کے لیے، جس کا انتظام خلافت کی جانب سے ان کے سپرد کیا گیا تھا) تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ کیا تم لوگوں کو یہ اندیشہ تو نہیں ہے کہ تم نے زمین کا اتنا محصول لگا دیا ہے جس کی گنجائش نہ ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان پر خراج کا اتنا ہی بار ڈالا ہے جسے ادا کرنے کی زمین میں طاقت ہے، اس میں کوئی زیادتی نہیں کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیکھو پھر سمجھ لو کہ تم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی ہے جو زمین کی طاقت سے باہر ہو۔ راوی نے بیان کیا کہ ان دونوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہونے پائے گا، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے

مجھے زندہ رکھا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں کے لیے اتنا کر دوں گا کہ پھر میرے بعد کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔ راوی عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ ابھی اس گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے۔ عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ جس صبح کو آپ زخمی کئے گئے، میں (فجر کی نماز کے انتظار میں) صف کے اندر کھڑا تھا اور میرے اور ان کے درمیان عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی نہیں تھا عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب صف سے گزرتے تو فرماتے جاتے کہ صفیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہ گیا ہے تب آگے (مصلی پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے۔ آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورۃ یوسف یا سورۃ النحل یا اتنی ہی طویل کوئی سورت پڑھتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے۔ اس دن ابھی آپ نے تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے سنا، آپ فرمار ہے ہیں کہ مجھے قتل کر دیا یا کتے نے کاٹ لیا۔ ابولولو نے آپ کو زخمی کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ بدبخت اپنا دو دھاری خنجر لیے دوڑنے لگا اور دائیں اور بائیں جدھر بھی پھر تا تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا۔ اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سات حضرات نے شہادت پائی۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب (حطان نامی) نے یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے اس پر اپنی چادر ڈال دی۔ اس بدبخت کو جب یقین ہو گیا کہ اب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ لیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے بڑھا دیا (عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ) جو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھے انہوں نے بھی وہ صورت حال دیکھی جو میں دیکھ رہا تھا لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (پیچھے کی صفوں میں) تو انہیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا، البتہ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کی قرآت (نماز میں) انہوں نے نہیں سنی تو سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہتے رہے۔ آخر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی۔ پھر جب لوگ نماز سے پلٹے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس! دیکھو مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر دیکھا اور آکر فرمایا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام (ابولولو) نے آپ کو زخمی کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، وہی جو کاریگر ہے؟ جواب دیا کہ جی ہاں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اسے برباد کرے میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی (جس کا اس نے یہ بدلا دیا) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام کا مدعی ہو۔ تم اور تمہارے والد (عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت ہی خواہشمند تھے کہ عجمی غلام مدینہ میں زیادہ سے زیادہ لائے جائیں۔ یوں بھی ان کے پاس غلام بہت تھے، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا، اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی کر گزریں۔ مقصد یہ تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم (مدینہ میں مقیم عجمی غلاموں کو) قتل کر ڈالیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ انتہائی غلط فکر ہے، خصوصاً جب کہ تمہاری زبان میں وہ گفتگو کرتے ہیں، تمہارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور تمہاری طرح حج کرتے ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر اٹھا کر لایا گیا اور ہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اس سے پہلے اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی، بعض تو یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہو گا۔ (اچھے ہو جائیں گے) اور بعض کہتے تھے کہ آپ کی زندگی خطرہ میں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا۔ اسے آپ نے پیا تو وہ آپ کے پیٹ سے باہر نکل آیا۔ پھر دودھ لایا گیا اسے بھی جوں ہی آپ نے پیا زخم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے۔ پھر ہم اندر آگئے اور لوگ آپ کی تعریف بیان کرنے لگے، اتنے میں ایک نوجوان اندر آیا اور کہنے لگا یا امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ ابتداء میں اسلام لانے کا شرف حاصل کیا جو آپ کو معلوم ہے۔ پھر آپ خلیفہ بنائے گئے اور آپ نے پورے انصاف سے حکومت کی، پھر شہادت پائی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس پر بھی خوش تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے برابر پر میرا معاملہ ختم ہو جاتا، نہ ثواب ہوتا اور نہ عذاب۔ جب وہ نوجوان جانے لگا تو اس کا تہبند (ازار) لٹک رہا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس لڑکے کو میرے پاس واپس بلا لاؤ (جب وہ آئے تو) آپ نے فرمایا: میرے بھتیجے! یہ اپنا کپڑا اوپر اٹھائے رکھو کہ اس سے تمہارا کپڑا بھی زیادہ دنوں چلے گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔ اے عبداللہ بن عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شمار کیا تو تقریباً چھیاسی (۸۶) ہزار نکلا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ قرض آل عمر کے مال سے ادا ہو سکے تو انہی کے مال سے اس کو ادا کرنا ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا، اگر ان کے مال کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو

قریش سے کہنا، ان کے سوا کسی سے امداد نہ طلب کرنا اور میری طرف سے اس قرض کو ادا کر دینا۔ اچھا اب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ امیر المؤمنین (میرے نام کے ساتھ) نہ کہنا، کیونکہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں، تو ان سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر) سلام کیا اور اجازت لے کر اندر داخل ہوئے۔ دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہیں۔ پھر کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس جگہ کو اپنے لیے منتخب کر رکھا تھا لیکن آج میں انہیں اپنے پر ترجیح دوں گی، پھر جب ابن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اٹھاؤ۔ ایک صاحب نے سہارا دے کر آپ کو اٹھایا۔ آپ نے دریافت کیا کیا خبر لائے؟ کہا کہ جو آپ کی تمنا تھی اے امیر المؤمنین! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمدللہ۔ اس سے اہم چیز اب میرے لیے کوئی نہیں رہ گئی تھی۔ لیکن جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اٹھا کر (دفن کے لیے) لے چلو تو پھر میرا سلام ان سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے اجازت چاہی ہے۔ اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تب تو وہاں دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ اس کے بعد ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ ان کے ساتھ کچھ دوسری خواتین بھی تھیں، جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی دیر تک آنسو بہاتی رہیں۔ پھر جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو وہ مکان کے اندرونی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی پھر لوگوں نے عرض کیا امیر المؤمنین! خلافت کے لیے کوئی وصیت کر دیجئیے، فرمایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں پاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جن سے راضی اور خوش تھے پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا اور یہ بھی فرمایا کہ عبداللہ بن عمر کو بھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنا لیکن خلافت سے انہیں کوئی سروکار نہیں رہے گا۔ جیسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تسکین کے لیے یہ فرمایا ہو۔ پھر اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اپنے زمانہ خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے۔ کیونکہ میں نے ان کو (کوفہ کی گورنری سے) نااہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا ہے اور عمر نے فرمایا: میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق پہچانے اور ان کے احترام کو ملحوظ رکھے اور میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ بہتر معاملہ کرے جو دارالہجرت اور دارالایمان (مدینہ منورہ) میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے سے) مقیم ہیں۔ (خلیفہ کو چاہیے) کہ وہ ان کے نیکوں کو نوازے اور ان کے بروں کو معاف کر دیا کرے اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ بھی اچھا معاملہ رکھے کہ یہ لوگ اسلام کی مدد، مال جمع کرنے کا ذریعہ اور (اسلام کے) دشمنوں کے لیے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے جو ان کے پاس فاضل ہو اور ان کی خوشی سے لیا جائے اور میں ہونے والے خلیفہ کو بدویوں کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل عرب ہیں اور اسلام کی جڑ ہیں اور یہ کہ ان سے ان کا بچا کھچا مال وصول کیا جائے اور انہیں کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول کے عہد کی نگہداشت کی (جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے، ان کی حفاظت کے لیے جنگ کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے، جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو ہم وہاں سے ان کو لے کر (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے حجرہ کی طرف آئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا اور عرض کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ہے۔ ام المؤمنین نے کہا انہیں یہیں دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہ وہیں دفن ہوئے، پھر جب لوگ دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت (جن کے نام عمر رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے بتائے تھے) جمع ہوئی عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: تمہیں اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہیے اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا معاملہ علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں

اپنا معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتا ہوں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا معاملہ عبدالرحمٰن بن عوف کے سپرد کیا۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو مخاطب کر کے) کہا کہ آپ دونوں حضرات میں سے جو بھی خلافت سے اپنی برات ظاہر کرے ہم اسی کو خلافت دیں گے اور اللہ اس کا نگراں و نگہبان ہو گا اور اسلام کے حقوق کی ذمہ داری اس پر لازم ہو گی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہیے کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے، اس پر یہ دونوں حضرات خاموش ہو گئے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ حضرات اس انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں، اللہ کی قسم کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کروں گا جو سب میں افضل ہو گا۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے ان دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آپ کی قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور ابتداء میں اسلام لانے کا شرف بھی۔ جیسا کہ آپ کو خود ہی معلوم ہے، پس اللہ آپ کا نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنادوں تو کیا آپ عدل و انصاف سے کام لیں گے اور اگر عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادوں تو کیا آپ ان کے احکام سنیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا: اے عثمان! اپنا ہاتھ بڑھایئے۔ چنانچہ انہوں نے ان سے بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی، پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی۔

تخریج: بخاری ۳۷۰۰، تحفۃ الاشراف ۸/ ۹۶، فتح الباری ۷/ ۶۲، تعلیقات الحسان ۱۰/ ۵۳ح ۶۸۷۸۔

نوٹ: ان ٦ افراد ۴ افراد زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمان بن عوف خود ہی دستبردار ہو گئے اور پھر انہوں نے ہی باقی بچ جانے والے علی اور عثمان میں سے عثمان کو خلیفہ منتخب کر لیا اور سب سے پہلے علی نے ہی عثمان کی بیعت کی۔ لہٰذا عثمان کی شہادت کے بعد علی سے بڑھ کر خلافت کا حق دار کوئی نہیں تھا، اسی لئے صحابہ نے علی کو عثمان کے بعد خلیفہ چن لیا تھا۔

(٩) حَدَّثَنِي الوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الحُسَيْنِ المَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي، يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ» فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے ہمراہ عمر بن خطابؓ کی میت کے پاس کھڑا تھا کہ پیچھے سے ایک آدمی نے میرے کندھے پر اپنی کہنی رکھی اور کہا: اللہ تعالیٰ! آپ پر رحمت فرمائے، مجھے شروع سے یہ امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا فرمائے گا، کیونکہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کرتا تھا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: میں اور ابو بکر اور عمر تھے، میں اور ابو بکر اور عمر نے یہ کیا، میں اور ابو بکر اور عمر گئے۔ تو میں توقع رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا فرمادے گا۔ عبداللہ بن عباس کیا بیان ہے کہ جب میں نے اس شخص کی طرف مڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔ **تخریج: بخاری ۳۶۷۷، مسلم ۲۱۸۷، شرح السنہ للبغوی ۱۴/ ۹۸ح ۳۸۹۱۔**

(١٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ، إِذْ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ؟ قَالَ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ» قَالَ: لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ، وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ عُمَرُ: أَيُكْسَرُ البَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ عُمَرُ: إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا، قُلْتُ: أَجَلْ. قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً، وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنِ البَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَنِ البَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ

حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم عمر بن خطابؓ کی صحبت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے دریافت فرمایا: فتنے سے متعلق کوئی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ حذیفہ نے عرض کی: آدمی کو بعض دفعہ اپنے اہل وعیال، مال، اولاد اور پڑوسی سے فتنہ لاحق ہو تا ہے، اور نماز، خیرات اور امر بالمعروف وہ نہی عن المنکر سے ایسے فتنے کا سدباب اور ازالہ ہو جاتا ہے۔ عمرؓ نے فرمایا: میں اس قسم کے فتنوں کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں، بلکہ میرا سوال تو اس فتنے سے متعلق ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح شدید ٹھاٹھیں مارتا ہوا ہو گا۔ حذیفہؓ نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کو تو اس فتنہ سے کوئی خطرہ نہیں ہو گا، آپ اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عمرؓ نے پوچھا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ حذیفہ نے عرض کی: بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔ عمرؓ نے فرمایا: پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہونے پائے گا۔ حذیفہ نے عرض کی: جی ہاں بالکل! تابعین کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا: کیا عمرؓ کو معلوم تھا کہ دروازہ سے مراد کیا چیز ہے؟ حذیفہ نے فرمایا: ہاں! بالکل ان کو ایسے ہی معلوم تھا جیسے آج کے بعد آنے والے کل کا علم یقینی ہوتا ہے۔ کیونکہ میں نے تو کوئی غلط حدیث تو انہیں بیان نہیں کی تھی۔ تابعین کہتے ہیں کہ ہمیں جراءت نہ ہوئی کہ ہم حذیفہؓ سے پوچھ سکیں کہ اس دروازے سے مراد کیا چیز تھی؟ چنانچہ ہم نے مسروق تابعی سے کہا کہ تم پوچھو تو ان کے پوچھنے پر حذیفہؓ نے فرمایا: اس دروازے سے مراد خود عمرؓ ہی تو تھے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ۳۷۱۲۹، مسند احمد، مسند احمد بتحقیق ارنووط۳۸/ ۲۳۴۱۲ح۳۱۴، بخاری ۷۰۹۶، مسلم ۷۲۶۸، ترمذی ۲۲۵۸، سنن ابن ماجہ ۳۹۵۵، معجم الکبیر طبرانی ۱۳/ ۳۰۴ح۳۰۲۳ مسند البزار۷/ ۲۸۴، ۷/ ۲۹۷، ۷/ ۳۱۳، صحیح ابن حبان ۵۹۶۶، شرح السنۃ للبغوی ۱۵/ ۷، دلائل النبوۃ ۶/ ۳۸۶، تاریخ دمشق ۴۴/ ۳۳۳، فتح الباری ۶/ ۶۰۶، ۱۳/ ۵۰، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۴۹۷ح۵۴۳۵۔

(۱۱) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتْ: الحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ، قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي، وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الجَمْعِ، وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الجِنَانِ، قَالَ حَبِيبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ " قَالَ مَحْمُودٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا

عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حفصہؓ کے پاس گیا، اس حال میں کہ ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے ان سے عرض کی: لوگوں کا معاملہ جو صورت اختیار کر گیا ہے، آپ اس سے بخوبی واقف ہیں، میرا تو کوئی دخل اس امر میں نہیں رہ گیا۔ ام المومنین نے فرمایا تم ابھی جاؤ کیونکہ لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے نہ جانے سے انتشار و افتراق ہو گا۔ ام المومنین سیدہ حفصہؓ نے بااصرار انہیں بھیج کر ہی چھوڑا۔ چنانچہ سب لوگ متفرق ٹکڑیوں میں بیٹھ گئے تو معاویہ نے وہاں خطبہ دیا اور کہا: جو کوئی اس امر میں بولنا چاہتا ہے تو وہ ذرا سر اٹھا کر تو دکھائے، یقیناً ہم اس کے اور اس کے باپ سے بھی زیادہ اس کے مستحق ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے بعد میں عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا: اے عبداللہ! پھر آپ نے ان کو کوئی جواب کیوں نہیں دیا؟ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسی وقت اپنی گوٹھ کھولوں اور معاویہ کو جواب دوں کہ اس امر کا تم سے بڑھ کر حق دار تو وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی تھی، مگر پھر میں ڈر گیا کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ بیٹھوں کہ جس سے انتشار پھیلے اور خون ریزی ہو اور میری بات کا غلط مطلب ہی سمجھ لیا جائے، چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنتی نعمتوں وک اپنے تصور میں یاد کیا۔ حبیب بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے اپنی جان بھی بچالی اور اپنی عزت کو بھی بچالیا۔

تخریج: بخاری۴۱۰۸، تغلیق التعلیق۴/ ۱۱۳

﴿٧﴾

(١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «أَبُو بَكْرٍ» ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عُمَرُ» ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: «مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ»

محمد بن حنفیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل شخصیت کون ہیں ؟ تو علیؓ نے فرمایا: ابو بکر، میں نے کہا، پھر ان کے بعد کون ہیں؟ فرمایا: عمر، پھر مجھے خدشہ ہوا کہ اگر اب کی بار پوچھا تو اپ عثمان کا نام لیں گے، چنانچہ میں نے کہا کہ ابو بکر اور عمر کے بعد تو آپ ہی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں تو عام مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں۔

تخریج: بخاری ۳۶۷۱، ابو داود ۴۶۲۹، المعجم الاوسط ۱/ ۲۴۷ح۸۱۰، تحفۃ الاشراف ۷/ ۴۴۳، کنز العمال ۱۳/ ۷ح۳۶۰۹۴، ۱۳/ ۲۴ح۳۶۱۴۷۔

﴿٨﴾

(١٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ {وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ} [التوبة: ٩٢] فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ «أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»

عرباض بن ساریہؓ کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف رخ انور کر کے بہت ہی اثر انگیز خطبہ ارشاد فرمایاجس کو سن کر صحابہ کی آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے۔ ایک شخص نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ ہمیں یوں لگتا ہے کہ گویا یہ آپ ﷺ کا آخری وعظ و نصیحت ہے ، لہٰذا آپ ﷺ ہمیں کوئی وصیت فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں ، خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، تم میں جو بھی میرے بعد زندہ رہا تو وہ بہت اختلاف دیکھے گا ، دیکھنا اس وقت تم میرے سنت اور راست باز ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت پر کاربند رہنا، اور ان کو خوب مضبوطی سے تھام لینا کہ چھوٹنے نہ پائیں اور کسی نئے کام کو جاری کرنے سے باز رہنا کیونکہ یہ بدع   عت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنوؤط ۲۸/ ۳۷۵ح۱۷۱۴۵، ابوداود ۴۶۰۷، ترمذی ۲۶۷۶، ابن ماجہ ۴۲، السنۃ للمروزی ص ۲۶، الشریعہ للآجری ۱/ ۴۰۰، موارد الظمان ۱/ ۱۸۱ح۸۹، صحیح ابن حبان ۵، المستدرک ۱/ ۱۷۶ح۳۳۲، المدخل الی السنن الکبریٰ ص ۱۱۵، المطالب العالیہ ۱۲/ ۵۲۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں عبدالرحمان بن عمرو السلمی اور حجر بن حجر مجہول راویان ہیں۔

(١٤) أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: «مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» ، ثُمَّ يَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» ، وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا

فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ، وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ»

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہر گمراہی دوزخ میں لے کر جانے والی ہے۔

(۱۵) أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: «مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» ، ثُمَّ يَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» ، وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ، وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ»

تخریج: نسائی ۱۵۷۹، القدر للفریابی ص ۲۸۴، حلیۃ الاولیاء ۳/ ۱۸۹، الشریعہ للآجری ۲/ ۸۲۵، تحفۃ الاشراف ۲/ ۲۷۴۔

تحکیم: منقطع، اس کی سند میں سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت موجود نہیں ہے۔

(۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ زَبْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْمُطَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، يَقُولُ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ، فَاعْهَدْ إِلَيْنَا بِعَهْدٍ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيدًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، آپ نے ہمیں ایک موثر نصیحت فرمائی، جس سے دل لرز گئے اور آنکھیں ڈبڈبا گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ نے تو رخصت ہونے والے شخص جیسی نصیحت کی ہے، لہٰذا آپ ہمیں کچھ وصیت فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اللہ سے ڈرو، اور امیر (سربراہ) کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو، گرچہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، عنقریب تم لوگ میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے، تو تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اس کو اپنے دانتوں سے مضبوطی سے تھامے رہنا، اور دین میں نئی باتوں (بدعتوں) سے اپنے آپ کو بچانا، اس لیے کہ ہر بدعت گمراہی ہے"

تخریج: سنن ابن ماجہ ۴۲، مسند الشامیین ۲/ ۱۹۷ح ۱۱۸۰، تاریخ دمشق ۳۱/ ۲۸۔

تحکیم: منقطع، یحیٰی بن ابی المطاع کا عرباض بن ساریہ سے سماع ثابت نہیں۔

اسے شیخ البانی نے صحیح کہا ہے، جبکہ شعیب ارنؤوط نے اسے متابعات ہو شواہد کی بناء پر حسن کہا ہے۔

☆☆☆اس روایت کی حسن سند درج ذیل ہے☆☆☆

(۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مهاصر بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ، فَقَالَ: «أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا بِدْعَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ»

حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد نبی ی

ا لی علیہ وآلہ وسلم نے ایک بلیغ خطبہ دیا جس سے ہمارے دل لرز گئے اور آنکھیں ڈبڈبا گئیں صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ تو (گویا آخری) وعظ ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور

(امیر) کو سننے اور اس کی اطاعت کی چاہے وہ ایک حبشی غلام کیوں نہ ہو۔ کیونکہ تم میں جو بعد والے ہوں گے وہ کثیر اختلاف دیکھیں گے اور ایسی نئی چیزیں اور کام دیکھیں گے جو بدعت ہوں گے۔ تو تم میں سے جو اس بات کو پائے تو اس کے لیے میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت ہے۔ اسے داڑھوں سے پکڑ لینا۔

تخریج: معجم الکبیر ۱۸/ ۲۴۸ح۶۲۳، مسند الشامیین ۱/ ۴۰۲ح۶۹۷، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۶/ ۵۲۶ح۲۷۳۵۔

تحکیم: حسن۔

شیخ البانی نے اسے سلسلہ احادیثِ صحیحہ میں لیا ہے۔

۹

(۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوتِ نِسَائِهِ، قَالَ: فَقُمْنَا مَعَهُ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ، فَتَخَلَّفَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا، فَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ: " إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ "، فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: " لَا، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ ". قَالَ: فَجِئْنَا نُبَشِّرُهُ، قَالَ: وَكَأَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ

ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ اپنی کسی اہلیہ محترمہ کے گھر سے تشریف لائے، پھر ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ ہو لیے، اسی دوران آپ ﷺ کی جوتا ٹوٹ گیا تو علی بن ابی طالبؓ اس مبارک جوتے کو مرمت کرنے کی وجہ سے پیچھے رہ گئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ، علیؓ کے انتظار میں رک گئے اور ہم بھی ٹھہر گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو قرآں حکیم کی تفسیر کی خاطر قتال کرے گا جیسا کہ مجھے قرآن حکیم کی تنزیل کی خاطر قتال کرنا پڑا۔ یہ سن کر ہم سب شوق سے آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس وقت ہمارے درمیان ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی موجود تھے۔ ابو بکرؓ نے عرض کی کیا وہ میں ہوں؟۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، عمرؓ نے عرض کی کیا وہ میں ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ تو میرے جوتے گانٹھنے والا شخص ہے۔ چنانچہ ہم سب علیؓ کے پاس آئے تا کہ انہیں یہ بشارت دے دیں۔ ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: علیؓ کا رد عمل ایسا تھا گویا کہ وہ پہلے ہی سے اس بشارت کو جانتے تھے۔

تخریج: مسند احمد مترجم اردو ۱۱۲۷۸، ۱۱۳۰۹، ۱۱۷۹۵، ۱۱۷۹۷، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۸/ ۲۹۵ح۱۱۷۷۳، سنن نسائی الکبریٰ ۸۴۸۸، دلائل النبوۃ ۶/ ۴۳۵، تاریخ دمشق ۴۲/ ۴۵۳، مجمع الزوائد ۹/ ۱۳۳ح۱۴۷۶۰، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۵/ ۶۳۹ح۲۴۸۷۔

تحکیم: حسن۔

امام ہیثمی نے کہا کہ فطر بن خلیفہ جو کہ ثقہ ہے کے علاوہ اس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔ شعیب ارنؤوط نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ شیخ البانی نے اسے سلسلہ احادیثِ صحیحہ میں لیا ہے۔

۱۰

(۱۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا دَخَلَ المَسْجِدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ، يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّوَاكِ، وَالوِسَادِ، أَوِ السِّرَارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، قُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: «مَا زَالَ بِي هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

علقمہ تابعی کا بیان ہے کہ وہ ملک شام گئے تو وہاں کی مسجد میں داخل ہو کر دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! مجھے یہاں کوئی نیک ہم نشین عطا فرما۔ چنانچہ ان کو ابو درداءؓ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو درداء نے علقمہ سے پوچھا کہ تم کس علاقے سے ہو؟ میں نے عرض کی کہ کوفہ سے آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم میں عبد اللہ بن مسعودؓ موجود نہیں ہیں جو سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی جوتیاں اور مبارک سامان اٹھایا کرتے تھے؟ میں نے عرض

کیا جی ہاں! پھر فرمایا: کیا تم میں حذیفہؓ موجود نہیں ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے خاص راز معلوم ہیں جنہیں ان کے سوا کوئی اور نہیں جانتا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر فرمایا: کیا تم میں عمار بن یاسرؓ جیسی شخصیت موجود نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک زبان کے ذریعے شیطان سے پناہ عطاء فرمائی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں!

تخریج: مسند احمد، ۲۵/۵۲۵ح۲۵۵۳۷، ۲۵/۵۲۶ح۲۵۵۳۸، بخاری ۳۷۴۳،۳۷۸۰۔ ۶۲۷۸۔ صحیح ابن حبان ۶۳۳۱، فتح الباری ۷/۹۱۔

﴿۱۱﴾

(۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الأَسَدِيُّ، قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى البَصْرَةِ، بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَدِمَا عَلَيْنَا الكُوفَةَ، فَصَعِدَا المِنْبَرَ، فَكَانَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ المِنْبَرِ فِي أَعْلاَهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الحَسَنِ، فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ، فَسَمِعْتُ عَمَّارًا، يَقُولُ: «إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى البَصْرَةِ، وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلاَكُمْ، لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ»

ابو مریم اسدی کا بیان ہے کہ جب طلحہؓ، زبیرؓ اور ام المومنین عائشہؓ بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علیؓ نے عمار بن یاسرؓ اور اپنے بیٹے حسنؓ کو ہمارے پاس کوفہ روانہ فرمایا۔ تو وہ دونوں منبر پر چڑھے، حسنؓ منبر کے اوپر والے حصے پر تشریف فرما ہوئے اور عمارؓ نیچے والے حصہ پر کھڑے ہوئے۔ ہم سب ان کی بات سننے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ عمار بن یاسرؓ نے فرمایا: ام المومنین عائشہؓ بصرہ روانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ دنیا و آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، مگر اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان فرمانا چاہتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہو یا پھر عائشہؓ کی پیروی کرتے ہو؟

تخریج: بخاری ۷۱۰۰، فتح الباری ۱۳/۵۸۔

(۲۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الجَمَلِ، بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ، قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى، قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً»

ابو بکرہؓ کیا بیان ہے کہ جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک سے بہت فائدہ پہنچایا جبکہ میں جمل والوں کے ساتھ شریک ہونے ہی والا تھا کہ ان کی حمایت میں قتال کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: وہ قوم کبھی بھی فلاح حاصل نہیں کر سکتی جو اپنا سربراہ کسی عورت کو بنا لے۔

تخریج: بخاری ۴۴۲۵، ۷۰۹۹، الکنی والاسماء للدولابی ۱/۵۰، سنن ترمذی ۲۲۶۲، سنن الکبریٰ للنسائی ۵۹۰۴، سنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۲۷، شرح السنۃ للبغوی ۱۰/۷۷، فتح الباری ۱۳/۵۶، کنز العمال ۶/۲۳ح۱۴۶۷۳، نیل الاوطار ۸/۳۰۳۔

﴿۱۲﴾

(۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَتْ عَائِشَةُ بَلَغَتْ مِيَاهَ بَنِي عَامِرٍ لَيْلًا نَبَحَتِ الْكِلَابُ، قَالَتْ: أَيُّ مَاءٍ هَذَا؟ قَالُوا: مَاءُ الْحَوْأَبِ قَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا أَنِّي رَاجِعَةٌ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهَا: بَلْ تَقْدَمِينَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ، فَيُصْلِحُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ: " كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ؟

قیس تابعی کا بیان ہے کہ جب ام المومنین عائشہؓ اپنے لشکر کے ہمراہ بنو عامر کے گھاٹ پر پہنچیں تو وہاں کتے بھونکنے لگے، تو آپؓ نے دریافت فرمایا: یہ کون سا چشمہ ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ حواب ہے۔ یہ سن کر آپؓ نے فرمایا: پھر تو میں ضرور واپس جاؤں گی، اس پر زبیرؓ نے مشورہ دیا کہ نہیں بلکہ ہمیں آگے بڑھنا چاہئیے تا کہ آپؓ کو دیکھ کر مسلمانوں میں اتحاد کی کوئی راہ نکل سکے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک دن مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم میں سے کسی ایک کی حالت اس وقت کیسی ہو گی، جب کہ اس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟

تخریج: الفتن نعیم بن حماد ۱/۸۳ح۱۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۳۶ح۳۷۷۷۱، مسند احمد ۲۴۲۹۹، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۴۲۵۴، مسند ابو یعلیٰ ۸/۲۸۲ح۴۸۶۸، صحیح ابن حبان ۶۷۳۲، صحیح موارد الظمان ۲/ ۲۱۴ح۱۵۷۳۶، معجم الاوسط ۶/ ۲۳۳ح۶۲۷۶،

دلائل النبوۃ ۶/۴۱۰،مجمع الزوائد۷/۲۳۴ح۱۲۰۲۵، ۸/۲۸۹ح۱۴۰۷۰ مطالب العالیہ ۱۸/ ۱۲۵، فتح الباری ۱۳/۵۵، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۱/۸۴۶ح۴۷۴۔

تحکیم: صحیح۔

اسے شیخ البانی نے سلسلہ احادیثِ صحیحہ میں لیا ہے۔ شعیب ارنؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ مَوْلَى بَنِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: " إِنَّهُ سَيَكُونُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ عَائِشَةَ أَمْرٌ "، قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: " نَعَمْ "، قَالَ: أَنَا ؟ قَالَ: " نَعَمْ "، قَالَ: فَأَنَا أَشْقَاهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: " لَا، وَلَكِنْ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَارْدُدْهَا إِلَى مَأْمَنِهَا "

ابو رافعؓ کیا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب سے فرمایا: یاد رکھنا اے علی! عنقریب تمہارے اور عائشہ کے درمیان ایک معاملہ ہو گا۔ علیؓ نے پوچھا: کیا میرے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، علیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ پھر تو میں بڑا بدبخت ہوں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمحایا: نہیں بلکہ جب ایسا ہو گا تو تم اس کو اس کی پناہ گاہ تک پہنچا دینا۔

تخریج: مسند احمد ۲۷۷۴۰،مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۴۵/ ۱۷۵ح۲۷۱۹۸، مشیخہ یعقوب بن سفیان ص ۱۵۱ح۴۶،المعجم الکبیر ۱/ ۳۳۲ح۹۹۵،مسند البزار ۹/ ۳۳۸ح۲۶۸۱،مجمع الزوائد ۷/ ۲۳۴ح۱۲۰۲۴، کشف الاستار ۴/ ۹۳ح۳۲۷۲، فتح الباری ۱۳/ ۵۵، اتحاف المہرۃ۱۴/ ۲۵۴۔

تحکیم:ضعیف، اس کی سند میں فضیل بن سلیمان النمیری مناکیر بیان کرنا والا اور کثیر خطاء کرنے والا راوی ہے۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

(٢٤) حَدَّثنا سَهْل بن بحر، قَال: حَدَّثنا أَبُو نعيم، قَال: حَدَّثنا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ، عَن عِكْرِمة، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم لِنِسَائِهِ: لَيْتَ شعري أيتكن صاحبة الجمل الأدبب ، تخرج كِلَابُ حَوْأَبٍ، فَيُقْتَلُ عَنْ يَمِينِهَا، وعَن يَسَارِهَا قَتْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ تَنْجُو بَعْدَ مَا كَادَتْ.

عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرمایا: کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم میں سے میری کون سی بیوی ایک ایسے اونٹ پر سوار ہو گی جس کے چہرے کے بال بہت زیادہ ہوں گے۔ حواب کے کتے نکلیں گے اور اس کے دائیں بائیں بہت زیادہ قتل وغارت ہو گی۔ اور پھر وہ بال بال بچ جائے گی۔

تخریج: علل ابن ابی حاتم ۶/۵۸۹،مسند البزار ۱۱/۳۷ح۴۷۷۷،کشف الاستار ۴/۹۴ح۳۲۷۳، مجمع الزوائد ۷/۲۳۴ح۱۲۰۲۶، سلسلہ احادیث صیحہ ۱/۸۵۳۔

تحکیم: حسن۔

ابن عبدالبر اندلسی نے کہا کہ یہ حدیث نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ شیخ البانی نے اسے سلسلہ احادیثِ صحیحہ میں لیا ہے۔

شیخ البانی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس معاملہ میں زیادہ سے زیادہ یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ عائشہؓ کو جب حواب کے مقام کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا تو انہیں واپس چلے جانا چاہئیے تھا، لیکن احادیث میں آیا ہے کہ وہ واپس نہیں گئیں۔ یہ بات تو ام المومنین کی شان کو زیبا نہیں تھی۔ اس پر ہمارا جواب یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ صحابہ کرام میں کمال والی ہر صفت ہی پائی جاتی ہو، یاد رکھیں! لغزش اور غلطی سے پاک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کسی سنی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی قابل احترام ہستیوں کو بارے میں اتنا غلو کرے کہ انہیں شیعہ کی طرح اماموں کی صف میں لا کھڑا کرے۔ ہمیں اس میں شک نہیں کہ عائشہؓ کا یہ خروج اصل میں خطا پر ہی مبنی تھا، اسی لئے جب ان کو مقام حواب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے پورے ہونے کا معلوم ہوا تو انہوں نے واپسی کا ارادہ کر لیا تھا لیکن زبیرؓ نے انہیں یہ کہہ کر واپسی کا ارادہ ترک کرنے پر قائل کر لیا کہ شاید آپؓ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں صلح کی کوئی صورت حال نکال دے گا۔ اس میں بھی شک نہیں کہ زبیرؓ بھی اپنے اس اجتہاد میں خطا پر تھے۔ عقل بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کو ضرور خطا پر قرار دیا جائے کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مابین سینکڑوں ہزاروں لوگوں کا خون ہوا اور بے شک ام المومنینؓ کا اجتہاد ہی اس معاملہ میں خطا پر مبنی تھا۔ اس کے بہت سے اسباب اور واضح دلائل موجود ہیں۔ ایک دلیل تو ان کا اپنے اس خروج پر نادم ہونا ہی ہے اور یہی ندامت ان کے فضل وکمال کو زیبا بھی

ہے۔ ان کی یہ خطا اجتہادی خطاؤں میں سے ایک خطا تھی جو کہ نہ صرف معاف کر دی جاتی ہے بلکہ اس پر ایک اجر بھی ملتا ہے۔

(۲۵) عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا «لاَ تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لاَ أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ عائشہؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کو وصیت فرمائی کہ مجھے ان ہستیوں کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ مجھے میری سوکنوں کے ساتھ بقیع غرقد میں دفنانا، میں ان عظیم ہستیوں کے ذریعے اپنی شان بڑھانا نہیں چاہتی۔

تخریج: بخاری ۱۳۹۱، تحفۃ الاشراف ۱۳/۲۹۲۔

(۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ: «ادْفِنُونِي مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي كُنْتُ أُحْدِثُ بَعْدَهُ»

قیس تابعی کا بیان ہے کہ جب عائشہؓ کا آخری وقت قریب آیا تو آپؓ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ دفن کرنا کیونکہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک نیا کام سرزد ہو گیا تھا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۳/ ۳۴ح ۱۱۸۵۷۔

تحکیم: صحیح۔

شیخ البانی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ اس نئے کام سے مراد آپؓ کا جمل میں شرکت کرنا تھا، کیونکہ بعد میں آپؓ اس سفر پر بہت شرمندہ تھیں اور اپنے عمل پر توبہ بھی کی۔ لیکن انہوں نے یہ کام بھی نیک نیتی سے ہی کیا تھا، بالکل اسی طرح طلحہؓ، زبیرؓ اور دیگر کبار صحابہؓ نے بھی نیک نیتی کے ساتھ بھلائی کی امید پر اصلاح کی غرض سے اس سفر میں شرکت کی تھی۔

﴿۱۳﴾

(۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ حِينَ رُمِيَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ فَوَقَعَ فِي رُكْبَتِهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ إِلَى أَنْ مَاتَ»

قیس بن حازم کیا بیان ہے کہ میں نے مروان بن حکم کو اس دن طلحہؓ پر ہی تیر چلاتے ہوئے دیکھا تھا، جو ان کے گھٹنے میں لگا اور وہ اسی زخمی حالت میں مسلسل تسبیح کہتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

تخریج: معجم الکبیر ۱/۱۱۳ح۲۰۱، المستدرک للحاکم ۳/۴۱۸ح۵۵۹۱، اتحاف المہرۃ ۶/۳۶۴، المطالب العالیہ ۱۸/۱۳۵، مجمع الزوائد ۹/۱۵۰ح۱۴۸۲۱، الاصابہ ۳/۴۳۲۔

تحکیم: حسن۔

(۲۸) وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ: {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ} [الأعراف: ٤٣] "

علی بن ابی طالبؓ فرمایا کرتے: مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ میں عثمان بن عفانؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے: "اور ہم ان کے سینوں سے ہر قسم کا کینہ کھینچ نکالیں گے، بھائیوں کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (الحجر ۴۷)

تخریج: طبقات ابن سعد ۳/۸۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۴۴ح ۳۷۸۲۱، فضائل صحابہ ۱۰۲۱، تفسیر ابن ابی حاتم ۵/۱۴۷۸، تفسیر الطبری ۱۷/۱۰۸، الشریعہ للآجری ۵/۲۵۲۷، سنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۳۰۰۔

تحکیم: صحیح۔

نوٹ: چوتھے خلیفہ راشد علی بن ابی ابی طالبؓ نے مندرجہ بالا حدیث نمبر ۱۳ میں تیسرے خلیفہ راشد کا ذکر کیوں کیا؟ اس اہم بات کی حقیقت و حکمت اور عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت کی حقیقی وجوہات کو جاننے کے لئے احادیث ۱۴ تا ۱۶ ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱۴﴾

(۲۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: " اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ: أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، فَمُرْ

سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: أَغْنِهَا عَنَّا، فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا»

محمد بن حنفیہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر علی بن ابی طالبؓ نے عثمان بن عفانؓ کا ذکر برائی سے کرنا ہوتا تو اس دن کرتے جب کچھ لوگوں نے آکر ان سے عثمانؓ کے گورنروں کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے حکم دیا: رسول اللہ ﷺ کی لکھوائی ہوئی یہ تحریر ساتھ لے کر عثمانؓ کے پاس جاؤ اور انہیں سمجھاؤ کہ اپنے گورنروں کو بیت المال میں رسول اللہ ﷺ کے سنت طریقہ پر تصرف کرنے کا حکم دیں۔ چنانچہ میں عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ چنانچہ میں اسکو لے کر علیؓ کے پاس واپس آیا اور سارا واقعہ بیان کر دیا تو علیؓ نے فرمایا: اس تحریر کو اسی جگہ پر رکھ دوں جہاں سے اٹھایا تھا۔

تخریج: مسند احمد ١١٩٦، بخاری ٣١١١، ٣١١٢، تغلیق التعلیق ٣/٤٦٩، کنز العمال ١٣/١٢٦ ح ٣٦٤٠١۔

(٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعُثْمَانُ «يَنْهَى عَنِ المُتْعَةِ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا» ، فَلَمَّا «رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا، لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ» ، قَالَ: «مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ»

علی بن حسینؓ مروان بن حکم کا بیان نقل کرتے ہیں: میں عثمانؓ اور علی بن ابی طالبؓ کے پاس اس وقت موجود تھا جبکہ عثمانؓ حج تمتع سے منع کر رہے تھے۔ علیؓ نے جب صورت حال دیکھی تو کہا: لبیک بعمرۃ وحجۃ، میں کسی شخص کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کی سنت ترک نہیں کروں گا۔

تخریج: بخاری ١٥٦٣، شرح السنۃ للبغوی ٧/٦٩، تلخیص الحبیر ٢/٥٠٦، المطالب العالیہ ٦/٣٥٣، ١٠/٤٥، سلسلہ آثارِ صحیحہ ١/٢١١، ماصح من آثار الصحابہ فی الفقہ ٢/٧٥٦۔

(٣١) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اجْتَمَعَ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ، فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: «مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَنْهَى عَنْهُ؟» فَقَالَ عُثْمَانُ: دَعْنَا مِنْكَ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ، فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ، أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا

سعید بن مسیب بیان فرماتے ہیں کہ عثمانؓ اور علی بن ابی طالبؓ دونوں مقام عسفان پر اکٹھے ہوئے اور عثمانؓ حج تمتع سے روک رہے تھے تو علیؓ نے فرمایا: آپ ایک ایسے عمل سے کیوں منع فرما رہے ہیں جسے خود رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمایا ہے؟ جواب میں عثمانؓ نے فرمایا: آپ ہمارے معاملے میں دخل نہ دیں۔ علیؓ نے فرمایا: میں اسے ایسے ہی نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر جب علیؓ نے یہ صورت حال دیکھی تو حج اور عمرہ اکٹھا ادا کرنے کا اعلان کیا۔

تخریج: مسند احمد ١١٤٦، ١٥٦٩، مسلم ٢٩٦٤، مسند البزار ٢/١٦٠ ح ٥٢٧، مستخرج ابونعیم ٣/٣٢٢، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ٢/١٦٦۔

(٣٢) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ، ح وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ فَيْرُوزَ، مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ، حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكُمْ، فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ، وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا، فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: أَمْسِكْ، ثُمَّ قَالَ: «جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ» ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، " وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ. زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ

ابو ساسان بیان کرتے ہیں کہ میں عثمانؓ کے پاس موجود تھا کہ ولید بن عقبہ کو لایا گیا، اس نے نماز فجر کی دو رکعتیں پڑھائی تھیں اور پھر نمازیوں سے پوچھا تھا کہ اور پڑھا دوں؟ چنانچہ دو اشخاص نے گواہی دی جن میں سے ایک حمران بھی تھا کہ اس نے شراب پی ہوئی ہے۔ ایک اور آدمی نے گواہی دی کہ میں نے اسے شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے، تو عثمانؓ نے فرمایا: اس نے شراب پی ہے اسی لئے تو قے کی ہے۔ پھر فرمایا: اے علی اٹھیں اور اسے کوڑے لگائیں۔ علیؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے حسن

اٹھو اور اسے کوڑے لگاؤ۔ اس پر حسنؓ بن علی نے عرض کیا: جنہوں نے اس شخص کا مزا لیا ہے وہی اس کی تلخی بھی برداشت کریں۔ پھر علیؓ نے فرمایا: اے عبداللہ بن جعفر تم اٹھو اور اسے کوڑے لگاؤ۔ اور جب وہ چالیس تک پہنچے تو علیؓ نے فرمایا: بس کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ چالیس کوڑے لگوایا کرتے تھے، ابو بکرؓ بھی چالیس لگواتے تھے اور عمرؓ نے اسی کوڑے بھی لگوائے تھے اور یہ سب عمل سنت ہی ہیں مگر یہ چالیس مجھے زیادہ پسند ہیں۔

تخریج: مسند احمد ۶۲۴، ۱۱۸۴، ۱۲۳۰ مسلم ۴۴۵۷، سنن ابو داود ۴۴۸۱، سنن ابن ماجہ ۲۵۷۱، سنن نسائی الکبریٰ ۵۲۵۰، تلخیص الحبیر ۴/۲۰۹، ارواء الغلیل ۸/۴۸۔

نوٹ: ولید بن عقبہ عثمانؓ کی جانب سے لگائے گئے بنو امیہ ہی کے چند رشتہ دار گورنروں کے افعال کی وجہ سے بعض صحابہ کرامؓ خلیفہ ثالث عثمانؓ سے ناراض تھے اور بالآخر یہی معاملات عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت کا سبب بھی بنے۔ شہادت عثمانؓ کو عبداللہ بن سبا یہودی ملعون کے ایک بالکل الگ تھلگ فتنے سے جوڑ دینا در اصل صحیح الاسناد احادیث اور مستند تاریخ سے ناواقفیت اور فرقہ وارانہ کتمان حق کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اسی ضمن میں محدث اعظم پاک و ہند شیخ حافظ زبیر علی زئی نے سنی اور شیعہ دونوں کی مستند کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی ملعون دونوں ہی مکاتب فکر کے ہاں نہ صرف ایک منافق شخصیت کے طور پر جانا جاتا ہے بلکہ یہاں تک مذکور ہے کہ اسے چوتھے خلیفہ راشد علی بن ابی طالبؓ نے اپنے دور خلافت میں خلاف توحید گمراہ کن عقائد اور علی بن ابی طالبؓ کی شان میں غلو پر مبنی نظریات پھیلانے کے سنگین جرم کی پاداش میں قتل کروا کر آگ میں ڈال کر جلوا بھی دیا تھا۔
(فتاویٰ علمیہ ۱/۱۵۳تا۱۵۹)

﴿۱۵﴾

(۳۳) أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ: «اقْتُلُوهُمْ، وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ» ، فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا، وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ، وَأَمَّا مَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ، وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ، فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ: أَخْلِصُوا، فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا. فَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ، لَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا، إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ، فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا، فَجَاءَ فَأَسْلَمَ، وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ، فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ، جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ، ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ» فَقَالُوا: وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ، هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ»

سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے سب لوگوں کو امان دے دی مگر چار مردوں اور دو عورتوں کے متعلق حکم فرمایا: انہیں قتل کر دو خواہ یہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ چمٹے ہوں، ان چاروں میں عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح شامل تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹی ہوئی حالت میں پکڑا گیا تو اس کی طرح سعید بن حریث اور عمار بن یاسرؓ دونوں لپکے مگر عمارؓ جوان آدمی تھے اس لئے پہلے جا پہنچے اور اسے مار ڈالا، اسی طرح مقیس بن صبابہ بازار میں لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا اور وہیں مارا گیا، البتہ عکرمہ بن ابی جہل فرار ہو کر بحری جہاز پر سوار ہو گیا۔ سمندری سفر کے دوران طوفان نے آلیا تو سب کہنے لگے، اب تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو، یہاں تمہارے معبود کچھ کام نہ آئیں گے۔ چنانچہ عکرمہ نے دعا کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر صرف اللہ ہی مجھے سمندری آفت سے نجات دلا سکتا ہے تو خشکی میں بھی وہی نجات دہندہ ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! میرا تجھ سے پکا عہد ہے کہ اگر تو نے مجھے اس طوفان

سے بچالیا تو سیدھا جا کر محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دوں گا۔ یقیناً وہ بہت معاف کرنے والے اور وسیع الظرف شخصیت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پھر وہ آیا اور اسلام قبول کر لیا۔ اب عبداللہ بن ابی سرح، عثمانؓ کے پاس روپوش رہا۔ پھر جب آپ ﷺ نے سب لوگوں کو بیعت اسلام کے لئے بلایا تو عثمانؓ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کی بیعت قبول فرمالیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر مبارک اٹھا کر اس کو تین بار دیکھا مگر سر مبارک کا اشارہ فرما کر انکار فرمایا۔ پھر آخر کار بیعت لے لی۔ مگر پھر اس کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایک سمجھدار آدمی بھی ایسا نہ تھا، جو اسے قتل کر دیتا جبکہ میں اس کی بیعت سے گریز کر رہا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں آپ کی خواہش کا علم کیسے ہو سکتا تھا؟ آپ ﷺ ہمیں آنکھ سے اشارہ فرما دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ آنکھ سے اشارہ کرے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/ ۴۰۴ح۲۶۹۱۳، سنن الکبریٰ للنسائی ۳۵۱۶، بیان مشکل الآثار ۴/۷۹، ۱۱/۱۱۹، سنن دارقطنی ۴/۱۵، ۵/۲۹۵، مسند البزار ۳/۳۵۰ح۱۱۵۱، المستدرک ۲/۶۲ح۲۳۲۹، التمہید ۶/۱۷۵، دلائل النبوہ ۵/۵۸، سنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۳۵۲، ۸/۳۵۶، فتح الباری ۴/۶۰، اتحاف الخیرہ المہرۃ ۵/۲۴۵، کشف الاستار ۲/۳۴۴، السیل الجرار ۱/۸۴۸۔

(۳۴) أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي سُورَةِ النَّحْلِ: {مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ} [النحل: ١٠٦] إِلَى قَوْلِهِ {لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النحل: ١٠٦] فَنُسِخَ، وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ: {ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ} [النحل: ١١٠] «وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الَّذِي كَانَ عَلَى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ، فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عبداللہ بن عباسؓ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: جو کوئی کفر کرے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سوائے اس کے کہ جسے مجبور کیا جائے، تو اس کے لئے بڑا عذاب ہے (النحل ۱۰۶) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: بے شک آپ ﷺ کا رب بہت بخشنے والا مہربان ہے، ان لوگوں کو جو فتنے میں ڈالے گئے تھے پھر انہوں نے ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا (النحل ۱۱۰)۔ عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: سورۃ نحل کی یہ آیت جس میں شرح صدر ہونے کے باوجود کفر کرنے کا ذکر ہے، یہ آیت عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں جو مصر کا گورنر بن گیا تھا، یہ رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا پھر شیطان نے اسے پھسلایا اور یہ کفار سے جاملا تو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن اسے قتل کرنے کا حکم دیا مگر عثمانؓ نے اسے پناہ دلوا دی تھی۔

تخریج: سنن ابی داود ۴۳۵۸، سنن نسائی الکبریٰ ۳۵۱۸، المستدرک ۲/۳۸۸ح۳۳۶۱۔

تحکیم: حسن۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ یہ صحیح لغیرہ ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ حسن الاسناد ہے۔

(۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ [ص:٢١٤]، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ، أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْأَقْرَعِ، مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِّ، فَدَعَوْتُهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: «وَهَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «كَيْفَ تَجِدُنِي؟» قَالَ: أَجِدُكَ قَرْنًا، فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ، فَقَالَ: «قَرْنٌ مَهْ؟» فَقَالَ: قَرْنٌ حَدِيدٌ، أَمِينٌ شَدِيدٌ، قَالَ: «كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي؟» فَقَالَ: أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ، قَالَ عُمَرُ: «يَرْحَمُ اللَّهُ عُثْمَانَ، ثَلَاثًا» ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ؟» قَالَ: أَجِدُهُ صَدَأَ حَدِيدٍ، فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ: «يَا دَفْرَاهُ، يَا دَفْرَاهُ» ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِينَ يُسْتَخْلَفُ، وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: " الدَّفْرُ: النَّتْنُ "

عمرؓ کے مؤذن اقرع بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے مجھے ایک پادری کے پاس بھیجا اور پھر اسے عمرؓ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ عمرؓ نے اس سے پوچھا: کیا میرا ذکر تمہاری کتاب میں موجود ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپؓ

نے فرمایا: میرے بارے میں کیا لکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: ایک قرن۔ آپؓ نے اس پر دُرہ تان لیا پھر پوچھا: کس قسم کا قرن؟ اس نے عرض کیا: شدید مضبوط اور سخت امانت دار۔ آپؓ نے پوچھا: میرے بعد آنے والے کا ذکر کن الفاظ میں ہے؟ اس نے عرض کیا: اس کا ذکر یہ ہے کہ وہ خلیفہ تو نیک ہو گا مگر وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا۔ عمرؓ نے یہ سن کر تین بار یہ دعا کی: اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے۔ عمرؓ نے پھر سوال کیا: اس کے بعد آنے والے کا ذکر ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ تو لوہے میں ہی لپٹا رہے گا ۔ یہ سن کر عمرؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور فرمایا: اے نالائق، اے نالائق یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! بے شک وہ ایک نیک سیرت خلیفہ ہو گا، لیکن اسکے خلیفہ بنائے جانے کے وقت تلوار نیام سے نکالی جاچکی ہو گی اور خون بہایا جارہا ہو گا۔

تخریج: ابوداود ۴۶۵۶، تحفۃ الاشراف ۸/ ۱۲۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں اقرع مؤذن عمر مجہول ہے۔

اس کی سند کو البانی اور ارنوؤط نے ضعیف کہا ہے۔

(۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنْ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا» ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ المِيزَانُ، فَرَأَيْنَا الكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ»

ابو بکرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن پوچھا: کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں میں نے یہ دیکھا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا ہے، جس میں آپ ﷺ اور ابو بکرؓ کو تولا گیا تو آپ ﷺ بھاری نکلے، پھر عمرؓ اور ابو بکرؓ کو آپس میں تولا گیا تو ابو بکرؓ بھاری ثابت ہوئے، پھر عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عمرؓ کا وزن زیادہ نکلا، پھر وہ ترازو اٹھالیا گیا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہو گئے۔

تخریج: ترمذی ۲۲۸۷، سنن ابو داود ۴۶۳۴، المستدرک ۳/ ۷۴ح ۴۴۳۷، ۴/ ۴۳۶ح ۸۱۸۹، دلائل النبوۃ ۳/ ۱۰/ ۱۷، المطالب العالیہ ۱۵/ ۱۶/ ۱۷، کنز العمال ۱۳/ ۲۳۹ح ۳۶۷۱۵، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۰/ ۱۷ح ۶۰۶۶۔

تحکیم: منقطع، اس کی سند میں حسن البصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، مزید بر آں حسن بصری کے ابو بکرہؓ سے سماع میں بھی محدثین میں شدید اختلاف ہے۔

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

شعیب ارنوؤط نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے مگر اس مین حسن البصری کا عنعنہ ہے اور بعد والی حدیث کی سند کو ضم کر کے یہ حسن ہو جاتی ہے۔ حالانکہ بعد والی حدیث میں علی بن زید بن جدعان سخت ضعیف ہے۔

☆☆☆اس روایت کی بہتر سند مندرجہ ذیل ہے☆☆☆

(۳۷) حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: نَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَاسْتَهْلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءَ "

تخریج: مسند البزار ۹/ ۲۸۱ح ۳۸۲۹، مجمع الزوائد ۵/ ۱۷۸ح ۸۹۱۷، کشف الاستار ۲/ ۲۲۳ح ۱۵۶۶، اتحاف الخیرۃ المہرہ ۵/ ۱۱۔

تحکیم: حسن۔

﴿۱۶﴾

(۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي المَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اعْبُرْهَا» قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ

العَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالقُرْآنُ، حَلاَوَتُهُ تَنْطُفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ القُرْآنِ وَالمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فَالحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا» قَالَ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ: «لاَ تُقْسِمْ»

عبداللہ بن عباسؓ کیا بیان ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے آج رات کو اب میں دیکھا کہ ایک چھتری نما بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اسے اپنی ہتھیلیوں میں سمیٹ رہے ہیں، کوئی زیادہ اور کوئی کم لے رہا ہے، پھر اچانک ایک رسی دیکھی جو زمین سے آسمان تک تنی ہوئی تھی۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ایک اور آدمی اسی رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گیا، پھر اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے اسی رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا، پھر ایک تیسرے شخص نے اسی رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی مگر پھر اس رسی کو اس شخص کے لئے جوڑ دیا گیا۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، مجھے اس کی تعبر بیان کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تعبیر کرو۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا: بادل سے مراد اسلام اور اس سے ٹپکنے والا گھی اور شہد قرآن اور اس کی شرینی ہے جسے کوئی زیادہ اور کوئی تھوڑا حاصل کر رہا ہے، اور آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسی وہ دین حق ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں، آپ ﷺ اسے تھامے رکھیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اوپر اٹھالے گا، پھر آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اسے تھام لے گا اور پھر اسے بھی اوپر اٹھالیا جائے گا پھر ایک دوسرا شخص اس کو تھام لے گا اور اسے بھی اوپر اٹھا لیا جائے گا۔ پھر ایک تیسرا شخص اسے تھامے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی مگر پھر اس رسی کو اس کے لئے جوڑ دیا جائے گا پھر وہ بھی اسے تھام کر اوپر چڑھ جائے گا۔ ابو بکرؓ نے تعبیر بیان کرنے کے بعد عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، میں نے درست تعبیر کی یا غلط؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ درست تعبیر کی اور کچھ غلط۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ مجھے ضرور بتایئے کہ میں کون سی غلطی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے قسم مت دو۔

تخریج: بخاری ۷۰۴۶، مسلم ۵۹۲۸، شرح السنۃ للبغوی ۱۲/۲۱۷، صحیح ابن حبان ۱۱۱، دلائل النبوۃ ۶/۳۴۶۔

(۳۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ المَدِينَةِ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ المَاءِ وَالطِّينِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَإِذَا عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، أَوْ تَكُونُ» فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ، فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللَّهُ المُسْتَعَانُ

ابو موسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تھا اور رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی جسے آپ ﷺ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ ایک شخص نے دروازے پر آکر باغ میں داخلے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ میں گیا تو وہ ابو بکرؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازے پر آکر باغ میں داخلے کی اجازت مانگی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے جاکر دروازہ کھولا تو وہ عمرؓ تھے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا اور انہیں بھی جنت کی خوش خبری دے دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازے پر آکر باغ میں داخلے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو مگر اسے ایک بڑی مصیبت پہنچ کر رہے گی۔ چنانچہ میں نے جاکر دروازہ کھول دیا تو وہ عثمانؓ تھے، میں نے جنت کی بشارت بھی دی اور بات بھی سنادی۔ عثمانؓ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

تخریج: مسند احمد، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳۲/۴۱۴، فضائل الصحابہ ۱/۱۹۲، ۱/۲۳۶، ۱/۴۰۷، بخاری ۳۶۹۳، ۶۲۱۶، الادب المفرد ص

۳۳۵، مسلم ۶۲۱۲، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۰۷۸، سنن ترمذی ۳۷۰۱، متخرج ابو عوانہ ۴۰۶/۱۸، ۴۱۱/۱۸، مسند البزار ۸/۶۰ح۳۰۵۴، صحیح ابن حبان ۶۹۱۰، حلیۃ الاولیاء ۵۷/۱، اتحاف المہرۃ ۴۲/۱۰، تغلیق التعلیق ۶۸/۴، کنز العمال ۶۷/۱۳ح۳۶۲۶۸۔

(٤٠) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، – وَهُوَ مَحْصُورٌ – فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ؟ فَقَالَ: «الصَّلاَةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ، فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ» وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: «لاَ نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ المُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لاَ بُدَّ مِنْهَا»

عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ میں محاصرے کے دوران عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بے شک ہمارے امام تو آپؓ ہیں مگر آپ پر جو مصیبت آئی ہے وہ آپ کے سامنے ہی ہے۔ آج کل ہمیں فتنوں کا سرغنہ نماز پڑھا رہا ہے جس کی وجہ سے ہمیں تنگی محسوس ہوتی ہے۔ عثمانؓ نے فرمایا: نماز لوگوں کے اعمال میں سے بہترین عمل ہے، اس لئے جب لوگ کوئی اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ اور جب وہ برائی کرنے لگیں تو ان سے علحدہ ہو جاؤ۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۵۲۶/۱، بخاری ۶۹۵، علل دار قطنی ۲۷۸/۱، شرح السنۃ للبغوی ۴۰۳/۳، سنن الکبریٰ للبیہقی ۳۱۸/۳، فتح الباری ۲۱۶/۲، المطالب العالیہ ۷۰۴/۳، ارواء الغلیل ۳۱۰/۲، سلسلہ آثار الصحیحہ ۲/۹۷، ماصح من آثار الصحابہ فی الفقہ ۳۵۲/۱۔

(٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الفِتَنَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: «هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الهُدَى» ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ» : «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ» وَفِي البَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ، وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

مرہ بن کعبؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کے بہت جلد وقوع پذیر ہونے کی توقع بھی ظاہر کی۔ ایک شخص کپڑے میں لپٹا ہوا وہاں سے گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس دن راہ ہدایت پر ہوگا۔ مرہ بن کعبؓ کا بیان ہے کہ میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو وہ عثمانؓ تھے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کے قریب آکر پوچھا کہ کیا یہی وہ شخص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

تخریج: مسند احمد ۱۸۲۳۶، ترمذی ۳۷۰۴، مشکاۃ المصابیح ۱۷۱۴/۳ح۶۰۷۶۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں شراحیل بن آدہ ابو اشعث کی توثیق، متساہل محدثین عجلی اور ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔
شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

☆☆☆اس روایت کی صحیح سند مندرجہ ذیل ہے☆☆☆

(٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: كُنَّا مُعَسْكِرِينَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ، فَقَامَ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ الْبَهْزِيُّ فَقَالَ: لَوْلَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ هَذَا الْمَقَامَ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَجْلَسَ النَّاسَ، فَقَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُرَجِّلًا قَالَ:، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَتَخْرُجَنَّ فِتْنَةٌ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيَّ، أَوْ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيَّ، هَذَا ، يَوْمَئِذٍ وَمَنِ اتَّبَعَهُ عَلَى الْهُدَى " قَالَ: فَقَامَ ابْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ مِنْ عِنْدِ الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَصَاحِبُ هَذَا؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَحَاضِرٌ ذَلِكَ الْمَجْلِسَ، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي فِي الْجَيْشِ مُصَدِّقًا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بِهِ

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد معاویہ کے ساتھ میدان جنگ میں تھے تو کعب بن مرۃ البہزی کھڑے ہوئے اور کہا: اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فتنہ کا ذکر فرمایا، اسی دوران وہاں سے ایک نقاب پوش آدمی گزرا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اس دن یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے، میں اس کے پیچھے چلا گیا، اس کا مونڈھا پکڑا اور

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرف اس کا رخ کر کے پوچھا یہ آدمی؟ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں! دیکھا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے۔

تخریج: مسند احمد ۷/۴۴۷ح ۱۸۲۳۵، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۹/۶۰۷ح ۱۸۰۶۶، مسند الشامیین ۳/۱۵۱ح ۱۹۷۳، معجم الکبیر للطبرانی ۲۰/۳۱۶ح ۷۵۳، اتحاف المہرۃ ۱۳/۵۶، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۳۱۸/۷

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

(٤٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ» : «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ»

ابو سہلہ کا بیان ہے کہ عثمانؓ نے محاصرے والے دن فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے سے ایک عہد لیا تھا جس پر میں صبر کے ساتھ کاربند ہوں۔

تخریج: ترمذی ۳۷۱۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

(٤٤) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا يُصِيبُ المُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ»

ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک مسلمان کو جو بھی تکلیف، درد، رنج و غم لاحق ہوتا ہے، حتی کہ اسے جو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

تخریج: مسند احمد ۸۰۱۴، ۸۴۰۵، ۱۱۱۵۸، ۱۱۴۷۰، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۳/۳۹۷ح ۸۰۲۷، مسند عبد بن حمید ۹۶۱، بخاری ۵۶۴۱، ۵۶۴۲، مسلم ۶۶۶۰، شرح السنۃ للبغوی ۵/۲۳۳، المطالب العالیہ ۱۵/۴۴۷، کنز العمال ۳/۳۳۰ح ۶۷۹۹، مشکاۃ المصابیح ۱/۴۸۶ح ۱۵۳۷

(٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَدْخُلُ أَحَدٌ الجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ، لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً»

ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "جو شخص کوئی بھی برائی کرے گا، تو وہ اس کا بدلہ پالے گا"۔ (النساء ۱۲۳) تو مسلمانوں کو شدید پریشانی لاحق ہوئی۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور اصلاح کرتے رہو، کیونکہ مسلمانوں کو پہنچنے والی ہر مصیبت میں گناہوں کا کفارہ ہے، حتیٰ کہ معمولی سا دکھ اور کانٹا چبھ جانے پر بھی۔

تخریج: مسند احمد ۱۰۹۹۳، بخاری ۶۵۶۹، مسلم ۶۵۶۹، شرح السنۃ للبغوی ۱۵/۲۰۰، شعب الایمان ۱/۵۸۰، فتح الباری ۳/۲۳۸، ۸/۶۵۳، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۵۵۶ح ۵۵۹۰۔

﴿۱۷﴾

(٤٦) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ المَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الغُبَارَ، وَقَالَ: «وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ»

عکرمہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے اور علی بن عبداللہ بن عباس کو حکم دیا کہ تم دونوں ابو سعید خدریؓ کے پاس جاؤ اور ان سے ان کی روایت کی گئی حدیث سنو، چنانچہ جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ اور ان کا بھائی اپنے باغ کو سیراب کر رہے تھے۔ ہمیں دیکھ کر وہ قریب آگئے اور گوٹھ لگا کر بیٹھ گئے اور پھر ابو سعید خدریؓ نے ہم سے بیان فرمایا: ہم لوگ مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تعمیر کے لئے اینٹیں ایک ایک کر کے اٹھا رہے تھے جبکہ عمار بن یاسرؓ دو دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے۔۔ اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب عمارؓ کے پاس سے گزرے تو ان کے سر مبارک سے گرد اور مٹی جھاڑتے

ہوئے ارشاد فرمایا: عمار کی کم بختی! اسے ایک باغی گروہ قتل کرے گا، عمار تو انہیں جنت کی طرف بلا رہا ہو گا جبکہ وہ لوگ عمار کو آگ کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ عمارؓ نے دعا کی: اے اللہ تعالیٰ! میں اس فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تخریج: بخاری ۲۸۱۲، مسلم ۷۳۲۰، المطالب العالیہ ۱۶/۳۰۰۔

﴿۱۸﴾

(٤٧) قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: كُنَّا بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْغَادِيَةِ، اسْتَسْقَى مَاءً ، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ مُفَضَّضٍ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ، وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ " لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا – شَكَّ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ – يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ " فَإِذَا رَجُلٌ يَسُبُّ فُلَانًا، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللهُ مِنْكَ فِي كَتِيبَةٍ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِهِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ قَالَ: فَفَطِنْتُ إِلَى الْفُرْجَةِ فِي جُرُبَّانِ الدِّرْعِ.

کلثوم تابعی کا بیان ہے کہ ہم واسط میں عبدالاعلیٰ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک وہاں ایک شخص کو دیکھا جن کا نام تھا: ابو الغادیہ، انہوں نے پانی مانگا تو ایک چاندی کے نقش و نگار والے برتن میں ان کے لئے پانی لایا گیا، مگر انہوں نے پانی پینے سے انکار کر دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ ک اذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ہم سے یہ ارشاد فرمایا تھا: دیکھنا میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔ پھر ابو الغادیہ مزید فرمانے لگے کہ ایک موقع پر میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فلاں کا تذکرہ برائی کے ساتھ کر رہا تھا، تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر لشکر میں تو میرے ہتھے چڑھ گیا تو میں تجھ سے نمٹ لوں گا۔ پھر صفین کا دن بپا ہوا تو اچانک وہی شخص مجھے مل گیا، اس نے زرہ پہن رکھی تھی، مجھے زرہ میں ایک شگاف نظر آیا تو میں نے تاک لگا کر نیزہ مارا اور اسے مار ڈالا۔ لیکن مجھے پتہ چلا کہ وہ عمار بن یاسرؓ تھے، پھر ابو الغادیہ خود سے مخاطب ہوئے اور کہا ایک طرف تو ان ہاتھوں نے چاندی کے برتن میں پانی پینے کو تو ناپسند کیا اور دوسری طرف عمار بن یاسرؓ کو قتل کر ڈالا۔

تخریج: مسند احمد ۱۶۸۱۸، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۷/۲۵۰ح۱۶۶۹۸، علل الحدیث ابن ابی حاتم ۶/۵۷۲، سلسلہ احادیث صحیحہ ۵/۲۰۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔

(٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ "، فَقَامَ عَمْرُو بْنُالْعَاصِ فَزِعًا يُرَجِّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَقَالَمُعَاوِيَةُ: قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ، فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ " فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: دُحِضْتَ فِي بَوْلِكَ، أَوَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ، جَاءُوا بِهِ حَتَّىأَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا، – أَوْ قَالَ: بَيْنَ سُيُوفِنَا

محمد بن عمرو کا بیان ہے جب عمار بن یاسرؓ قتل ہوئے تو عمرو بن حزمؓ، عمرو بن عاصؓ کے پاس آئے اور کہا کہ عمارؓ قتل ہو گئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ ان کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ سن کر عمرو بن العاص گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور مسلسل "اناللہ وانا الیہ راجعون" پڑھتے ہوئے معاویہ کے پاس آئے۔ معاویہ نے پوچھا: کیا ہوا؟ تو عمرو بن العاصؓ نے انہیں جواب دیا: عمار بن یاسرؓ قتل ہو گئے ہیں، معاویہ نے پوچھا: تو پھر کیا ہوا؟ یہ سن کر عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ان کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ اس پر معاویہ نے کہا تم اپنے ہی پیشاب میں پھسل جاؤ ان کو ہم نے قتل کیا ہے؟ انہیں تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے کہ ان کو اپنے ساتھ لائے اور ہمارے نیزوں کے آگے ڈال دیا۔

تخریج: مصنف عبدالرزاق، مسند احمد ۱۷۹۳۱، ۲۴۲۵۹، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۹/۳۱۶ح۱۷۷۷۸، مسند ابو یعلیٰ ۷۱۷۵، ۷۳۴۶، المستدرک ۲/۱۶۸ح۲۶۶۳، دلائل النبوۃ ۲/۵۵۱، سنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۳۲۸، مجمع الزوائد ۷/۲۴۱ح۱۲۰۴۹، اتحاف الخیرۃ المہرۃ ۷/۲۹۷، تلخیص الحبیر ۴/۱۲۴، المطالب العالیہ ۱۸/۱۷۸۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَخْتَصِمَانِ فِي دَمِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَسَلَبِهِ، فَقَالَ عَمْرٌو: خَلِّيَا عَنْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أُولِعَتْ قُرَيْشٌ بِعَمَّارٍ، إِنَّ قَاتِلَ عَمَّارٍ وَسَالِبَهُ فِي النَّارِ» وَتَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ «.» فَإِنْ كَانَ مَحْفُوظًا فَإِنَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَإِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

جب عمرو بن العاص کو عمار بن یاسرؓ کے قتل کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ عمار کا قاتل اور اس کا سامان لوٹنے والا جہنم میں جائے گا۔ کسی نے پوچھا کہ خود آپؓ بھی تو عمار سے لڑنے والے گروہ میں شامل تھے؟ تو عمرو بن العاصؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تو صرف قاتل اور سامان لوٹنے والے کا ذکر کیا تھا۔

تخریج: المستدرک للحاکم ۳/۴۳۷ح۵۶۶۱، اتحاف الخیرۃ المہرہ ۸/۱۵۔

تحکیم: صحیح۔

۱۹

(٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، يَبْكِي طَوِيلًا، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ، أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: «تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟» قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟» وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ؛ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ، وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي

ابن شماسہ کا بیان ہے کہ ہم عمرو بن العاصؓ کے پاس آئے جب کہ وہ نزع کے عالم میں تھے، وہ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا: ان کے بیٹے نے کہا: ابا جان! آپ کو تو رسول اللہ ﷺ نے فلاں بشارت دی تھی، فلاں خوشخبری دی تھی۔ عمرو بن العاصؓ نے ہماری طرف رخ پھیر کر کہا: ہم صحابہ زیادہ افضل علم "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی گواہی دینے کو خیال کرتے تھے۔ میری زندگی میں تین ادوار گزرے ہیں۔ پہلے میرا یہ حال تھا کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی رسول اللہ ﷺ سے زیادہ نفرت رکھنے والا نہیں تھا اور میری یہ شدید خواہش تھی کہ میرا بس چلے تو میں آپ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اسی دور میں مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ﷺ اپنا مبارک ہاتھ بڑھایئے، میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں مبارک ہاتھ آگے دراز فرمایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! یہ کیا حرکت ہے؟ میں نے عرض کیا میں شرط عائد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شرط کیا ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے معافی چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں کہ اسلام لانے سے پچھلے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں اور حج کرنے سے بھی پچھلے تمام گناہ مٹ

جاتے ہیں۔ اس کے بعد تو آپ ﷺ سے بڑھ کر مجھے کوئی اور محبوب نہ رہا اور نہ ہی میری نگاہوں میں کوئی اور آپ ﷺ سے زیادہ معزز رہا۔ میں آپ ﷺ کی تعظیم کے باعث کبھی بھی آپ ﷺ کو نظر بھر کر کے دیکھ نہ سکا اور اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کا حل۔۔۔مبارک بیان کرنے کو کہے تو میں بیان نہ کر سکوں گا کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو کبھی نظر بھر دیکھا ہی نہیں۔ اس دور میں اگر مجھے موت آجاتی تو امید تھی کہ میں اہل جنت میں سے ہوتا۔ پھر جب آپ ﷺ کے بعد ہمیں کئی ایسے معاملات در پیش ہوئے کہ اب مجھے علم نہیں کہ میں ان میں کیسا رہا ہوں۔ اب جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی یا آگ اٹھانے والی نہ جائے۔ پھر جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر چھڑکاؤ کرنا اور میری قبر پر اتنی دیر ٹھہر جانا کہ جتنا وقت ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت بانٹنے میں لگتا ہے کہ اپنی قبر پر تمہاری موجودگی کے باعث گھبراہٹ سے محفوظ رہوں اور اپنے رب کریم کے بھیجے ہوئے فرشتوں سے ہم کلام ہو سکوں۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۹۳۳، ۱۷۹۸۱، مسلم ۳۲۱، تحفۃ الاشراف ۸/ ۱۵۴۔

تحکیم: صحیح۔

(۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَالْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ، حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ الْوَفَاةُ بَكَى، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ: لِمَ تَبْكِي، أَجَزَعًا عَلَى الْمَوْتِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ، وَلَكِنْ مِمَّا بَعْدُ. ------ ثُمَّ تَلَبَّسْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالسُّلْطَانِ وَأَشْيَاءَ، فَلَا أَدْرِي عَلَيَّ أَمْ لِي---

حضرت عمرو بن العاصؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ رونے لگے۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمروؓ نے پوچھا: کیا آپ موت کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم! بلکہ میں تو بعد سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔۔۔ پھر میں اس کے بعد بادشاہت میں جا ملا اور کچھ ایسے کام ہوئے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ غلط یا صحیح ہیں۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۹۳۳، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۹/ ۱۷۳ح ۱۷۷۸۰۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(۵۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحِبُّهُ، أَلَيْسَ رَجُلًا صَالِحًا؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: قَدْ مَاتَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحِبُّكَ، وَقَدِ اسْتَعْمَلَكَ. فَقَالَ: " قَدْ اسْتَعْمَلَنِي فَوَاللهِ مَا أَدْرِي أَحُبًّا كَانَ لِي مِنْهُ، أَوْ اسْتِعَانَةً بِي، وَلَكِنِّي سَأُحَدِّثُكَ بِرَجُلَيْنِ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحِبُّهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ "

ابو نوفل کا بیان ہے کہ عمرو بن العاصؓ پر موت کے وقت سخت گھبراہٹ طاری ہوئی، تو ان کے بیٹے عبداللہ بن عمروؓ نے پوچھا: اے ابو عبداللہ! یہ گھبراہٹ کیونکر ہے حالانکہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے مقرب تھے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو خصوصی ذمہ داریاں بھی سونپا کرتے تھے؟ عمرو بن العاصؓ نے فرمایا: ہاں بیٹا! یہ سب کچھ تو تھا لیکن میں تمہیں اصل بات بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ نوازش محبت کی بنا پر تھی یا میری تالیف قلب کے لئے تھے۔ البتہ میں تمہیں گواہی دے کر ان دو افراد کے بارے میں بتاتا ہوں کہ جن سے رسول اللہ ﷺ تاحیات راضی رہے۔ پہلا سمیہؓ کا بیٹا اور دوسرا ام عبدؓ کا بیٹا۔ پھر جب عمرو بن العاصؓ نے اپنی بات مکمل کر چکے تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنی تھوڑی کے نیچے رکھا اور عرض کی: اے اللہ تعالیٰ! تو نے ہمیں حکم دیا لی۔۔۔ہم نے اسے چھوڑ دیا اور تو نے ہمیں منع کیا لیکن ہم وہی کام کر گزرے، تیری مغفرت کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ عبداللہ بن عمروؓ کا بیان ہے کہ عمرو بن العاصؓ بس اسی دعا کی تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ کچھ دیر بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۹۶۰، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۹/ ۳۴۱ح ۱۷۸۰۷، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۲۱۶، تاریخ دمشق ۴۶/ ۱۴۹۔

تحکیم: منقطع، حسن بصری نے عمرو بن العاص سے سماع نہیں کیا۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں البتہ حسن بصری کا عمرو بن العاص سے سماع نہیں ہے۔

(۵۳) يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَنَزِيِّ، قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ , كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: أَنَا قَتَلْتُهُ , قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًالِصَاحِبِهِ , فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ , فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَلَا تُغْنِي عَنَّا مَجْنُونَكَ يَا عَمْرُو , فَمَا بَالُكَ مَعَنَا؟ قَالَ: إِنِّي مَعَكُمْوَلَسْتُ أُقَاتِلُ , إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا وَلَا تَعْصِهِ " فَأَنَا مَعَكُمْ ,وَلَسْتُ أُقَاتِلُ

حنظلہ بن خویلد کا بیان ہے کہ میں معاویہ کے پاس تھا کہ اچانک وہاں دو آدمی عمار بن یاسرؓ کے کٹے ہوئے سر کے لئے جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ تھا کہ اس نے انہیں قتل کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا: تم دونوں اس کو اپنے ساتھی کے حق میں ہی چھوڑ دو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تو ارشاد فرمایا: ان کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ سن کر معاویہ نے کہا: اے عمرو! اپنے مجنون سے تو ہماری جان چھڑاؤ۔ اور تیرا ہمارے ساتھ کیا کام ہے؟ عبد اللہ بن عمروؓ نے معاویہ کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی تھی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ زندگی بھر اپنے باپ کی اطاعت کرتے رہنا اور اس کی حکم عدولی نہ کرنا۔ لہٰذا میں تمہارے ساتھ تو رہوں گا مگر لڑائی میں حصہ نہیں لوں گا۔

تخریج: طبقات ابن سعد ۳/۱۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۴۷ح ۳۷۸۴۵، مسند احمد ۶۵۳۸، ۶۹۲۹، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۱/۹۶ح ۶۵۳۸، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۴۹۶، حلیۃ الاولیاء ۷/۱۹۸، مجمع الزوائد ۷/۲۴۴ح ۱۲۰۶۳ ،اتحاف المہرۃ ۹/۴۴۸، المطالب العالیہ ۱۸/۱۶۲، ۱۸/۱۷۰۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

﴿۲۰﴾

(٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، قَالَ: فَقَنَتَ، فَقَالَ فِي قُنُوتِهِ: «اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمُعَاوِيَةَ وَأَشْيَاعِهِ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَأَشْيَاعِهِ، وَأَبِي السُّلَمِيِّ وَأَشْيَاعِهِ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَأَشْيَاعِهِ»

عبد الرحمان تابعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالبؓ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی تو انہوں نے قنوتِ نازلہ پڑھی جس میں یہ دعا فرمائی: اے اللہ تعالیٰ تو خود معاویہ اور اس کے شیعہ سے نمٹ لے، عمرو بن العاص اور اس کے شیعہ سے نمٹ لے، اور ابو سلمٰی اور اس کے شیعہ سے نمٹ لے، اور عبد اللہ بن قیس اور اس کے شیعہ سے نمٹ لے۔

تخریج: مصنف بن ابی شیبہ ۲/۱۰۸ح ۷۰۵۰، کنز العمال ۸/۸۲ح۲۱۹۸۹

تحکیم: صحیح۔

(٥٥) عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، قَالَ: سَأَلَ عَلِيٌّ عَنْ قَتْلَى، يَوْمِ صِفِّينَ , فَقَالَ: قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ فِي الْجَنَّةِ , وَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَيَّ وَإِلَى مُعَاوِيَةَ

یزید بن اصم تابعی کا بیان ہے کہ جب علی بن ابی طالبؓ سے جنگ صفین کے مقتولین کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان کے مقتولین جنت میں ہوں گے اور بالآخر معاملہ میرے اور معاویہ کے درمیان پہنچے گا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۵۲ح ۳۷۸۸۰

تحکیم: منقطع، یزید بن الاصم کا سماع حضرت علیؓ کے ساتھ نہیں ہے۔

البتہ صحیح سند کے ساتھ ایک مندرجہ ذیل روایت ہے:

(٥٦) أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: رَأَى عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ أَبُو مَيْسَرَةَ. وَكَانَ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ. فِي الْمَنَامِ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا قِبَابٌ مَضْرُوبَةٌ. فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: لِذِي الْكَلَاعِ وَحَوْشَبٍ. وَكَانَا مِمَّنْ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ. قَالَ قُلْتُ: فَأَيْنَ عَمَّارٌوَأَصْحَابُهُ؟ قَالُوا: أَمَامَكَ. قَالَ قُلْتُ: وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. قِيلَ إِنَّهُمْ لَقُوا اللَّهَ فَوَجَدُوهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ. قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ أَهْلُ النَّهَرِ؟ قِيلَ: لَقُوا بَرْحًا.

ابو وائل سے روایت ہے کہ عمرو بن شرحبیل ابو میسرہ نے جو عبد اللہ بن مسعودؓ کے فاضل ترین تلامذہ میں سے تھے، خواب میں دیکھا کہ جیسے میں جنت میں داخل کیا گیا، اتفاق سے چند خیمے نصب کئے ہوئے نظر آئے، میں نے کہا یہ کس کے لئے ہیں، لوگوں نے کہا کہ ذی الکلاع اور حوشب کے لئے، حالانکہ یہ دونوں ان لوگوں میں سے تھے جو معاویہ کی ہمراہی میں قتل کئے گئے تھے۔ پوچھا عمارؓ اور ان کے ساتھ والے کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ تمہارے آگے، میں نے کہا ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کیا ہے، کہا گیا کہ یہ لوگ اللہ سے ملے، انہوں نے اسے بڑی مغفرت والا پایا، میں نے کہا نہروان والے کیا ہوئے؟ کہا گیا کہ انہیں سختی و مصیبت سے دوچار ہونا پڑا۔

تخریج: طبقات ابن سعد طبع العلمیہ ۱۹۹/۳، مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۴۷ح ۳۷۸۴۴، تاریخ دمشق ۳۴۶/۱۵، ۳۹۶/۱۷۔
تحکیم: صحیح۔

۲۱

(۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ پھر ان دونوں گروہوں کے اندر سے ہی ایک فرقہ الگ ہو جائے گا اور اس الگ ہو جانے والے فرقہ سے وہ گروہ قتال کرے گا جو ان دونوں گروہوں میں سے "اقرب الی الحق" ہو گا۔

تخریج: مسلم ۲۴۵۹۔

نوٹ: اقرب الی الحق سے مراد "حق والا گروہ ہے"۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ قرآن حکیم میں خود اللہ تعالیٰ نے غزوہ احد کے موقع پر منافقین کے واضح کفر کے لئے اقرب کا لفظ استعمال فرمایا ہے: (آل عمران ۱۶۷)۔

چنانچہ اسی ضمن میں ایک روایت ہے:

(۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَ مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ عَمَّارًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَا تَقُولُوا كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ , وَلَكِنْ قُولُوا فَسَقُوا أَوْظَلَمُوا

عمار بن یاسرؓ نے فرمایا: مت کہو کے اہل شام نے کفر کیا بلکہ کہو کہ انہوں نے فسق کیا، یا پھر کہو کہ ظلم کیا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۴۷ح ۳۷۸۴۲، ۳۷۸۴۳، سنن الکبریٰ للبیہقی ۳۰۱/۸، کنز العمال ۵/۵۶۷ح ۱۳۹۸۵۔
تحکیم: صحیح۔

۲۲

(۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ» قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: " دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ، أَوْقَالَ: ثَدْيَيْهِ، مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ، أَوْقَالَ: مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا، قَتَلَهُمْ، وَأَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيهِ: {وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ} [التوبة: ۵۸]

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: اے محمد! انصاف کرو۔ آپ ﷺ نے جلال میں آکر فرمایا: تو برباد ہو، جب میں ہی انصاف نہ کروں گا تو اور کون کرے گا؟ عمر بن خطابؓ نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئیے اکہ اس کو قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو! اس کے کچھ ساتھی ایسے بھی ہوں گے تم اپنی نماز کو ان کی نماز اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابلے میں حقیر سمجھو گے۔ یہ لوگ دین میں سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر اپنے ہدف سے آر پار نکل جاتا ہے اور اس تیر کے اگلے پچھلے اور درمیانے کسی بھی حصے پر کوئی نشان نہیں لگا ہوتا اور وہ گوبر اور خون میں سے صاف نکل جاتا ہے۔ ان خوارج کی ایک نشانی یہ ہو گی کہ ان میں سے ایک شخص کا کٹا ہوا بازو عورت کے پستان جیسا ہو گا اور یہ لوگ اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔ ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؓ نے ہی ان خوارج کو قتل کیا اور میں بھی آپؓ کے ساتھ تھا اور پھر ایک شخص کی لاش لائی گئی جس میں وہ تمام علامات موجود تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمائی تھیں۔ اور اسی سے متعلق قرآن کی یہ آیت بھی نازل ہوئی: اور ان میں سے بعض آپ ﷺ پر صدقات میں طعن کرتے ہیں۔ (توبہ ۵۸)

تخریج:مصنف عبدالرزاق ۱۰/۱۴۶ح۱۸۶۴۹ مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۸/۹۵ح۱۱۵۳۷، بخاری ۶۹۳۳، مسلم ۲۴۵۶، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۰۳۳، السنۃ عبداللہ بن احمد ۲/۶۴۶، صحیح ابن حبان ۶۷۴۱، دلائل النبوۃ ۵/۱۸۷، المطالب العالیہ ۱۸/۲۰۵، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۶۵۲ح۵۸۹۴۔

﴿۲۳﴾

(٦٠) أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: «لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ اعْتَزَلُوا فِي دَارٍ، وَكَانُوا سِتَّةَ آلَافٍ» فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «أَبْرِدْ بِالصَّلَاةِ، لَعَلِّي أُكَلِّمُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ» قَالَ: «إِنِّي أَخَافُهُمْ عَلَيْكَ» قُلْتُ: كَلَّا، فَلَبِسْتُ، وَتَرَجَّلْتُ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فِي دَارِ نِصْفِ النَّهَارِ، وَهُمْ يَأْكُلُونَ فَقَالُوا: «مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَمَا جَاءَ بِكَ؟» قُلْتُ لَهُمْ: أَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ، وَمِنْ عِنْدِ ابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِهْرِهِ، وَعَلَيْهِمْ نُزِّلَ الْقُرْآنُ، فَهُمْ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ مِنْكُمْ، وَلَيْسَ فِيكُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ، لِأُبَلِّغَكُمْ مَا يَقُولُونَ، وَأُبَلِّغَهُمْ مَا تَقُولُونَ، فَانتحى لِي نَفَرٌ مِنْهُمْ قُلْتُ: هَاتُوا مَا نَقِمْتُمْ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ عَمِّهِ قَالُوا: «ثَلَاثٌ» قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: «أَمَّا إِحْدَاهُنَّ، فَإِنَّهُ حُكْمُ الرِّجَالِ فِي أَمْرِ اللهِ» وَقَالَ اللهُ: {إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ} [الأنعام: ٥٧] مَا شَأْنُ الرِّجَالِ وَالْحُكْمِ؟ قُلْتُ: هَذِهِ وَاحِدَةٌ قالوا: وَأَمَّا الثَّانِيَةُ، فَإِنَّهُ قَاتَلَ، وَلَمْ يَسْبِ، وَلَمْ يَغْنَمْ، إِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّ سِبَاهُمْ، وَلَئِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ مَا حَلَّ سِبَاهُمْ وَلَا قِتَالُهُمْ قُلْتُ: هَذِهِ ثِنْتَانِ، فَمَا الثَّالِثَةُ؟ " وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالُوا: مَحَى نَفْسَهُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَهُوَ أَمِيرُ الْكَافِرِينَ " قُلْتُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ غَيْرُ هَذَا؟ قَالُوا: «حَسْبُنَا هَذَا» قُلْتُ: لَهُمْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ قَرَأْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ مَا يَرُدُّ قَوْلَكُمْ أَتَرْجِعُونَ؟ قَالُوا: «نَعَمْ» قُلْتُ: أَمَّا قَوْلُكُمْ: «حُكْمُ الرِّجَالِ فِي أَمْرِ اللهِ، فَإِنِّي أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ فِي كِتَابِ اللهِ أَنْ قَدْ صَيَّرَ اللهُ حُكْمَهُ إِلَى الرِّجَالِ فِي ثَمَنِ رُبْعِ دِرْهَمٍ [ص:٤٨١]، فَأَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَحْكُمُوا فِيهِ» أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ، وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ} [المائدة: ٩٥] وَكَانَ مِنْ حُكْمِ اللهِ أَنَّهُ صَيَّرَهُ إِلَى الرِّجَالِ يَحْكُمُونَ فِيهِ، وَلَوْ شَاءَ لحكم فِيهِ، فَجَازَ مِنْ حُكْمِ الرِّجَالِ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَحُكْمُ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلُ أَوْ فِي أَرْنَبٍ؟ قَالُوا: بَلَى، هَذَا أَفْضَلُ وَفِي الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا: {وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} [النساء: ٣٥] فَنَشَدْتُكُمْ بِاللهِ حُكْمَ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ، وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلُ مِنْ حُكْمِهِمْ فِي بُضْعِ امْرَأَةٍ؟ خَرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ قُلْتُ: وَأَمَّا قَوْلُكُمْ قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ، وَلَمْ يَغْنَمْ، أَفَتَسْبُونَ أُمَّكُمْ عَائِشَةَ، تَسْتَحِلُّونَ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّونَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ أُمُّكُمْ؟ فَإِنْ قُلْتُمْ: إِنَّا نَسْتَحِلُّ مِنْهَا مَا نَسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ، وَإِنْ قُلْتُمْ: لَيْسَتْ بِأُمِّنَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ: {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ} [الأحزاب: ٦] فَأَنْتُمْ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ، فَأْتُوا مِنْهَا بِمَخْرَجٍ، أَفَخَرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، وَأَمَّا مَحْيُ نَفْسِهِ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنَا آتِيكُمْ بِمَا تَرْضَوْنَ. إن نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: «اكْتُبْ يَا عَلِيُّ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ» قَالُوا: لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا قَاتَلْنَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «امْحُ يَا عَلِيُّ اللهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، امْحُ يَا عَلِيُّ، وَاكْتُبْ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ» وَاللهِ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ، وَقَدْ مَحَى نَفْسَهُ، وَلَمْ يَكُنْ مَحْوُهُ نَفْسَهُ ذَلِكَ مَحَاهُ مِنَ النُّبُوَّةِ، أَخْرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ " قَالُوا: «نَعَمْ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَلْفَانِ، وَخَرَجَ سَائِرُهُمْ، فَقُتِلُوا عَلَى ضَلَالَتِهِمْ، فَقَتَلَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ»

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حروریہ کا ظہور ہوا تو انہوں نے ایک الگ جگہ کو اپنا مسکن بنالیا اور ان کی تعداد ۶۰۰۰ تھی۔ میں نے علی بن ابی طالبؓ سے عرض کی کہ آپ ﷺ نماز تھوڑی ٹھنڈی کر دیں تاکہ میں ان لوگوں سے گفت وشنید کر سکوں۔ علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ میں نے عرض کیا کہا قطعاً ایسا کوئی امکان نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے اچھا لباس زیب تن کیا اور بال سنوارے اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ عین دوپہر کا وقت تھا اور وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: مرحبا ابن عباس! کہو کیسے آنا ہوا؟ میں نے

جواب دیا میں تمہارے پاس مہاجر و انصار صحابہؓ، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور داماد کی طرف سے آیا ہوں۔ ان پر قرآن حکـــاترا، لہذا وہ قرآن کی تفسیر تم سے کہ بہتر جانتے ہیں۔ اور تم میں ان جیسا کوئی بھی موجود نہیں۔ میں تمہیں ان کا موقف پہنچادوں اور تمہارا موقف ان تک پہنچادوں۔ چنانچہ ان میں سے بہت سے لوگ میرے پاس آ بیٹھے۔ میں نے ان سے سوال کیا: مجھے اس بات کی دلیل دو کہ کس دلیل کی روشنی میں تم لوگوں نے صحابہؓ اور رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور داماد سے دشمنی مول لے لی ہے؟ انہوں نے کہا: اس اختلاف کی تین وجوہات ہیں۔ میں نے کہا: وہ تین وجوہات کون سی ہیں؟ ان میں سے ایک نے کہا یہ بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں انسانوں کو قاضی ٹھہرایا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: فیصلے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ (الانعام ۵۷) لہذا اس معاملے میں انسانوں کے فیصلے سے کیا سروکار؟ میں نے کہا: یہ ایک اعتراض ہوا۔ انہوں نے دوسرا سبب یہ بتایا کہ انہوں نے جنگ کی مگر نہ تو ان کے قیدیوں کو لونڈی اور غلام بنایا اور نہ ہی مال غنیمت جمع کیا اگر وہ کافر تھے تو انہیں قیدی بنانا درست تھا اور اگر وہ مومنین تھے تو سرے سے ان کے ساتھ قتال کرنا بھی غلط ہوا۔ میں نے کہا: یہ دو باتیں تو ہو گئیں اب تیسرا اعتراض بتاؤ؟ انہوں نے کہا: علیؓ نے اپنے نام سے لفظ امیر المومنین مٹوا دیا ہے، لہذا اگر وہ امیر المومنین نہیں ہیں تو کیا امیر الکافرین ہیں؟ میں نے کہا: ان تین کے علاوہ کوئی اور اعتراض بھی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں یہ تین کافی ہیں۔ میں نے کہا: اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے کچھ پیش کروں جس سے تمہارے اشکالات حل ہو جائیں گے تو مان لوگے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں بالکل! میں نے کہا: تمہارا یہ اعتراض ہے کہ علیؓ نے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں انسانوں کو قاضی ٹھہرایا ہے، تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی میں سے دکھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چوتھائی درہم کی مالیت پر فیصلہ انسانوں کے سپرد فرمادیا ہے کہ وہ اس کا فیصلہ کریں، دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار مت کرو اور تم میں سے جو جان بوجھ کر ایسا کر بیٹھے تو اس کے برابر کسی جانور کو بطور کفارہ پیش کرے، جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر افراد کریں گے (المائدہ ۹۵)۔ اب دیکھ لو کہ یہ معمولی اور چھوٹا سا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سپرد فرمایا جب کہ وہ خود ہی فیصلہ فرما سکتا تھا مگر پھر بھی اس نے انسانی فیصلے کو جائز رکھا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ امور مسلمین کی اصلاح کرنا اور امن کی خاطر باہمی خونریزی روکنا زیادہ اہم اور افضل ہے یا خرگوش کا معاملہ زیادہ ضروری ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، یہی زیادہ افضل ہے۔ پھر عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوہر کے بارے میں فرمایا: اگر تمہیں ان کے مابین ناچاکی کا خوف ہو تو اس مرد کی طرف سے ایک ثالث اور اس عورت کی طرف سے ایک ثالث مقرر کر لو (النساء ۳۵)۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ امور مسلمین کی اصلاح کرنا اور امن کی خاطر باہمی خونریزی روکنا زیادہ اہم اور افضل ہے یا محض ایک عورت کے ازدواجی معاملے کو سنوارنا زیادہ افضل ہے؟ انہوں نے کہا: بالکل ٹھیک۔ پھر میں نے کہا: تمہارا یہ اعتراض کہ علیؓ نے قتال تو کیا مگر جنگی قیدی نہیں بنایا اور نہ غنیمت حاصل کی۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم اپنی ماں ام المومنین عائشہؓ کو جنگی قیدی بنانا چاہتے ہو؟ اور دیگر جنگی قیدی خواتین کی طرح انہیں بھی اپنے لئے حلال کرنا چاہتے ہو جب کہ وہ تمہاری ماں ہیں۔ اگر تمہارا جواب یہ ہو کہ ہم انہیں دیگر قیدی عورتوں کی طرح حلال جانتے ہیں تو تم کافر ہو جاؤ گے اور اگر یہ کہو کہ وہ تو ہماری ماں ہی نہیں تو پھر بھی یہ کفر ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے: نبی ﷺ مومنین پر ان کی جانوں سے بڑھ کر حق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں (الاحزاب ۶)۔ اس طرح تم دو بڑی گمراہیوں میں پھنس گئے ہو اور مجھے ان سے نکل کر دکھاؤ؟ دوسرے اعتراض کا جواب مل گیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر میں نے کہا کہ تمہارا اعتراض کہ علیؓ نے خود اپنی مرضی سے لفظ امیر المومنین ہٹوا دیا ہے تو اس کا جواب وہ دوں گا جو تمہیں پسند ہو گا۔ دیکھو! رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں تحریر کرواتے وقت اپنا نام "محمد رسول اللہ" لکھوایا تھا، جس پر کفار نے اعتراض کیا کہ سارا جھگڑا ہی اسی بات پر ہے کہ ہم آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں مانتے، چنانچہ آپ ﷺ نے علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! یہ مٹا دو، اے اللہ تعالیٰ تجھے معلوم ہے کہ میں تیرا رسول ہوں، اے علی! یہ لکھ دو: محمد بن عبداللہ۔ رسول اللہ ﷺ تو علیؓ سے کہیں زیادہ بہتر ہیں پھر بھی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خود کہہ کر مٹوا دیا جس سے آپ ﷺ کی شان نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ تیسرے اعتراض کا جواب بھی مل گیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ ان میں سے

دو ہزار افراد اسی موقع پر تائب ہو کر واپس لوٹ آئے، جبکہ باقی چار ہزار خوارج، مہاجر و انصار صحابہؓ کے ہاتھوں گمراہی کی حالت میں مارے گئے۔

تخریج: مسند احمد ۳۱۸۷، سنن نسائی الکبریٰ ۸۵۲۲، المستدرک ۲/۱۶۴ح۲۶۵۶، ۴/۲۰۲ح۳۶۸۷، سنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۳۰۹، تحفۃ الاشراف ۴/۶۹/۴، تلخیص الجبیر ۴/۱۳۲۔

تحکیم: صحیح۔

﴿۲۴﴾

(۶۱) يَحْيَى بْنُ آدَمَ،ثَنَا مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ , فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهْرِ، أَهُمْ مُشْرِكُونَ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ لَهُ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا "

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں علیؓ کے پاس تھا تو ان سے سوال کیا گیا کہ اہل نہروان مشرکین ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ شرک سے تو وہ بھاگے ہیں۔ پھر پوچھا گیا تو کیا پھر وہ منافق ہیں؟ فرمایا: نہیں! منافقین تو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی کم یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ آخر وہ کیا ہیں؟ علیؓ نے فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

تخریج: مصنف عبدالرزاق ۱۰/۱۵۰ح۱۸۶۵۶، مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۶۳ح ۳۷۹۴۲، شرح السنہ للبغوی ۱۰/۲۳۵، التمہید ابن عبدالبر ۲۳/۳۳۵۔

تحکیم: صحیح۔

(۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْمُنَادِي الْمُخَرِّمِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا يُونُسُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثنا أَبُو شِهَابٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: " كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَلِّمُ عَلَى الْخَشَبِيَّةِ وَالْخَوَارِجِ وَهُمْ يَقْتَتِلُونَ، فَقَالَ: " مَنْ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ أَجَبْتُهُ، وَمَنْ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ أَجَبْتُهُ، وَمَنْ قَالَ: حَيَّ عَلَى قَتْلِ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ وَأَخْذِ مَالِهِ، قُلْتُ: لَا "

نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ، خشبیہ اور خوارج کو سلام کہا کرتے تھے، حالانکہ وہ برسر قتال رہتے تھے۔ اور عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی " حی علی الصلوٰۃ" کہہ کر مجھے نماز کے لئے بلائے گا تو میں اس کی دعوت قبول کروں گا اور جو کوئی " حی علی الفلاح" کہہ کر بلائے گا میں اس کی پکار پر لبیک کہوں گا۔ مگر جو کوئی مجھے یہ کہتے گا کہ آؤ اپنے مسلمان بھائیوں سے جنگ کریں اور ان کا مال لوٹیں تو پھر میں انکار ہی کروں گا۔

تخریج: طبقات ابن سعد ط خانجی ۴/۱۵۸، سنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۷۴۔

تحکیم: منقطع، اس کی سند میں یونس بن عبید مدلس ہے۔

﴿۲۵﴾

(۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، ثنا أَبِي، وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذِي الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِهَا، رَأَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صُورٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا فَوَاللَّهِ مَا أَيْقَظَنَا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا تُرَابٍ» لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟» قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ – يَعْنِي قَرْنَهُ – حَتَّى تَبْتَلَّ هَذِهِ مِنَ الدَّمِ – يَعْنِي لِحْيَتَهُ –» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ الزِّيَادَةِ، إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ "

عمار بن یاسرؓ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ ذی العشیرہ کے دوران میں علیؓ اور میں رفیق سفر تھے، رسول اللہ ﷺ نے وہاں پڑاؤ ڈالا اور مقیم رہے۔ اسی دوران میں ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو کھجور کے باغات میں کام کرتے دیکھا تو علیؓ اور میں ان کے پاس گئے اور کچھ دیر تک ان کا کام دیکھتے

رہے۔ پھر ہم پر نیند غالب آگئی تو ہم دونوں جا کر کھجور کے چھوٹے پودوں میں مٹی پر لیٹ کر سو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہی نے آکر اپنے پاؤں مبارک سے ہمیں ہلا کر بیدار فرمایا اور ہماری یہ حالت تھی کہ ہم گرد سے خوب آلودہ ہو چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: اے ابو تراب اٹھو! پھر فرمایا: میں تم دونوں کو سب انسانوں سے بڑھ کر دو بدبخت افراد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم ثمود کا احیمر نامی شخص تھا جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں، اور دوسرا وہ شخص ہے جو اے علی! تمہارے سر پر تلوار سے ضرب لگائے گا اور تمہاری داڑھی کو سر کے خون سے رنگ دے گا۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۲/۶۸۶ المستدرک ۳/۱۵۱ح۴۶۷۹، سنن نسائی الکبیر ۸۵۳۸، اتحاف المہرۃ ۱۱/۷۴۰، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۴/۳۲۴ح۱۷۴۳۔

تحکیم: منقطع۔

امام بخاری نے اس حدیث کو بیان کر کے یہ لکھا ہے کہ اس کی سند میں یزید بن محمد بن خثیم کا سماع محمد بن کعب سے معروف نہیں، اور نہ ہی محمد بن کعب کا ابن خثیم سے اور نہ ہی ابن خثیم کا عمار سے۔ **(تاریخ الکبیر ۱/۷۱)**

یہ روایت متعدد دوسری اسناد کے ساتھ ہے البتہ وہ تمام بھی ضعیف ہیں۔

نوٹ: چوتھے خلیفہ راشد علیؓ کی خلافت ایک آخری کوشش تھی کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی اسی خلافت راشدہ محفوظہ کو دوبارہ بحال کر دیا جاتا تاکہ جس کو تیسرے خلیفہ راشد عثمانؓ کے دور خلافت میں بنو امیہ کے شریر گورنروں نے عملی طور پر خلافت راشدہ مفتونہ بنا دیا تھا اور صحیح الاسناد احادیث میں ان فتنوں کی پیش گوئی بھی پہلے سے موجود تھی۔ لیکن علیؓ کی شہادت کے بعد قوم ثمود کی طرح اس امت پر بھی ملوکیت کا عذاب مسلط ہو گیا جو آج تک کسی نہ کسی شکل میں باقی ہے۔

(٦٤) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: «كَفَفْتُ يَدِي فَلَمْ أَقْدَمْ، وَالْمُقَاتِلُ عَلَى الْحَقِّ أَفْضَلُ» قَالَ الْحَاكِمُ . رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى .: " شَرْحُ هَذَا الْحَدِيثِ وَبَيَانُهُ فِيمَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو . . قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: «مَا آسَى عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَنِّي لَمْ أُقَاتِلْ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ»

چنانچہ اس ضمن میں حدیث ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے: مجھے پوری زندگی کسی بھی چیز کا اتنا افسوس نہیں ہے جتنا اس بات پر کہ میں نے علیؓ کے ساتھ مل کر باغی گروہ کے خلاف جنگ نہیں کی۔

تخریج: المستدرک للحاکم ۳/۶۴۳ح۶۳۶۰، الاستعیاب ۳/۹۵۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں ابو بکر بن ابی دارم احمد بن محمد السری سخت ضعیف ہے۔

﴿۲۶﴾

(٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ المِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا» ، قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عقبہ بن عامر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال بعد شہدائے احد کا جنازہ پڑھا۔ گویا آپ ﷺ زندوں اور مردوں ہر ایک سے رخصت ہونے والے ہیں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ بھی ہوں اور تمہاری اور میری ملاقات حوض پر ہو گی، جسے میں یہیں سے اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطاء فرمائی ہیں۔ مجھے تمہارے متعلق یہ خوف نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا میں مگن ہو جاؤ گے۔ عقبہ کا بیان ہے کہ اس موقع پر میں نے آپ ﷺ کو آخری بار منبر پر دیکھا۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۴۷۷، ۱۷۵۳۲، ۱۷۵۳۷، بخاری ۱۳۴۴، ۳۵۹۶، ۴۰۴۲، ۴۰۸۵، ۶۰۴۱، ۶۴۲۶، ۶۰۴۲، ۶۵۹۰، ابو داود ۳۲۲۳، ۳۲۲۴، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۲۷۹ح۷۶۸، سنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۲۱، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۶۷۹ح۵۹۵۸۔

(٦٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي، وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا»

عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتولین احد کا جنازہ پڑھایا اور پھر منبر پر چڑھے اس انداز سے کہ گویا زندوں اور مردوں کو الوداع کہنے والے ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور اس کی چوڑائی ایلہ اور جحفہ کے برابر ہے۔ مجھے یہ خوف تو نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے مگر ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے حریص بن جاؤ گے اور آپس میں قتال کرو گے اور بالآخر ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے کے لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ عقبہ کا بیان ہے

تخریج: مسند احمد تحقیق ارنووط ۲۸/۵۷۸ح ۱۷۳۴۴، ۲۸/۶۱۹ح ۱۷۳۹۷ مسلم ۵۹۷۷، شرح السنہ للبغوی ۱۴/۴۱، صحیح ابن حبان ۳۱۹۸، ۳۱۹۹، ۶۵۹۵ سنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۲۱۔

﴿۲۷﴾

(٦٧) حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا نَبِيَّ اللهِ ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ، تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ»

عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان نہ تو ابو سفیانؓ کی طرف دیکھتے تھے نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ چنانچہ ابو سفیانؓ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ میری تین باتیں پوری فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ چنانچہ ابو سفیانؓ نے عرض کی کہ میری بیٹی ام حبیبہ سے نکاح فرمالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ آپ ﷺ مجھے حکم دیں کہ میں اب کفار کے ساتھ بھی لڑوں جیسا کہ پہلے مسلمانوں کے ساتھ لڑتا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ پھر عرض کی کہ آپ ﷺ میرے بیٹے معاویہ کو اپنا کاتب مقرر فرمالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اس حدیث کے راوی ابو زمیل کا بیان ہے کہ اگر ابو سفیانؓ خود رسول اللہ ﷺ سے درخواست نہ کرتے تو آپ ﷺ کب بھی ابو سفیانؓ کو یہ اعزازات عطانہ فرماتے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی کوئی آپ ﷺ سے کسی شے سے متعلق سوال کرتا تو آپ ﷺ انکار کبھی نہیں فرماتے تھے۔

تخریج: مسلم ۶۴۰۹، مستخرج ابی عوانہ ۱۹/۱۶۸، سنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۲۲۶، تحفۃ الاشراف ۴/۴۶۹۔

(٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، وَقَالَ: «اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيَ: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ» قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: قُلْتُ لِأُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِي؟ قَالَ: قَفَدَنِي قَفْدَةً

عبد اللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ ﷺ نے آکر مجھے گدی پر ہلکی سی ضرب لگائی اور فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں گیا اور واپس آکر بتایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں پھر سے گیا اور آکر بتایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ سیر نہ کرے۔

تخریج:مسند احمد ۳۱۰۴،۲۶۵۱،۲۱۵۰، ۳۱۳۱مسند ابو داود طیالسی ۴/۶۴ح۲۸۶۹، مسلم ۶۶۲۸، مستخرج ابی عوانہ ۲۰/۴۹،دلائل النبوۃ ۶/۲۴۲،سلسلہ احادیث صحیحہ ۱/۱۶۴۔

(٦٩) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أحمد ابن سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَأَرْسَلَنِي إِلَى مُعَاوِيَةَ فِي حَاجَةٍ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقُلْتُ: أَتَيْتُ وَهُوَ يَأْكُلُ فَأَرْسَلَنِي فَقَالَ: لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ.

عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو مجھے یہ خیال گزار کہ آپ ﷺ میری طرف ہی آئے ہیں، چنانچہ میں چھپ گیا، مگر آپ ﷺ نے مجھے ہلکی سی چپت لگائی اور فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ اور وہ وحی لکھا کرتے تھے۔ میں گیا اور انہیں پیغام دیا تو جواب میں کہا گیا کہ وہ کھا رہے ہیں ۔ میں نے آپ ﷺ کو بتادیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں پھر گیا تو وہی جواب ملا کہ وہ کھا رہے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتادی۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ سر نہ کرے۔ اس حدیث کے راوی ابو حمزہ فرماتے ہیں: ان کا پیٹ کبھی سیر نہ ہو سکا۔ پھر امام بیہقی فرماتے ہیں: راوی کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول ہو گئی۔

تخریج: دلائل النبوۃ۶/۲۴۲۔

تحکیم: حسن۔

نوٹ: ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں: امام بخاری نے یہاں صرف "ذکر معاویہ" بیان کیا اور فضیلت یا منقبت جیسے الفاظ ذکر نہیں کئے کیونکہ اس حدیث سے کوئی فضیلت معلوم نہیں ہوتی۔ البتہ عباسؓ کا معاویہ کے لئے فقیہ اور صحابیت کا بیان ہی بطور فضیلت کافی ہے۔ تام ابن ابی عاصم نے معاویہؓ کے مناقب میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ اسی طرح کا کام ابو عمر غلام ثعلب اور ابو بکر النقاش نے بھی کیا ہے۔ اور امام ابن جوزی نے "الموضوعات" میں بھی کچھ روایات ذکر کر کے امام اسحاق بن راہویہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے: معاویہ کی فضیلت میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اپنے استاد پر اعتماد کرتے ہوئے لفظ: فضیلت یا منقبت استعمال کرنے سے گریز کیا ہے ۔ تاہم اپنی گہری نظر سے ایسا استنباط فرمایا کہ جس سے روافض کی سر کوبی ہو گئی ہے۔ اور امام نسائی کا واقعہ اس بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے بھی اپنے استاد کے قول پر اعتماد کیا اور پھر امام حاکم کا قصہ بھی اسی طرح ہے۔ ابن جوزی نے عبداللہ بن احمد سے ان کے والد احمد بن حنبل کا مکالمہ بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد احمد بن حنبل سے پوچھا کہ علیؓ اور معاویہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ احمد بن حنبل تھوڑی دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا: سمجھ لو کہ علیؓ کے دشمن بہت زیادہ تھے، جنہوں نے ان کے عیوب کو تلاش کرنا چاہا مگر ناکام رہے ۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے شخص کو مقصد براری کے لئے موزوں پایا جو ان سے جنگ کر چکا تھا۔ چنانچہ ان دشمنوں نے علیؓ کے مقابلہ پر ان کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ ابن حجر مزید لکھتے ہیں کہ احمد بن حنبل کے اس جواب میں اشارہ ہے کہ کچھ لوگوں نے معاویہ کے بے بنیاد فضائل گھڑ لئے جن کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ معاویہ کے لئے روایات فضیلت تو بہت سی آئی ہیں مگر ان احادیث میں سے کوئی بھی اسنادی حیثیت سے صحیح نہیں ہے۔ اسی لئے اسحاق بن راہویہ اور نسائی نے اس موقف کو بڑے یقین کے ساتھ اختیار کیا ہے۔

تخریج: فتح الباری۷/۱۰۴۔

ابن حجر نے جو قول نقل کیا ہے اس کی سند نہیں ملی۔

﴿۲۸﴾

(٧٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ، فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ

عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ، وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ هَذِهِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ "، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْشُدُكَ اللهَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ، وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: «سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي» ، فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ، يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ، وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا، وَاللهُ يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا} [النساء: ۲۹] قَالَ: فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ» .

عبدالرحمان بن عبد رب الکعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں آیا تو دیکھا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما ہیں اور ان کے گرد لوگوں کا ہجوم ہے تو میں ان کے پاس آ بیٹھا۔ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے۔ ایک جگہ پڑاؤ کیا تو کچھ لوگ وہاں اپنے خیمے درست کرنے لگے اور کچھ تیر اندازی میں مشغول ہو گئے جب کہ کچھ لوگ مویشی چرانے لگے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ کے منادی نے صدا لگائی: نماز اکٹھا کرنے والی ہے۔ یہ سن کر ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے بھی ہر نبی کا یہ فرض تھا کہ وہ اپنی امت کو ان کی بھلائی کی خبر دے اور ان کو شر سے خبر دار کرے اور تمہاری اس امت کی عافیت کا وقت ابتدائی دور ہے۔ بہت جلد اس کے بعد والے دور میں ایسی مصیبتیں اور فتنے آئیں گے کہ تم ان سے نا آشنا ہو گے۔ ایسے فتنے اٹھیں گے کہ ہر نیا آنے والا فتنہ پچھلے فتنہ سے بدتر ہو گا۔ یہاں تک کہ ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ مومن کہہ اٹھے گا کہ اسی میں میری موت ہو گی مگر وہ فتنہ چھٹ جائے گا۔ پھر ایسا فتنہ آئے گا کہ مومن پکار اٹھے گا کہ یہ سب سے بڑھ کر ہے لہذا جو چاہے اسے جہنم سے دور ہٹایا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اسے چاہئیے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے جو وہ لوگوں سے اپنے حق میں کروانا چاہتا ہو۔ اور جو امام کی بیعت کر لے اور دل و جان سے اطاعت قبول کر لے، اس سے جہاں تک ہو سکے اطاعت کرنی چاہئیے۔ پھر اگر کوئی اور آ کر اس سے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ عبدالرحمان بن عبد رب الکعبہ کا بیان ہے کہ میں کے قریب ہوا اور عرض کی: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیا یہ ساری باتیں خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں؟ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں اور دل پر لے جا کر کہا: ہاں میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کر لیا۔ پھر میں نے عرض کی: آپ کے چچا کے بیٹے معاویہ تو ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے اموال حرام طریقے سے کھائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ہمیں حکم دیتا ہے: اے ایمان والو! اپنے اموال آپس میں حرام طور پر مت کھاؤ سوائے اس کے کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے(النساء ۲۹)۔ وہ کچھ دیر تو خاموش رہے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ان کی نافرمانی کرو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۹ ۷/ ۴۴۶ح۳۷۱۰۹، مسلم ۴۷۷۶، صحیح ابن حبان ۵۹۶۱، سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۱/ ۴۸۵ح۲۴۱۔

(۷۱) حَدَّثَنَاهُ أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ الْحَارِثُ بْنُ الْبَرْصَاءِ وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنِّي سَمِعْتُ مَرْوَانَ يَزْعُمُ أَنَّ مَالَ اللَّهِ مَالُهُ مَنْ شَاءَ أَعْطَاهُ، وَمَنْ شَاءَ مَنَعَهُ، فَقَالَ لَهُ: «أَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ ذَلِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَعِيدٌ: فَأَخَذَ بِيَدِي سَعْدٌ وَبِيَدِ الْحَارِثِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: «يَا مَرْوَانُ، أَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ مَالَ اللَّهِ مَالُكَ، مَا شِئْتَ أَعْطَيْتَهُ وَمَنْ شِئْتَ مَنَعْتَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَدْعُو» وَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَيْهِ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ مَرْوَانُ وَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَنْ تَدْعُوَ هُوَ مَالُ اللَّهِ مَنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَمَنْ شَاءَ مَنَعَهُ

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حارث بن برصاء بازار سے آئے، اور سعد بن ابی وقاصؓ سے کہنے لگے: اے ابو اسحاق میں نے سنا ہے کہ مروان کہتا ہے: اللہ کا مال اس کا مال ہے، وہ جس کو چاہے دے سکتا ہے اور جس سے چاہے روک سکتا ہے۔ سعدؓ نے پوچھا: کیا تم نے خود اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ سعدؓ نے میرا اور حارث کا ہاتھ پکڑا اور مروان کے پاس چلے گئے، اس کے پاس جا کر فرمایا: اے مروان! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ کا مال، تمہارا مال ہے؟ اور تو جسے چاہے دے دے اور جس سے چاہے روک لے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے یہ کہا ہے۔ سعدؓ نے ہاتھ اٹھا کر کہا: میں تیرے لئے بد دعا کروں؟ تو مروان اچھل کر آپؓ کی جانب بڑھا اور کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ میرے لئے بد دعا نہ کریں۔ وہ مال اللہ کا ہے، وہ جس کو چاہے عطا کرے، جس سے چاہے روک لے۔

تخریج: المستدرک ۳/۵۷۲ح ۶۱۲۴۔

تحکیم: صحیح۔

﴿۲۹﴾

(۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: «كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ، وَكَبِيرٍ، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ» فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ: «إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ، تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ» فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: «فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ، أَبَدًا مَا عِشْتُ»

ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں فطرانہ، ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اشیائے خوردنی کا نکالا کرتے تھے، یا ایک صاع پنیر، ایک صاع جو، ایک صاع کھجور، یا ایک صاع منقیٰ نکالا کرتے تھے۔ پس یہ سنت عمل اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ ہمارے حضرت معاویہ حج یا عمرے کے لئے آئے اور انہوں نے منبر پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ شامی گندم کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے بھی اسی پر عمل شروع کر دیا تو ابو سعید خدریؓ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں زندگی بھر اسی طرح نکالتا رہوں گا جیسے میں زندگی بھر نکالتا رہا۔

تخریج: مسند احمد ۱۱۲۰۰، ۱۱۷۲۱، ۱۱۹۵۴، ۱۱۹۵۵، ۱۱۹۶۲، سنن دارمی ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، بخاری ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۸، ۱۵۱۰، مسلم ۲۲۸۴، سنن ابو داود ۱۶۱۶، ۱۶۱۸، سنن ابن ماجہ ۱۸۲۹، سنن ترمذی ۶۷۳، سنن نسائی الکبریٰ ۲۳۰۳، ۲۳۰۵، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، صحیح ابن خزیمہ ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۸، ۲۴۱۸، مستخرج ابی عوانہ ۲/۱۵۴، سنن الصغیر للبیہقی ۲/۶۴، سنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۲۷۸، المحلیٰ ۴/۲۵۱، ارواء الغلیل ۳/۳۳۷۔

﴿۳۰﴾

(۷۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: قَالُوا: أَبُو الْأَشْعَثِ، أَبُو الْأَشْعَثِ، فَجَلَسَ، فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ، فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ، فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ، فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَقَامَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، فَمَنْ زَادَ، أَوِ ازْدَادَ، فَقَدْ أَرْبَى» ، فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ، فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ، ثُمَّ قَالَ: " لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ – أَوْ قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ – مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ "، قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ،

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں شام میں مسلم بن یسار کے علمی حلقہ میں موجود تھا کہ وہاں ابو اشعث تشریف لائے تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا: ابو اشعث آ گئے، ابو اشعث آ گئے۔ چنانچہ جب وہ تشریف فرما ہو گئے تو میں نے ابو اشعث سے درخواست کی کہ ہمیں عبادہ بن صامتؓ والی حدیث تو سنا دیں۔ انہوں نے فرمایا ٹھیک ہے: ہم نے بہت ساری جنگوں اور مہمات سر کیں اور بکثرت مال غنیمت حاصل کیا اور ان دنوں معاویہ بن ابی سفیان ہمارے حکمران تھے۔ ہمارے مال غنیمت میں چاندی کے برتن بھی موجود تھے، معاویہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ان برتنوں کو لوگوں کی تنخواہوں کے عوض فروخت کر دو۔ لوگوں نے اس سودے میں بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ جب یہ بات عبادہ بن صامتؓ تک پہنچی تو انہوں نے اس عمل کی اعلانیہ مخالفت کرتے ہوئے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ سونے کو سونے، چاندی کو چاندی، گندم کو گندم، جو کو جو، کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے بدلے خریدنے اور بیچنے سے منع فرماتے تھے سوائے اس کے کہ وہ آپس میں برابر وزن اور جنس والی ہو۔ لہذا جس نے لینے یا دینے میں کمی بیشی کی اس نے سود کا ارتکاب کیا۔ چنانچہ لوگوں نے خریدے ہوئے وہ چاندی کے برتن واپس لوٹا دیئے۔ جب یہ خبر معاویہؓ تک پہنچی تو انہوں نے بھی خطبہ دیا اور کہا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں کہ جو ہم نے نہیں سنیں۔ حالانکہ ہم بھی تو آپ ﷺ کی محفل میں حاضر ہوتے تھے۔ عبادہ بن صامتؓ نے پھر اعلانیہ وہی حدیث دہرائی اور فرمایا: ہم نے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اسے ضرور بیان کریں گے، خواہ معاویہ اسے ناپسند کریں یا کہا کہ خواہ معاویہ کی ناک خاک آلود ہو جائے اور مجھے اس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ مجھے تاریک رات میں ان کے لشکر سے الگ ہونا پڑے۔

تخریج: مسند احمد ۲۳۰۵۹، ۲۳۱۰۶، مسلم ۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۰۶۳۔

(۷۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ قَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً، وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ: «هَذَا مِنِّي» وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ؟، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَقَالَ الْمِقْدَامُ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ، وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي، قَالَ: أَفْعَلُ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا [ص:٦٩] شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ

خالد تابعی بیان کرتے ہیں کہ معاویہ نے مقدام بن معدی کربؓ سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علیؓ فوت ہو گئے ہیں۔ مقدامؓ نے فوراً پڑھا: "انا للہ وانا الیہ راجعون" ایک شخص نے مقدامؓ سے کہا: تم اسے مصیبت سمجھتے ہو؟ مقدامؓ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں اسے مصیبت کیوں کر نہ سمجھوں حالانکہ میں نے خود دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علیؓ کو اپنی گود مبارک میں بٹھایا ہوا تھا اور ارشاد فرما رہے تھے: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔ بنو اسد کے ایک شخص نے کہا: وہ تو ایک انگارہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بجھا دیا: مقدامؓ نے فرمایا: میں اس وقت تک یہاں سے نہیں اٹھوں گا جب تک تجھ کو غصہ نہ دلاؤں ار ایسی بات نہ سناؤں جو تجھے ناپسند ہو۔ اے معاویہ! اگر میں سچ بیان کروں تو میری تصدیق کر دینا اور اگر جھوٹ بولوں تو میری تردید کر دینا۔ معاویہ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ مقدامؓ نے پوچھا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے خود رسول اللہ ﷺ کو سونا پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا تھا؟ معاویہ نے کہا: ہاں۔ پھر مقدامؓ نے پوچھا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے خود رسول اللہ ﷺ کو ریشم پہنن سے منع

فرماتے ہوئے سنا تھا؟ معاویہ نے کہا: ہاں۔ پھر مقدام نے پوچھا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے خود رسول اللہ ﷺ کو درندوں کی کھالوں کو پہننے سے اوران پر بیٹھنے سے روکا تھا؟ معاویہ نے کہا: ہاں۔ پھر مقدامؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اے معاویہ یہ سب میں نے تیرے گھر میں دیکھی ہیں۔ یہ سن کر معاویہ نے کہا: اے مقدام! مجھے پتا ہے کہ میں تم سے جیت نہیں سکتا۔ خالد بیان کرتے ہیں کہ پھر معاویہ نے مقدامؓ کے لئے ان کے دونوں ساتھیوں سے بڑھ کر انعام و کرام کا حکم صادر کیا۔ اور مقدامؓ نے سارا مال اپنے ساتھیوں میں وہیں بانٹ دیا اور اسدی نے کسی کو کچھ بھی نہ دیا۔ اس بات کی خبر جب معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا: مقدامؓ تو واقعی ایک سخی شخص ہیں جنہوں نے دل کھول کر دے دیا اور جو اسدی شخص ہے وہ اپنے مال کو اچھی طرح سے سنبھالنے والا ہے۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۳۱۷، ۱۷۳۲۱، ابو داود ۴۱۳۱، سنن الکبریٰ للنسائی ۴۵۶۶، ۴۵۶۷، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۰/۲۶۹ح ۶۳۶۔

تحکیم: ضعیف۔ اس کی سند میں بقیہ بن الولید مدلس ہیں اور وہ تدلیس تسویہ کے لئے مشہور ہیں اس کی سند میں صحابی تک سماع کی صراحت موجود نہیں۔

(۷۵) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِرْقٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حَسَنٌ مِنِّي، وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ»

خالد بن معدان بیان کرتے ہیں کہ مقدام بن معدی کربؓ اور عمرو بن اسود، معاویہ بن ابی سفیان سے ملنے آئے تو معاویہ نے مقدامؓ سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسنؓ فوت ہو گئے ہیں؟ مقدامؓ نے پڑھا: "انا للہ وانا الیہ راجعون" ۔ اس پر معاویہ نے مقدامؓ سے کہا: تم اسے مصیبت سمجھتے ہو؟ مقدام نے ارشاد فرمایا: میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ میں نے خود دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن کو اپنی گود مبارک میں بٹھایا ہوا تھا اور ارشاد فرمارہے تھے کہ: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔

تخریج: مسند الشامیین للطبرانی ۲/۱۷۰ح ۱۱۲۶، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۰/۲۶۸ح ۶۳۵۔

تحکیم: ضعیف۔ اس کی سند میں بقیہ بن الولید مدلس ہیں اور وہ تدلیس تسویہ کے لئے مشہور ہیں اس کی سند میں صحابی تک سماع کی صراحت موجود نہیں۔

(۷۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَنَا عَلَى الْفُرُشِ، ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ " أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي، ثُمَّ قَالَ: مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا، وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ، أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي

عبد اللہ بن بریدہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد بریدہؓ، معاویہ کے پاس ملنے گئے۔ معاویہ نے ہمیں فرشی نشست پر بٹھایا، پھر کھانا کھلایا گیا جو ہم نے تناول کیا، پھر ہمارے سامنے ایک مشروب لایا گیا جو معاویہ نے پینے کے بعد میرے والد کو پکڑا دیا تو انہوں نے فرمایا: جب سے اس کو رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے، تب سے میں نے کبھی اسے نوش نہیں کیا۔ پھر معاویہ فرمانے لگے: میں قریشی نوجوانوں میں سب سے حسین ترین اور خوبصورت دانتوں والا نوجوان تھا اور جوانی کے ان دنوں میں میرے لئے دودھ اور اچھے قصہ گو آدمی سے بڑھ کر کوئی چیز لذت آور نہیں ہوتی تھی۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۸/۲۵ح ۲۲۹۴۲۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنووَط نے کہا کہ اس کی سند قوی ہے۔

(۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ،، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ، لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابو حمزہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقمؓ کو سنا کہ وہ فرمایا کرتے: پہلا شخص جو اسلام لایا وہ علی بن ابی طالبؓ تھے۔ عمرو بن مرۃ نے

کہا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ جو سب سے پہلے اسلام لائے تھے وہ ابو بکر صدیق تھے۔

تخریج: ترمذی ۳۷۳۵، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۰۸۵، ۸۳۳۵، الشریعہ للآجری ۴/ ۱۷۹۵، تحفۃ الاشراف ۳/ ۱۹۴، مجمع الزوائد ۹/ ۱۰۲ح۱۴۵۹۷، اتحاف الخیرۃ المہرہ ۷/ ۲۰۷، نیل الاوطار ۷/ ۲۳۸۔

تحکیم: صحیح۔

شیخ البانی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(۷۸) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ»

پہلا شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی وہ علیؓ تھے۔

تخریج: مسند ابو داود طیالسی ۲/ ۶۱ح۷۱۳، مسند احمد بتحقیق ارنووط ۳۲/ ۳۵ح۱۹۲۸۴، ۳۲/ ۵۸ح۱۹۳۰۳، نسائی الکبریٰ ۸۳۳۳، ۸۳۳۶۔

تحکیم: صحیح۔

(۷۹) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ»

بے شک پہلا شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کیا وہ علیؓ تھے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/ ۲۶۳ح۳۵۹۱۰، فضائل الصحابہ ۲/ ۵۹۰ح۱۰۰۰، مسند احمد بتحقیق ارنووط ۳۲/ ۶۰ح۱۹۳۰۶، الاوائل ابن ابی عاصم ۱/ ۹۷ح۷۰، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۳۳۴، المستدرک ۳/ ۱۴۷ح۴۶۶۳۔

تحکیم: صحیح۔

(۸۰) أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَجُلٍ بِالْكُوفَةِ وَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ إِلَى جَنْبِهِ وَخَيَّاطٌ يَخِيطُ إِمَّا قَطِيفَةَ سَمُّورٍ أَوْ ثَعَالِبَ. قَالَ قُلْتُ: أَلَمْ تَرَ مَا صَنَعَ عَلِيٌّ؟ صَنَعَ كَذَا وَصَنَعَ كَذَا. قَالَ فَقَالَ: يَا فَاسِقُ. أَلا أَرَاكَ تَذْكُرُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ فَقَالَ صَاحِبِي: مَهْلا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ فَإِنَّهُ ضَيْفِي. قَالَ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُ عَمَّارٌ.

مطرف سے روایت ہے کہ میں کوفے میں ایک شخص کے پاس گیا، اتفاق سے ایک اور شخص اس کے پاس بیٹھا تھا اور ایک درزی سمور یا لومڑی کی کھال کی چادر سی رہا تھا، میں نے کہا کیا تم نے علی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس طرح بنایا اور اس طرح بنایا؟ اس شخص نے کہا او نافرمان! کیا میں تجھے نہیں دیکھتا کہ تو امیر المومنین کے لئے صرف علی کہتا ہے، میرے ساتھ نے کہا کہ اے ابو الیقظان صبر کرو وہ میرا مہمان ہے، پھر میں نے پہچانا کہ وہ عمارؓ ہیں۔

تخریج: طبقات ابن سعد طبع العلمیہ ۳/ ۱۹۳، تاریخ دمشق ۴۳/ ۴۵۴۔

تحکیم: صحیح۔

احمد بن حنبل فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ میں سے کسی بھی اور شخصیت کے لئے اتنے زیادہ فضائل نہیں آئے ہیں جتنے کہ علی بن ابی طالبؑ کے لئے آئے ہیں۔

(المستدرک للحاکم ۴۶۶۳)

﴿۳۳﴾

(۸۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي وَاللهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَقَدُمَ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا، وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ، ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: " أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ " فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ

اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي» فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ

یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، زید بن ارقمؓ سے ملنے گئے۔ جب ہم ان کے پاس جا بیٹھے تو حصین نے انہیں مخاطب کر کے عرض کی: اے زید! آپ نے تو بہت زیادہ خیر پائی ہے، رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے، آپ ﷺ کے فرامین سنے ہیں، آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی اور آپ ﷺ کی اقتداء میں نمازیں بھی پڑھیں۔ اے زید! واقعی آپ نے بہت بھلائی حاصل کی ہے تو اب ہمیں وہ احادیث بھی تو سنایئے جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سماعت فرمائی تھ۔۔ زید بن ارقم نے فرمایا: بی۔۔۔اللہ تعالیٰ کی قسم میری عمر بہت زیادہ ہو چکی ہے اور کافی عرصہ بیت گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کچھ باتیں تو میں بھول چکا ہوں، لہٰذا جو بیان کروں اسی پر اکت۔۔۔کرنا اور جو نہ بتا سکوں تو اس کے لئے مجھے مجبور نہ کرنا۔ پھر زید بن ارقم فرمانے لگے: ایک روز رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی ایک گاؤں میں پانی کے تالاب کے پاس ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ ﷺ نے حمد و ثنا اور وعظ و نصیحت کے کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں بھی ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ جلد ہی میرے رب کا قاصد آئے اور میں اسے لبیک کہہ دوں، میں تم میں دو گراں چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، پہلی تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں سامان ہدایت اور نور ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تھام لو اور مضبوطی سے پکڑ لو۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تھامنے کی خوب ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا: اور میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا خوف یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا خوف یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا خوف یاد دلاتا ہوں۔ حصین نے زید بن ارقم سے عرض کی: آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے اہل بیت میں شامل نہیں ہیں؟ فرمایا: آپ ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے اہل بیت سے مراد وہ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام کر دیا گیا ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کون سے لوگ مراد ہیں؟ فرمایا: آل علیؓ، آل عقیلؓ، آل جعفرؓ، آل عباسؓ۔ پوچھا گیا: کیا ان سب پر ہی صدقہ حرام ہے؟ فرمایا: ہاں۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۹۲۴۹، سنن دارمی ۳۳۱۶، مسلم ۶۲۲۵، سنن ابی داود ۴۹۷۳، سنن نسائی الکبریٰ ۸۱۱۹، کنز العمال ۱/ ۱۷۸ح۸۹۸، سلسلہ احادیث صحیحہ ۴/ ۳۵۶، ۱۰/ ۶۸۲۔

(۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا، لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: " أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ " وَفِيهِ فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ: لَا، وَايْمُ اللهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ، وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ

زید بن ارقم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو جاؤ میں تم میں دو گراں چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، پہلی تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی رسی ہے، جو اس کی پیروی کرے گا، ہدایت پر قائم رہے گا، اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی میں جا پڑے گا۔ اور اسی حدیث میں ہے کہ تابعی نے پوچھا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی بیویاں ان میں ہیں؟ تو فرمایا: نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم بیوی تو ایک لمبا عرصہ مرد کے ساتھ رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے، تو وہ اپنے میکے اور خاندان میں لوٹ جاتی ہے، آپ ﷺ کے اہل بیت تو آپ ﷺ کا اصل خاندان اور دودھیال والے رشتہ دار ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام تھا۔

تخریج: مسلم ۶۲۲۸، مسند البزار ۱۰/ ۲۳۱ح۴۳۱۴، المعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۱۸۲ح۵۰۲۶۔

(۸۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغَيْلَانِيُّ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِحُفْرَةِ الشَّجَرَةِ بِخُمٍّ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ

تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى. «وَأَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مَوْلَاكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ»

علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقام خم میں علیؓ کا ہاتھ تھامے ہوئے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی بھی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہاری اپنی جان سے بڑھ کر تم پر حق رکھتے ہیں؟ تمام صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر جس کا مولا میں ہوں تو اس کا مولا علی بھی ہے۔

تخریج: السنہ ابن ابی عاصم ۲/۶۰۵ح۱۳۶۱، الشریعہ للآجری ۴/۲۰۵۲، مسند البزار ۱۲/۲۸۶ح۶۱۰۳، معجم ابن عساکر ص۱۳۶ح۱۴۷، کشف الاستار ۳/۱۸۷ح۲۵۳۰، مجمع الزوائد ۹/۱۰۷ح۱۴۶۳۱، کنزالعمال ۱۶/۱۳۹ح۴۴۱۷۰۔

تحکیم: حسن۔

(۸٤) أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ: «أَنْشُدُ بِاللهِ كُلَّ امْرِئٍ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ، فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟، وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ» فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ» قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: «فَخَرَجْتُ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَأَخْبَرْتُهُ» فَقَالَ: «أَوَمَا تُنْكِرُ؟ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ

ابو طفیل عامر بن واثلہؓ بیان فرماتے ہیں کہ علیؓ نے لوگوں کو جنگ صفین کے موقع پر ایک کھلی جگہ میں اکٹھا کیا اور پھر ان سے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر ہر اس شخص سے پوچھتا ہوں کہ جس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا؟ اس موقع پر کئی صحابہ کرامؓ اٹھ کھڑے ہوئے، جنہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا تھا کہ تم جانتے ہو کہ میں مومنین پر ان کی ذات سے بڑھ کر حق رکھتا ہوں، یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ علیؓ کا ہاتھ تھامے کھڑے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا مولا میں ہوں، اسی کا مولا علی ہے، اے اللہ تعالیٰ جو اس سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت فرما اور جو بھی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی کر۔ ابو طفیل بیان فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں اس کے بارے میں کچھ شک باقی تھا، چنانچہ میں زید بن ارقمؓ سے ملا اور انہیں ساری بات اور اشکال سنایا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں کس بات پر شک ہے؟ یہ سب کچھ تو خود میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔

تخریج: سنن نسائی الکبریٰ ۸۴۲۴۔

تحکیم: صحیح۔

(۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، شَكَّ شُعْبَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ، هَذَا الحَدِيثَ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ: حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

زید بن ارقمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا مولا میں ہوں اسی کا مولا علی ہے۔

تخریج: ترمذی ۳۷۱۳۔

تحکیم: صحیح۔

نوٹ: یہ حدیث متواتر ہے الکتانی نے متواتر احادیث کی کتاب "نظم المتناثر فی الاحادیث المتواتر" صفحہ ۱۹۴ پر ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے اٹھارہ صحابہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) زید بن ارقم (۲) علی بن ابی طالب (۳) ابو ایوب انصاری (۴) عمر بن الخطاب (۵) ذی مر (۶) ابو ہریرہ (۷) طلحہ (۸) عمارہ (۹) عبد اللہ

بن عباس (۱۰) بریدہ (۱۱)عبد اللہ بن عمر(۱۳) مالک بن حویرث (۱۳) حبشی بن جنادہ(۱۴) جریر (۱۵) سعد بن ابی وقاص (۱۶) ابو سعید خدری (۱۷) انس(۱۸) جندع الانصاری

الکتانی لکھتے ہیں کہ اسے چند صحابہ نے بھی دوسرے صحابہ کے حوالے سے روایت کیا ہے جن میں قیس بن ثابت، حبیب بن بدیل بن ورقاء، یزید یا زید بن شراحیل الانصاری، براء بن عازب، ابو طفیل عامر بن واصلہ، حذیفہ بن اسید الغفار اور جابر شامل ہیں

امام جلال الدین السیوطی نے متواتر احادیث کے متعلق اپنی کتاب "قطف الازہار المتناثرہ" صفحہ ۲۷۷ پر اس حدیث کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے پچیس صحابہ نے روایت کیا ہے۔

مرتضیٰ الحسینی الزبیدی نے اسے متواتر احادیث کے متعلق اپنی کتاب "لقط الآلی المتناثرہ" کے صفحہ ۲۰۵ پر ذکر کیا ہے اور کہا کہ اسے بائیس صحابہ نے نقل کیا ہے۔

(۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو نُعَيْمٍ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَافِطْرٌ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّاسَ فِي الرَّحَبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُ اللهَ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ، لَمَّا قَامَ فَقَامَ ثَلَاثُونَ مِنَ النَّاسِ، وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَقَامَ نَاسٌ كَثِيرٌ فَشَهِدُوا حِينَ أَخَذَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: " أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ " قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: " مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ " قَالَ: فَخَرَجْتُ وَكَأَنَّ فِي نَفْسِي شَيْئًا، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَمَا تُنْكِرُ؟ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ لَهُ۔

ابو طفیل عامر بن واثلہؓ بیان فرماتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؓ نے لوگوں کو کھلی جگہ میں اکٹھا فرمایا اور پھر ان سے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر ہر اس شخص سے پوچھتا ہوں کہ جس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا تو وہ اٹھ کر بتائے۔ اس پر تیس افراد اٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۲/۶۸۲ح۱۱۶۷، مسند احمد ۱۹۵۱۷، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳۲/۵۵ح۱۹۳۰۲، سلسلہ احادیث صحیحہ ۴/۳۳۱۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْلِحٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

زید بن ارقمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض پر میرے پاس آجائیں۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۲/۷۷۹ح۱۳۸۲، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۷/۱۶۹ح۱۱۱۰۴، السنۃ ابن ابی عاصم ۲/۶۴۴ح۱۵۵۴، مسند ابو یعلیٰ ۲/۳۰۳ح۱۰۲۷، المعجم اصغیر للطبرانی ۱/۲۲۶ح۳۶۳، ۱/۲۳۲ح۳۷۶، المعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۵۴ح۴۹۲۳، ۵/۱۶۶ح۴۹۶۹، ۵/۱۶۹ح۴۹۸۰، مسند البزار ۱۰/۲۳۲ح۴۳۲۵، المستدرک ۳/۱۶۰ح۴۷۱۱، مجمع الزوائد ۹/۱۶۳ح۱۴۹۶۲، اتحاف المہرۃ ۴/۵۸۳، ۵/۳۴۵، کنز العمال ۱/۱۸۷ح۹۵۱۔

تحکیم: ضعیف، یہ حدیث کتاب اللہ اور اہل بیت کے الفاظ تک صحیح اور ثابت ہے البتہ آخری الفاظ صحیح سند سے ثابت نہیں۔

(۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَفِيدُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي ثَابِتٍ، مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ عَائِشَةَ وَاقِفَةً دَخَلَنِي بَعْضُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ، فَكَشَفَ اللَّهُ عَنِّي ذَلِكَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَاتَلْتُ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا جِئْتُ أَسْأَلُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَلَكِنِّي مَوْلًى لِأَبِي ذَرٍّ، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا فَقَصَصْتُ عَلَيْهَا قِصَّتِي، فَقَالَتْ: أَيْنَ كُنْتَ حِينَ طَارَتِ الْقُلُوبُ مَطَائِرَهَا؟ قُلْتُ: إِلَى حَيْثُ كَشَفَ اللَّهُ ذَلِكَ عَنِّي عِنْدَ

زَوَالِ الشَّمْسِ، قَالَ: أَحْسَنْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَأَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ هُوَ عُقَيْصَاءُ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

ابو ذر غفاریؓ کے غلام ابو ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں جنگ جمل میں علیؓ کے ساتھیوں میں تھا اور جب میں نے ام المومنین عائشہؓ کو دیکھا تو میرے دل میں وہی بات آئی جو لوگوں کو آیا کرتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر کے وقت وہ مجھ سے دور فرمادیا۔ چنانچہ میں امیر المومنین کی طرف سے لڑا۔ پھر میں فارغ ہوا تو میں مدینہ منورہ میں ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں کھانے پینے حاضر نہیں ہوا بلکہ میرا تعارف یہ ہے کہ میں ابوذر کا غلام ہوں۔ انہوں نے فرمایا: خوش آمدید تو پھر میں نے اپنا سارا قصہ انہیں سنا تو ام سلمہؓ نے فرمایا: جب لوگ اپنی اپنی رائے کی پیروی کر رہے تھے تو اس وقت تمہارا موقف کیا تھا؟ میں عرض کیا سورج ڈھلنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھ سے شک وشبہ زائل فرمادیا تو میں نے وہی موقف اختیار کیا۔ ام سلمہؓ نے فرمایا: تم نے بہت ہی اچھا کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان خود سنا: علیؓ قرآن کے ساتھ اور قرآن علیؓ کے ساتھ ہے، یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض پر میرے پاس آجائیں گے۔

تخریج: المعجم الصغیر ۲/ ۲۸ح۷۲۰، المعجم الاوسط ۵/ ۱۳۵ح۴۸۸۰، المستدرک ۳/ ۱۳۴ح۴۶۲۸، مجمع الزوائد ۹/ ۱۳۴ح۱۴۷۶۴، اتحاف المہرۃ ۱۸/ ۱۷۹، کنز العمال ۱۱/ ۶۰۳ح۳۲۹۱۲، ضعیف الجامع ۳۸۰۲، الجامع الصغیر وہ زیادتہ ۸۲۳۹۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں ابو بکر الحفید اور احمد بن النصر مجہول جبکہ ابو سعید تیمی جو کہ عقیصاء ہے، سخت ضعیف ہے۔

شیخ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

مسند ابو یعلیٰ کی ایک روایت ہے:

(۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟»، قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «خِيَارُكُمُ الْمُوفُونَ الْمُطَيَّبُونَ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ»، قَالَ: وَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: «الْحَقُّ مَعَ ذَا، الْحَقُّ مَعَ ذَا»

ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے گھر کے پاس تھے، مہاجرین وانصار کے گروہ میں آپ ﷺ ہماری طرف نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو بہتر لوگوں کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کی، کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: گھر میں سے بہتر وہ ہے جو پاک ہیں اور وعدوں پورے کرنے والے ہیں، بے شک اللہ عزوجل، اپنا آپ چھپانے والے متقی پرہیزگار کو پسند کرتا ہے۔ اس دوران حضرت علیؓ پاس سے گزرے تو نبی ﷺ نے فرمایا: حق اس کے ساتھ ہے، حق اس کے ساتھ ہے۔

تخریج: ابو یعلیٰ ۲/ ۳۱۱ح۱۰۵۲، الشریعہ للآجری ۴/ ۱۷۵۹، ۲۰۹۱/۴۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں صدقہ بن الربیع مجہول ہے جس کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔

نیز اس کے مزید متابعات وشواہد بھی ضعیف ہیں۔

﴿۳۴﴾

(۹۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ» ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ» . فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ» . فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: «انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ»

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ مجھے سہل بن سعد الساعدیؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا:

کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جس کے ہاتھوں پر فتح ہو گی اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔ چنانچہ ساری رات صحابہ کرامؓ اسی پر تردد کرتے رہے کہ ان میں سے کس کو وہ جھنڈا ملے گا؟ اور صبح کے وقت سبھی پر امید تھے۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: علی کہاں ہے؟ آپ ﷺ کو عرض کی گئی کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، آپ ﷺ نے ان کو دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ پس وہ یوں اچھے بھلے ہو گئے گویا کبھی بیمار ہی نہیں تھے۔ آپ ﷺ نے علیؓ جھنڈا۔ علیؓ نے پوچھا: کیا میں ان سے اس وقت تک لڑائی کرتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آرام سے چلتے رہو یہاں تک کہ تم ان کے قریب پہنچ ہو جاؤ، پھر تم ان کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا فرض ہو گا، اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو یہ بات تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہو گی۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۲/۶۰۷ح۱۰۳۷، بخاری ۳۷۰۱، مسند ابو یعلیٰ ۱/۲۹۱ح۳۵۴، ۱۳/۵۲۲ح۷۵۲۷، ۱۳/۵۳۱ح۷۵۳۷، صحیح ابن حبان ۶۹۳۲، ۶۹۳۳، المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۵۲ح۵۸۱۸، ۶/۱۸۷ح۵۹۵۰، تحفۃ الاشراف ۴/۱۱۲، اتحاف المہرۃ ۶/۱۱۹۔

(۹۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ هَذَا - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ، حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: «انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ»

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن ارشاد فرمایا: آج میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس پر عمر بن خطابؓ فرماتے تھے کہ صرف اسی دن مجھے قیادت کی تمنا ہوئی۔ ساری رات میں نے اسی امید میں گزاری کہ مجھے بلایا جائے گا، چنانچہ آپ ﷺ نے علیؓ کو بلوایا اور انہیں جھنڈا عطا کیا اور ارشاد فرمایا: سیدھے روانہ ہو جاؤ اور یکسور ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمادے۔ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: علیؓ روانہ ہوئے، تھوڑی دیر بعد رکے اور واپس مڑے بغیر بلند آواز سے پوچھا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! میں کس مقصد کی خاطر لڑائی لڑوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے جنگ کرو حتیٰ کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تو پھر تیرے ہاتھوں سے ان کی جانیں اور اموال محفوظ ہو گئے، سوائے قانونی جواز کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

تخریج: مسلم ۶۲۲۳، ۶۲۲۲، مسند الرویانی ۲/۱۹۳، حلیۃ الاولیاء ۱/۶۲۔

(۹۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: «أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي» ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ مُصْعَبًا

مصعب بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے علیؓ کو قائم مقام کے طور پر چھوڑا۔ اس پر انہوں نے آپ ﷺ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہارا مجھ سے رشتہ وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ سے تھا؟

تخریج: مسند اسحاق بن راہویہ ۵/۳۶ح۲۱۳۹، بخاری ۴۴۱۶، سنن ابن ماجہ ۱۱۵، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۳۸۴، السنۃ ابن ابی

عاصم ۲/۶۰۲ح۱۳۴۹،الثقات ابن حبان ۲/۹۳، مستخرج ابی عوانہ ۱۸/۷۶۴،مسند البزار ۳/۳۲۴ح۱۱۲۰،شرح السنہ للبغوی ۱۴/۱۱۳، ۳/۳۶۸ح۱۱۷۰،المعجم الکبیر ۵/۲۰۳ح۵۰۹۵،المعجم الاوسط ۴/۲۹۶ح۴۲۴۸، المستدرک۳/۱۱۷ح۴۵۷۵ ،حلیۃ الاولیاء ۷/۱۹۴،مجمع الزوائد ۹/۱۲۰ح۱۴۶۹۶، کنز العمال ۱۳/۱۵۸ح۳۶۴۸۸،۱۳/۱۶۵ح۳۶۴۹۶۔

(۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَعُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ، وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ، عَنْ يُوسُفَ الْمَاجِشُونِ، - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا، فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ، فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ، فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ، وَإِلَّا، فَاسْتَكَّتَا

سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تیری مجھ سے نسبت وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ سعید کہتے ہیں کہ میرا دل چاہا کہ میں براہ راست یہ حدیث سعد بن ابی وقاصؓ سے سنوں، چنانچہ میں سعد بن ابی وقاص سے ملا اور انہیں اسی طرح کی حدیث سنائی جو میں نے ان کے بیٹے عامر بن سعد سے سنی تھی، اس پر سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا: میں نے اسی طرح سنا تھا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۳۶۶ح۳۲۰۷۶، ۳۲۰۷۷، ۳۲۰۷۸ ،مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳/۲۴ح۱۵۴۷، ۳/۱۷۳ح۱۴۹۵،۲/۱۱۲۷۲ح۱۴۱ح۲۷۰۸۱، ۴۵/۴۵۹ح۲۷۴۶۷ ،فضائل الصحابہ ۲/۵۶۶ح۹۵۴،۲/۵۶۸ح۹۵۷، ۲/۶۴۲ح۱۰۹۱، ۲/۶۷۵ح۱۱۵۳، مسلم ۶۲۱۷، سنن ابن ماجہ ۱۲۰، سنن ترمذی ۳۷۳۰، ۳۷۳۱، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۰۸۴، ۸۰۸۷، ۸۳۷۶، ۸۳۷۹، ۸۳۸۱، ۸۳۸۲، ۸۳۹۳، ۸۳۹۴، ۸۳۹۵، الشریعہ للآجری ۴/۲۰۳۸، مستخرج ابی عوانہ ۱۸/۴۶۸، السنہ للخلال ۲/۴۰۷ح۶۰۲، مسند ابویعلیٰ ۲/۸۶ح۷۳۹، مسند البزار ۳/۲۷۸ح۱۰۶۸، ۲/۹۹ح۷۵۵، المعجم الکبیر ۱/۱۴۸ح۳۳۴، ۲/۲۴۷ح۲۰۳۵، ۴/۱۸۴ح۴۰۸۷،۲۴/۱۴۶ح۳۸۴،۲۴/۱۴۶ح۳۸۶، ۲۴/۱۴۷ح۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹ ،المعجم الاوسط ۳/۱۳۹ح، ۶/۷۷ح۵۸۴۵، ۷/۳۱۱ح۷۵۹۲، المعجم الصغیر ۲/۸۴ح۸۲۴، ۲/۱۳۷ح۹۱۸، حلیۃ الاولیاء ۴/۳۴۵، ۷/۱۹۵، ۷/۱۹۶، ۸/۳۰۷، مجمع الزوائد ۹/۱۰۹ح۱۴۶۴۳، ۹/۱۱۱ح۱۴۶۵۲، اتحاف المہرۃ ۵/۳۴۴،۱۶/۸۶۱، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۱۹ح۶۰۸۷۔

نوٹ: وہ چونکہ معاویہ بن ابی سفیان کا دور ملوکیت تھا اور بنی امیہ کے منبروں سے علیؓ پر لعنت کرنے کی بدعت کا رواج عام تھا، جس کی تفصیل حدیث نمبر ۷۳ سے ۸۴ تک آ رہی ہے تو ایسے حالات میں علیؓ کی اتنی شان بیان کرنے والی حدیث کو ہضم کرنا انتہائی مشکل کام تھا۔ چنانچہ سعید تابعی کہتے ہیں کہ میں نے پھر دوبارا پوچھا: کیا واقعی آپؓ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ چنانچہ سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں پر رکھ کر فرمایا: ہاں! ورنہ یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، «أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَجَاءَتْهُ نَاقَةٌ أَوْ جَمَلٌ فَقَتَلَهُ، فَأَعْتَقَ سَعْدٌ نَسَمَةً، وَحَلَفَ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ»

سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے علیؓ کی شکایت کی، سعدؓ نے اس شخص کے لئے بد دعا کر دی، ایک اونٹنی یا اونٹ آیا اور اس کو کچل گیا، اس پر پریشان ہو کر سعدؓ نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی کسی کو بد دعا نہیں دیں گے۔

تخریج: المستدرک ۳/۵۷۱ح۶۱۲۰۔

تحکیم: صحیح۔

(۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ،

ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: " {إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الأحزاب: ٣٣] "

ام المومنین عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح گھر سے نکلے اور آپ ﷺ نے منقش سیاہ اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی، اسی دوران حسن بن علیؓ آئے تو تو آپ ﷺ نے انہیں اپنی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حسین بن علیؓ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی چادر میں داخل فرمالیا پھر فاطمہؓ آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی داخل فرمالیا، پھر علیؓ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی داخل فرمالیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور کر دے او تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔ (احزاب ۳۳)

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۶/ ۳۷۰ح ۳۲۱۰۲، مسلم ۶۲۶۱، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۷۳۱ح ۶۱۳۶۔

﴿۳۷﴾

(٩٦) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ» تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَاضِرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ

ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہؓ کو گالی مت دو، کیونکہ تم میں سے کوئی اگر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو وہ بھی ان کے مد کو نہیں پا سکتا بلکہ اس کے آدھے کو بھی نہیں پا سکتا۔

تخریج: مسند احمد ۱۱۰۹۵، ۱۱۵۳۶، ۱۱۵۳۷، ۱۱۵۳۸، ۱۱۶۳۰، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۸/ ۱۵۲ح ۱۱۶۰۸، بخاری ۳۶۷۳، سنن ابو داود ۴۶۵۸، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۲۵۱، ۸۲۵۰، مسند ابو یعلیٰ ۲/ ۳۴۲ح ۱۰۸۷، المعجم الاوسط ۶/ ۳۳۸ح ۶۵۶۷، المعجم الصغیر ۲/ ۱۷۶ح ۹۸۲، الاعتقاد للبیہقی ۱/ ۳۲۰، شعب الایمان ۳/ ۹۰،

المطالب العالیہ ۱۷/ ۶۷، تغلیق التعلیق ۴/ ۵۹، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۶۹۴ح ۶۰۰۷۔

(٩٧) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ، فَسَبَّهُ خَالِدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ»

ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولیدؓ اور عبد الرحمان بن عوفؓ کے درمیان کچھ اختلاف ہوا تھا، تو خالد بن ولیدؓ نے ان کو گالی دی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ میں سے کسی کو گالی مت دو، کیونکہ اب تم میں سے کوئی اگر احد کے پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو بھی وہ ان کے مد کو نہیں پا سکتا بلکہ اس کے آدھے کو بھی نہیں پا سکتا۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۷/ ۱۳۸ح ۱۱۰۷۹، فضائل الصحابہ ۱/ ۵۱ح ۶، مسلم ۶۴۸۸، مسند ابو یعلیٰ ۲/ ۴۱۱ح ۱۱۹۸، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۵ح ۱۶۳۷۸، مسند البزار ۱۶/ ۱۶ح ۹۰۴۰، کشف الاستار ۳/ ۲۹۰ح ۲۷۶۸، تغلیق التعلیق ۴/ ۵۹، کنز العمال ۱۳/ ۲۲۳ح ۳۶۶۷۵۔

﴿۳۸﴾

(٩٨) حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا» وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ القُدُّوسِ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، وَابْنُ عَرْعَرَةَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ

ام المومنین عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردہ لوگوں کو گالی مت دو کیونکہ وہ اپنے کئے ہوئے اعمال تک پہنچ چکے ہیں۔

تخریج: مسند ابن الجعد ۱/ ۱۲۱ح ۷۴۶، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۴۲/ ۲۹۶ح ۲۵۴۷۰، بخاری ۱۳۹۳، سنن نسائی الکبریٰ ۲۰۷۴، الدعا للطبرانی ص ۵۷۱، شرح السنہ للبغوی ۵/ ۳۸۶، شعب الایمان ۹/ ۵۵، الآداب للبیہقی ۱/ ۱۱۷ح ۲۸۲، سنن الکبریٰ للبیہقی

۴/۱۲۶، تحفۃ الاشراف ۱۲/۲۹۳، تغلیق التعلیق ۲/۵۰۱، اتحاف المہرۃ ۱۷/۵۱۴، المطالب العالیہ ۱۱/۸۷۷، کنز العمال ۱۵/۶۸۰ح ۴۲۱۴۷، مشکاۃ المصابیح ۱/۵۲۴ح ۱۶۶۴، نیل الاوطار ۴/۱۳۱، ۱۳۲۔

﴿۳۹﴾

(۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هَذَا فُلاَنٌ، لِأَمِيرِ المَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ المِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ، قَالَتْ: فِي المَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ " فَيَقُولُ: «اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ»

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سہل بن سعد الساعدیؓ کے پاس آکر بتانے لگا کہ فلاں شخص جو امیر مدینہ ہے، اپنے منبر پر علیؓ کا ذکر کرتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ اس کی اس بات پر سہل بن سعد الساعدی ہنس پڑے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کا یہ نام تو رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کو اس نام سے بڑھ کر کوئی اور نام محبوب نہ تھا۔ ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد الساعدی کو سارا قصہ سنانے کی درخواست کی۔ اور کہا کہ اے ابو عباس! یہ قصہ کیسے پیش آیا؟ تو انہوں نے قصہ یوں بیان فرمایا: ایک روز علیؓ، فاطمہؓ کے پاس آئے پھر گھر سے باہر نکل گئے اور مسجد میں جا کر لیٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مسجد میں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان کے پاس مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ کہ علیؓ کی کمر سے لباس ہٹا ہوا ہے اور اس پر مٹی لگ گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ خود اپنے مبارک ہاتھوں سے علیؓ کی کمر سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب!، اٹھ جاؤ۔ اے ابو تراب! اٹھ جاؤ۔

تخریج: بخاری ۳۷۰۳، دلائل النبوۃ ۳/۱۳، فتح الباری ۷/۲۷۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ «قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ»

سہل بن سعد الساعدی بیان فرماتے ہیں کہ آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا والی بنا کر بھیجا گیا۔ اس گورنر نے سہلؓ کو بلوایا اور حکم دیا کہ وہ علیؓ کو گالی دیں۔ سہلؓ نے صاف انکار فرمادیا۔ پھر اس انکار پر اس نے کہا کہ چلو کم از کم اتنا ہی کہہ دو: اللہ تعالیٰ ابو تراب پر لعنت کرے۔ اس کی اس بات پر سہلؓ نے فرمایا کہ علیؓ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی اور نام محبوب ہی نہ تھا۔ وہ تو اس نام سے پکارے جانے پر خوش ہوا کرتے تھے۔ اس پر اس نے کہا کہ ہمیں ساری بات سناؤ کہ ان کا یہ نام کیوں کر رکھا گیا تھا؟ سہلؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لائے تو وہاں علیؓ موجود نہ تھے، تو آپ ﷺ فاطمہ سے پوچھا: تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی تو وہ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور دوپہر باہر گزاری۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی حکم دیا کہ جاؤ اور دیکھو وہ کہاں ہے؟ کسی نے آکر عرض کی کہ وہ تو مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان کے پاس مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ علیؓ کی کمر سے لباس ہٹا ہوا ہے اور اس پر مٹی لگ گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ خود اپنے مبارک ہاتھوں سے علیؓ کی کمر سے مٹی جھاڑتے جاتے اور ساتھ ساتھ فرماتے جاتے: اے ابو تراب! اٹھ جاؤ، اے ابو تراب! اٹھ جاؤ۔

تخریج: مسلم ۶۲۲۹، تاریخ دمشق ۴۲۱۷۔

﴿۴۰﴾

(١٠١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ - عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ، خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ} [آل عمران: ٦١] دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا

عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے بیان کرتے ہیں کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص کو حکم دیا، پھر معاویہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو ابو تراب کو گالی دینے سے کس بات نے روک رکھا ہے؟ سعد بن ابی وقاصؓ نے جواب میں فرمایا: میں ہر گز انہیں کبھی بھی گالی نہیں دوں گا، کیونکہ تین باتیں جو علیؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے خود ارشاد فرمائی تھیں، اگر ان تین باتوں میں سے مجھے ایک بھی مل جاتی تو مجھے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بھی بہتر ہوتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے جب کسی غزوہ میں علیؓ کو پیچھے چھوڑا تو انہوں نے بطور شکوہ کہا کہ آپ ﷺ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور میں نے غزوہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر فتح ہو گی اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر ہم سب اسی امید میں رہے مگر آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ انہیں لایا گیا تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور جھنڈا انہیں دے دیا اور ان کے ہاتھوں پر فتح حاصل ہوئی۔ اور جب قرآن کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: اے پیغمبر! فرمادیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو بلا لیتے ہیں، اور اپنی عورتوں کو بھی اور تمہاری عورتوں کو بھی، اور اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی اور پھر بڑی عاجزی سے التجا کریں پھر لعنت بھیجیں اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر (آل عمران ۶۱)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور یوں عرض کی: اے اللہ تعالیٰ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

تخریج: مسند احمد ۱۶۰۸، مسلم ۶۲۲۰، ترمذی ۲۹۹۹، ۳۷۲۴، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۳۸۵۔

(١٠٢) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟» قَالَ: لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَكُونَ لِي --------------مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ»

معاویہ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے پوچھا کہ آپ کو ابو تراب کو گالی دینے سے کس بات نے روک رکھا ہے؟ سعدؓ نے فرمایا: جب تک تین باتیں جو علیؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے خود ارشاد فرمائی تھیں، مجھے یاد رہیں گی، اس وقت تک میں علیؓ کو گالی نہیں دوں گا۔ ان تین میں سے مجھے ایک بھی مل جائے تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ پھر عامر بن سعد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! سعد بن ابی وقاص کی یہ گفتگو سن لینے کے بعد معاویہ جتنا عرصہ مدینہ میں رہے اس موضوع پر ایک حرف بھی کلام نہ کیا۔

تخریج: مسند احمد ۱۶۰۸، مسلم ۶۲۹۹، سنن ترمذی ۲۹۹۹، ۳۷۲۴، سنن نسائی الکبریٰ ۸۳۴۲، ۸۳۸۵۔

(١٠٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ،

فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»

سعد بن ابی و قاصؓ کیا بیان ہے معاویہ کسی حج کے موقع پر آئے تو مدینہ میں سعد بن ابی و قاصؓ، معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ نے علیؓ کا تذکرہ کی اور ان کی توہین کی تو سعدؓ کو غصہ آگیا اور انہوں نے فرمایا: تم ایسی باتیں اس شخص کے متعلق کہتے ہو جس کے متعلق میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: جس کا مولا میں ہوں اس کا مولا علی ہے۔ اور میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: اے علی! تیری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود یہ فرماتے ہوئے سنا تھا۔ آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ٦/٣٦٦ح٣٢٠٧٨ ، سنن ابن ماجہ ١٢١، سنن الکبریٰ للنسائی ٨٣٤٣، السنہ ابن ابی عاصم ٢/٦١٠ح١٣٨٧، تحفۃ الاشراف ٣/٣٠٢۔

تحکیم: ضعیف، عبدالرحمان بن سابط کا سماع سعد بن ابی و قاص سے نہیں ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ عبدالرحمان بن سابط نے سعد سے سنا ہے؟ تو یحییٰ بن معین نے کہا: سعد بن ابراہیم؟ تو کہا گیا، نہیں، سعد بن ابی و قاص سے، تو یحییٰ بن معین نے کہا کہ نہیں۔ **(تاریخ دوری ٣/٨٧)**

شعیب ارنووط نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

﴿٤١﴾

(١٠٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ: أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْنَا , قَالَ: فَلَعَلَّكَ قَدْ سَبَبْتَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ , قَالَ: «فَلَا تَسُبَّهُ فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِي عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا مَا سَبَبْتُهُ أَبَدًا بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ»

ابو بکر بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں سعد بن ابی و قاصؓ کو ملنے مدینہ گیا تو وہ ہم سے پوچھنے لگے کہ میں نے سنا کہ تم لوگ علیؓ کو گالی دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کیا واقعی آپ نے ہمارے متعلق ایسی بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے شاید تم نے بھی انہیں گالی دی ہو گی؟ میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ کی پناہ! ۔ سعد بن ابی و قاصؓ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؓ کو کبھی گالی نہ دینا۔ بے شک اگر میری مانگ پر آرا بھی رکھ دیا جائے کہ میں علیؓ کو گالی دوں تو میں پھر بھی ان کو گالی نہیں دوں گا، کیونکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے بہت کچھ سن رکھا ہے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ٦/٣٧٣ح٣٢١٢٢، سنن نسائی الکبریٰ ٨٤٢٣، السنہ ابن ابی عاصم ٢/٦٠٤ح١٣٥٣، مسند ابو یعلیٰ ٢/١١٤ح٧٧٧، مجمع الزوائد ٩/١٣٠ح١٤٧٣٩ ، فتح الباری ٧/٧٤، المطالب العالیہ ١٦/١٣٢، کنز العمال ١٣/١٦٢ح٣٦٤٩٤۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں ابو بکر بن خالد بن عرفطہ مجہول ہے۔
ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(١٠٥) فَحَدَّثَنَا بِشَرْحٍ، هَذَا الْحَدِيثِ الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ فِي السُّوقِ إِذْ بَلَغْتُ أَحْجَارَ الزَّيْتِ، فَرَأَيْتُ قَوْمًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى فَارِسٍ قَدْ رَكِبَ دَابَّةً، وَهُوَ يَشْتِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالنَّاسُ وُقُوفٌ حَوَالَيْهِ إِذْ أَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقَالُوا: رَجُلٌ يَشْتِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَتَقَدَّمَ سَعْدٌ فَأَفْرَجُوا لَهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «يَا هَذَا، عَلَامَ تَشْتُمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَزْهَدَ النَّاسِ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَعْلَمَ النَّاسِ؟» وَذَكَرَ حَتَّى قَالَ: «أَلَمْ يَكُنْ خَتَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ؟ أَلَمْ يَكُنْ صَاحِبَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَوَاتِهِ؟» ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا

يَشْتِمُ وَلِيًّا مِنْ أَوْلِيَائِكَ، فَلَا تُفَرِّقْ هَذَا الْجَمْعَ حَتَّى تُرِيَهُمْ قُدْرَتَكَ» . قَالَ قَيْسٌ: فَوَاللَّهِ مَا تَفَرَّقْنَا حَتَّى سَاخَتْ بِهِ دَابَّتُهُ فَرَمَتْهُ عَلَى هَامَتِهِ فِي تِلْكَ الْأَحْجَارِ، فَانْفَلَقَ دِمَاغُهُ وَمَاتَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے بازار میں گھوم پھر رہا تھا، پھر اسی دوران جب میں احجار زیت نامی جگہ پر پہنچا تو دیکھا کہ لوگ ایک گھڑ سوار کے گرد جمع ہیں اور وہ علیؓ کو گالیاں بک رہا ہے اور وہ لگ اس کے گرد مجمع لگائے کھڑے ہیں۔ اسی دوران سعد بن ابی وقاصؓ وہاں تشریف لے آئے اور پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ شخص علیؓ کو گالیاں دے رہا ہے۔ اس پر سعد بن ابی وقاصؓ آگے بڑھے تو لوگوں نے ان کے لئے راستہ کھلا کر دیا اور وہ اس شخص کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے اور پھر فرمایا: اے شخص! تو کس بنا پر علیؓ کو گالیاں دے رہا ہے؟ کیا وہ پہلے مسلمان نہیں تھے؟ کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھنے والی شخصیت نہیں تھے؟ کیا وہ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبتی رکھنے والی شخصیت نہیں تھے؟ کیا وہ سب سے بڑھ کر علم والی شخصیت نہیں تھے؟ سعد بن ابی وقاصؓ مزید ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے رشتے سے آپ کے داماد نہیں تھے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں وہ آپ کے علم بردار نہیں تھے؟ پھر سعدؓ نے اپنا منہ قبلہ کی طرف کیا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اے اللہ تعالیٰ! یہ شخص تیرے ولیوں میں سے ایک ولی کو گالیاں بک رہا ہے، اس ہجوم کے منتشر ہونے سے پہلے پہلے اپنی قدرت کا مظاہرہ دکھا دے۔ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ ہم ابھی منتشر بھی نہیں ہوئے تھے کہ اس کی سواری زمین میں دھنسنے لگی اور اس کی سواری نے اس کو کھوپڑی کے بل پتھروں پر پٹخ دیا، جس کی وجہ سے اس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ وہیں مر گیا۔

تخریج: المستدرک ۳/۵۷۱ح ۶۱۲۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں حسن بن علی بن زیاد السری مجہول الحال ہے۔

﴿۴۲﴾

(١٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَسُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا، فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ، فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيثَمْ، – قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: وَالْعَرَبُ تَقُولُ آثَمُ –، قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ «اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ» قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ "، قُلْتُ: وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

عبد اللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص کوفہ میں آیا تو انہوں نے فلاں شخص کو خطیب مقرر کیا۔ سعید بن زیدؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس ظالم کو دیکھ رہے ہو؟ عبد اللہ بن ظالم کہتے ہیں کہ پھر سعید بن زیدؓ نے نو افراد کے بارے میں جنتی ہونے کی گواہی دی میں اگر دسویں شخص کی گواہی بھی دے دوں تو کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ میں نے پوچھا کہ وہ نو افراد کون کون سے ہیں؟ سعید بن زیدؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوہ حراء پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا: اے حراء پہاڑ! تھم جا، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید ہی تو ہیں، میں نے پوچھا کہ وہ نو افراد کون کون سے ہیں؟ سعید بن زیدؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد الرحمان بن عوفؓ۔ میں نے پوچھا کہ اور دسواں شخص کون ہے؟؟ تو وہ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: میں ہوں۔

تخریج: ابو داود ۴۶۴۸۔

تحکیم: منقطع، ہلال بن یساف کا سماع عبد اللہ بن ظالم سے نہیں جیسا کہ نسائی نے سنن نسائی الکبریٰ ۸۱۳۵ میں کہا۔ جو کہ ان شاء اللہ آگے ایک روایت میں آ رہا ہے۔

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ شعیب ارنؤوط نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

عقیلی نے بحوالہ آدم بن موسیٰ امام بخاری کا قول نقل کیا ہے کہ (یہ حدیث) عبداللہ بن ظالم عن زید عن نبی ﷺ ہے جو کہ صحیح نہیں۔ **(ضعفاء العقیلی ۳/ ۲۵۴)۔**

اسی طرح کی ایک اور حدیث ترمذی ۳۷۴۷ پر موجود ہے مگر اس میں رسول اللہ ﷺ کی بجائے ابوعبیدہ بن الجراحؓ کا نام آیا ہے۔

(۱۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ حُصَيْنٌ: أَخْبَرَنَا عَنْ هِلالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الْكُوفَةِ، اسْتَعْمَلَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: فَأَقَامَ خُطَبَاءَ يَقَعُونَ فِي عَلِيٍّ، قَالَ: وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَتَبِعْتُهُ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ، قَالَ قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ "، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنِ العَاشِرُ؟ قَالَ: قَالَ: أَنَا

عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ جب معاویہ کوفہ آئے تو مغیرہ بن شعبہ نے کچھ خطباء مقرر کئے جو کہ علی بن ابی طالبؓ پر زبان درازی کر رہے تھے، چنانچہ سعید بن زیدؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس ظالم شخص کو دیکھتے ہو کہ یہ ایک جنتی شخص پر لعنت کرواتا ہے۔ پھر انہوں نے نو افراد کے بارے میں گواہی دی کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اگر میں دسویں شخص کے جنتی ہونے کی خبر دے دوں۔ میں نے پوچھا کہ وہ نو افراد کون سے ہیں؟ سعید بن زیدؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوہ حراء پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا: اے حراء پہاڑ! تھم جا، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید ہی تو ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ نو افراد کون کون سے ہیں؟ سعید نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمان بن عوفؓ۔ میں نے پوچھا کہ دسواں شخص کون ہے؟ وہ خاموش رہے پھر فرمایا: میں ہوں۔

تخریج: مسند احمد ۱۶۴۴، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳/ ۱۸۵ح ۱۶۴۴، حلیۃ الاولیاء ۱/ ۹۶۔

تحکیم: ضعیف، ہلال بن یساف کا سماع عبداللہ بن ظالم سے نہیں۔

(۱۰۸) أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حَصِينٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقُلْتُ: «أَلَا تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتِمُونَ عَلِيًّا؟» فَقَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوهَا، أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ فَقَالَ: «اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ» قُلْتُ: وَمَنْ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ قُلْنَا: «فَمَنِ الْعَاشِرُ؟» قَالَ: «أَنَا»

عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن زیدؓ کے پاس آیا تو میں نے عرض کی: کیا آپ اس ظالم شخص سے تعجب نہیں کرتے کہ جس نے علیؓ پر سب و شتم کرنے کے لئے خطباء مقرر کئے ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا واقعی وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ نو افراد کے بارے میں کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اگر میں دسویں شخص کے جنتی ہونے کی خبر دے دوں؟ میں نے پوچھا کہ وہ نو افراد کون سے ہیں؟ سعید بن زیدؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوہ حراء پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا۔ اے حراء! تھم جا، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید ہی تو ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ نو افراد کون کون سے ہیں؟ سعید بن زیدؓ فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی قاصؓ، اور عبدالرحمان بن عوفؓ۔ میں نے پوچھا کہ اور دسواں شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں ہوں۔

تخریج: سنن نسائی الکبریٰ ۸۱۳۴، مسند البزار ۴/ ۹۱ح ۱۲۶۳۔

تحکیم: ضعیف، ہلال بن یساف کا سماع عبداللہ بن ظالم سے نہیں۔

﴿۴۳﴾

(۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ، فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ سَعِيدٌ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: يَسُبُّ عَلِيًّا،

قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ، وَلَا تُغَيِّرُ، أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلَنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ: «أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ» وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: «لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ»

ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں فلاں شخص کے پاس کوفہ کی مسجد میں بیٹھا تھا اور اہل کوفہ کی مسجد میں بیٹھا تھا اور اہل کوفہ بھی موجود تھے کہ سعید بن زیدؓ وہاں تشریف لائے تو اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور تخت پر اپنے پاؤں والی طرف اپنے پاس بٹھالیا۔ اسی دوران ایک کوئی شخص وہاں آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا۔ اس نے اس کا بھی استقبال کیا۔ پھر قیس بن علقمہ نے مسلسل گالی گلوچ شروع کر دی۔ اس پر سعید بن زیدؓ نے دریافت فرمایا: یہ شخص کسے گالیاں دیئے جارہا ہے؟ اس نے کہا کہ علی بن ابی طالبؓ کو گالیاں دے رہا ہے۔ سعید بن زیدؓ نے افسوس سے فرمایا: میں دیکھ رہاں ہوں کہ تمہارے سامنے اصحاب رسولؐ کو گالیاں دی جاتی ہیں ار تم اس کو نہ تو برا سمجھ رہے اور نہ منع کرتے ہو! جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا تھا اور میں کوئی من گھڑت بات آپ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کروں گا کہ کل آپ ﷺ سے ملاقات ہونے پر مجھے جواب دہی بھگتنی پڑ جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ابو بکرؓ جنتی ہیں، عمرؓ جنتی ہیں، عثمانؓ جنتی ہیں، علیؓ جنتی ہیں، طلحہؓ جنتی ہیں، زبیرؓ جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاصؓ جنتی ہیں، عبد الرحمان بن عوفؓ جنتی ہیں۔ اور گر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی بتا سکتا ہوں، پھر سعید بن زیدؓ خاموش ہو گئے تو لوگوں نے بااصرار پوچھا کہ وہ دسیں کون ہیں تو فرمایا: سعید بن زیدؓ۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کسی صحابی کا چہرہ غبار آلود ہونا، تم میں سے کسی کے ساری عمر کے نیک اعمال کرنے سے بہتر ہے خواہ اسے نوح علیہ السلام جتنی عمر دے دی جائے۔

تخریج: سنن ابوداود ۴۶۵۰۔

تحکیم: حسن۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے:

(۱۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ، وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، فَحَيَّاهُ الْمُغِيرَةُ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ. فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ، فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا يَا مُغِيرَةُ؟ قَالَ: يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ، يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ثَلَاثًا، أَلَا أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ؟ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ، فَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرْوِي عَنْهُ كَذِبًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ، أَنَّهُ قَالَ: " أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ " لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ، قَالَ: فَضَجَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ التَّاسِعُ؟ قَالَ: نَاشَدْتُمُونِي بِاللهِ، وَاللهِ عَظِيمِ أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَوَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْعَاشِرُ، ثُمَّ أَتْبَعَ ذَلِكَ يَمِينًا، قَالَ: وَاللهِ لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ رَجُلٌ يُغَبِّرُ فِيهِ وَجْهَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ. وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ریاح بن حارث سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ کوفہ کی بڑی مسجد میں تھے۔ اہل کوفہ ان کے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے تھے، اتنے میں ایک شخص آئے جن کو سعید بن زیدؓ کہا جاتا تھا تو مغیرہ بن شعبہؓ نے ان کو سلام کیا اور اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا تو اہل کوفہ سے ایک آدمی آیا، وہ مغیرہ بن شعبہ کے سامنے، برا بھلا کہنے لگا تو سعید بن زیدؓ نے کہا: اے مغیرہ! یہ کس کو برا بھلا کہہ رہا ہے؟ تین مرتبہ یہ کہا پھر کہا: یہ میں کیا سن رہا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں اصحاب محمد کو سب وشتم کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور آپ روکتے نہیں اور آپ پر کوئی اثر بھی نہیں ہو رہا؟ میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل نے یاد کیا کہ میں نبی ﷺ سے کوئی ایسی جھوٹی روایت بیان کروں جس کے بارے میں مجھ سے روز قیامت سوال کیا جائے گا۔ بلاشبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، عثمان بن عفان جنت میں، طلحہ

جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمان بن عوف جنت میں، سعد بن مالک جنت میں اور نواں مسلمان بھی جنت میں اگر میں چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ تو راوی کہتے ہیں کہ اہل مسجد نے اس پر شور کیا اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہم آپؓ کو اس پر اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ نواں کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نواں مسلمان میں ہوں اور رسول اللہ ﷺ کو شامل کر کے پورے دس ہو جاتے ہیں۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۱/۲۰۴ح۲۲۵، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳/۱۷۴ح۱۶۲۹، السنہ ابن ابی عاصم ۲/۶۱۹ح۱۴۳۳، اتحاف المہرۃ ۵/۵۲۳۔

تحکیم: حسن۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

﴿۴۴﴾

(۱۱۱) خْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حَصِينٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقُلْتُ: «أَلَا تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتِمُونَ عَلِيًّا؟» فَقَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوهَا، أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ فَقَالَ: «اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ» قُلْتُ: وَمَنْ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ قُلْنَا: «فَمَنِ الْعَاشِرُ؟» قَالَ: «أَنَا»

عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے خطبہ دیا اور اس میں علیؓ کو سب و شتم کا نشانہ بنایا، تو اس پر سعید بن زیدؓ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کو دیہ بات سنی کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے حراء پہاڑ! تھم جا، تجھ پر نبی ﷺ یا صدیق یا شہید ہی تو ہیں۔ اور اس وقت اس پر رسول اللہ ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمان بن عوفؓ اور سعید بن زیدؓ۔

تخریج: سنن نسائی الکبریٰ ۸۱۳۴، ۸۱۳۵، ۸۱۳۶، مسند البزار ۴/۹۱ح۱۲۶۳۔

تحکیم: منقطع وضعیف، حدیث نمبر ۸۱۳۶ میں نسائی نے کہا کہ ہلال بن یساف نے عبداللہ بن ظالم سے سماع نہیں کیا۔ حدیث نمبر ۸۱۳۵ میں ہلال بن یساف نے بحوالہ ابو حیان بحوالہ عبداللہ بن ظالم روایت کی ہے اور ابو حیان مجہول ہے۔

امام بخاری نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس کو (راوی) ابن حیان کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔ **(تاریخ الکبیر ۵/ ۱۲۴)۔**

عقیلی نے بحوالہ آدم بن موسیٰ امام بخاری کا قول نقل کیا ہے کہ (یہ حدیث) عبداللہ بن ظالم عن زید عن نبی ﷺ ہے جو کہ صحیح نہیں۔ **(ضعفاء العقیلی ۳/ ۲۵۴)۔**

(۱۱۲) أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فُلَانِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: «أُمَرَاؤُنَا يَأْمُرُونَنَا أَنْ نَلْعَنَ إِخْوَانَنَا، وَإِنَّا لَا نَلْعَنُهُمْ» وَلَكِنْ نَقُولُ: عَفَا اللهُ عَنْهُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ يَكُونُ فِيهَا وَيَكُونُ» فَقَالَ رَجُلٌ: لَئِنْ أَدْرَكْنَاهَا لَنَهْلِكَنَّ قَالَ: «بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ» قَالَ: ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ عَلِيًّا لَمْ أُحِبَّهُ شَيْئًا قَطُّ قَالَ: «أَحْبَبْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَسَعْدٌ، وَلَوْ شِئْتُ عَدَدْتُ الْعَاشِرَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَالَ: «اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ»

عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ سعید بن زیدؓ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، تو وہ فرمانے لگے: ہمارے یہ حکمران ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم اپنے بھائیوں پر لعنت کریں، بے شک ہم تو لعنت نہیں کریں گے بلکہ ہم تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عافیت کی دعا کریں گے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ بات سنی کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: عنقریب میرے بعد بہت سے فتنے رونما ہوں گے اور ایسے ایسے ہوگا۔ اس دوران ایک شخص وہاں آیا اور سعیدؓ سے عرض کی کہ مجھے تو علیؓ سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت ہے۔ اس پر سعید بن زیدؓ نے اس سے فرمایا: تم تو ایک جنتی انسان سے محبت کرتے ہو۔ پھر سعید بن زید نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمان بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ تھے، اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں، یعنی وہ سعیدؓ خود

تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! تھم جا، تجھ پر نبی ﷺ ان یا صدیق یا شہید ہیں۔

تخریج: مسند احمد ۱۶۳۰، سنن نسائی الکبریٰ ۸۱۴۹۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں فلاں بن حیان مبہم نام ہے۔ نیز پچھلی روایت کی تحکیم کا ذیل بھی موجود ہے۔

(۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ» قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ «سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ»

عبد الرحمان بن اخنس فرماتے ہیں کہ سعید بن زیدؓ، مغیرہ بن شعبہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو مغیرہ بن شعبہ نے علی بن ابی طالبؓ سے متعلق کچھ کہا تو سعید بن زیدؓ وہیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ بات سنی کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے: اہل قریش سے دس آدمی جنت میں ہیں، ابو بکرؓ جنت میں ہیں، عمرؓ جنت میں ہیں، علیؓ جنت میں ہیں، عثمانؓ جنت میں ہیں، طلحہؓ جنت میں ہیں، زبیرؓ جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہیں عبد الرحمان بن عوف جنت میں ہیں اور اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کون ہیں؟ تو وہ خاموش رہے، پھر لوگوں نے کہا کہ وہ کون ہیں؟ تو کہا وہ سعید بن زیدؓ ہے۔

تخریج: سنن ابو داود ۴۶۴۹۔

تحکیم: ضعیف۔ اس کی سند میں عبد الرحمان بن اخنس مجہول ہے اس کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔

شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔ شعیب ارنووط نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے، اس کی متابعت کی گئی ہے۔ شعیب ارنووط نے سنن الکبریٰ ۸۱۰۰، ۸۱۴۷ اور ۸۱۵۳ کا حوالہ دیا ہے۔ ۸۱۴۷ میں شعبہ کی متابعت حسن بن عبید اللہ نے کی ہے، البتہ ۸۱۴۷ میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ "مغیرہ بن شعبہ نے علی بن ابی طالب کے بارے میں کچھ کہا"۔

تحکیم: حسن۔

﴿۴۵﴾

(۱۱٤) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: لاَ نُقِرُّ لَكَ بِهَذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ» ، ثُمَّ قَالَ: لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «امْحُ رَسُولَ اللَّهِ» ، قَالَ عَلِيٌّ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكِتَابَ، وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، لاَ يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلاَحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي القِرَابِ، وَأَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لاَ يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا، إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ، تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ، قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا، وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «الخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ» وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي» ، وَقَالَ لِزَيْدٍ: «أَنْتَ [ص:١٤٢]أَخُونَا وَمَوْلاَنَا» ، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلاَ تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ»

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ماہ ذی القعدہ میں عمرہ کا قصد فرمایا تو اہل مکہ نے آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں داخلے کی اجازت سے انکار کر دیا۔ بالآخر فیصلہ یہ ہوا کہ آپ ﷺ تین دن اس میں ٹھہر سکیں گے اور معاہدے کی تحریر میں لکھا گیا: یہ وہ فیصلہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طے پایا ہے۔ اس پر قریش مکہ بگڑ گئے اور کہا کہ ہم تو آپ ﷺ کو رسول اللہ نہیں مانتے کیونکہ اگر ہمیں علم ہو کہ آپ

نبی ہیں تو ہم آپ کو داخلے سے کیوں روکتے ہو؟ لہذا یہاں محمد بن عبد اللہ لکھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے علی بن ابی طالبؓ سے ارشاد فرمایا: لفظ رسول اللہ مٹا دو۔ علی بن ابی طالبؓ نے عرض کی: نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ ﷺ کے نام کو نہیں مٹا سکتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تحریر کو د پکڑی، حالانکہ آپ ﷺ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے، پھر لکھا: یہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے طے کر لیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں کوئی ہتھیار نہیں لے کر آئیں گے سوائے ایک تلوار کے جو نیام میں بند ہو گی اور یہ کہ اہل مکہ میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے پیچھے مدینہ جانا چاہے تو آپ ﷺ اسے نہیں لے جائیں گے اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں روکیں گے اگر وہ مکہ میں مقیم ہونا چاہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالبؓ سے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

تخریج: مسند احمد ۱۸۸۳۸، ۱۸۸۳۹، سنن دارمی ۲۵۰۷، بخاری ۱۹۰۴، ۱۸۴۴، ۳۷۱۶، ۲۶۹۹، ۲۷۶۵، ۳، ۴۲۵۱، سنن نسائی الکبریٰ ۸۴۰۱، ۸۵۲۵۔

(۱۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ، وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي» . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایک مسلمان کے ولی ہوں گے۔

تخریج: ترمذی ۳۷۱۲، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۴۲۰، ۸۰۹۰، السنۃ ابن ابی عاصم ۲/۵۶۴ح ۱۱۸۷، تحفہ الاشراف ۸/۱۹۳۔

تحکیم: حسن۔

شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ» فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ، وَعِيسَى بْنُ عُمَرَ هُوَ كُوفِيٌّ، وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَأَى الحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ تعالیٰ! اپنی مخلوق میں سے سب سے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج دے جو میرے ساتھ اس پرندے کو کھائے۔ علیؓ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ پرندہ تناول فرمایا۔

تخریج: ترمذی ۳۷۲۱، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۲۱ح ۶۰۹۴۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔

امام ترمذی نے اس کے بارے مین بخاری سے سوال کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ (علل ترمذی الکبیر ص ۳۷۴ ح ۶۹۸)

(۱۱۷) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْسِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسُئِلَتْ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: «فَاطِمَةُ» قِيلَ: فَمَنِ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: «زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ صَوَّامًا قَوَّامًا» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں میں سب سے بڑھ کر کون محبوب تھا؟ فرمایا: فاطمہؓ، پوچھا گیا: مردوں میں کون تھا؟ فرمایا: ان کے شوہر جو بہت ہی روزے رکھنے والے اور شب زندہ دار تھے۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنؤوط۴۳/۱۷۰ح۲۶۰۴۶،سنن ترمذی ۳۸۶۸، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۴۴۴،المعجم الکبیر ۲۲/۴۰۳ح۱۰۰۸،المستدرک ۳/۱۷۱ح۴۷۴۴، اتحاف المہرۃ ۱۷/۲۸،مشکاۃ المصابیح۳/۱۷۳۵ح۶۱۵۵۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں جمیع بن عمیر ضعیف ہے۔

شیخ البانی نے کہا کہ یہ منکر ہے۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَجَلِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَابِرِ؟ قُلْتُ: وَأَنَّى ذَلِكَ؟، قَالَتْ: أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِيٌّ وَمَنْ يُحِبُّهُ فَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهُ

ابو عبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین ام سلمہؓ مجھ سے فرمانے لگیں: کیا رسول اللہ ﷺ کو منبروں پر گالیاں دی جاتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا علیؓ اور ان سے محبت کرنے والوں کو گالیاں نہیں دی جاتیں؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے محبت فرماتے تھے۔

تخریج: مسند ابو یعلیٰ ۱۲/۴۴۴ح۷۰۱۳، تاریخ دمشق ۴۲/۲۶۷۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں سدی کبیر تفسیر کی روایت میں معتبر ہے البتہ دوسری احادیث میں اس کی منفرد روایت نا قابل قبول ہے۔

حسین سلیم اسد نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حضرت معاویہؓ کے دور میں مروان بن حکم جو کہ مدینہ کا گورنر تھا نے اہل بیت کو ملعون کہا تھا جو کہ مندرجہ ذیل روایت سے ثابت ہے:

(۱۱۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ، وَمَرْوَانَ يَتَشَاتَمَانِ فَجَعَلَ الْحَسَنُ يَكُفُّ الْحُسَيْنَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ. فَغَضِبَ الْحَسَنُ، فَقَالَ: " أَقُلْتَ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ؟ فَوَاللَّهِ لَقَدْ لَعَنَكَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ فِي صُلْبِ أَبِيكَ "

ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں حسینؓ اور حسنؓ کے درمیان تھا۔ اور مروان ان دونوں کو گالیاں دے رہا تھا۔ حضرت حسنؓ نے حضرت حسینؓ کو روکا۔ مروان کہنے لگا: اہل بیت ملعون ہیں۔ اس پر حضرت امام حسنؓ کو غصہ آیا، آپؓ نے فرمایا: تو یہ کیا بکواس کرتا ہے کہ اہل بیت ملعون ہیں؟ پھر آپؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تجھ پر حضور ﷺ کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی ہے اس حالت میں کہ تو ابھی اپنے باپ کی پشت میں تھا۔

تخریج: تاریخ ابن ابی خیثمہ ۲/ ۷۰ح۱۷۸۴،مسند ابو یعلیٰ ۱۲/ ۱۳۵ح۶۷۶۴، المعجم الکبیر ۳/ ۸۲ح۲۷۴۰، مجمع الزوائد ۵/ ۲۴۰ح۹۲۲۸، ۱۰/ ۷۲ح۱۶۷۴۱،اتحاف خیرۃ المہرۃ ۸/ ۸۱، المطالب العالیہ ۱۸/ ۲۶۰،۱۸/ ۲۶۵۔

تحکیم: صحیح۔

حسین سلیم اسد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نوٹ:

كان بنو أمية يسبون علي بن أبي طالب في الخطبة فلما ولي عمر بن عبد العزيز أبطله، وكتب إلى نوابه بإبطاله، وقرأ مكانه: {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ} الآية، [النحل: ٩٠] ، فاستمرت قراءتها في الخطبة إلى الآن.

جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں: بنو امیہ خطبات میں علیؓ کو گالی دیا کرتے تھے، پھر جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے اس کو بند کروادیا، اور حکومتی کارندوں کے نام حکم نامہ جاری فرمایا کہ اس کو بند کر دیا جائے۔ پھر اس کی جگہ اس آیت کو جاری فرمادیا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ہر معاملہ میں انصاف سے کام لو اور احسان کر، اور اچھا سلوک کر و رشتہ داروں کے ساتھ اور منع فرماتے ہے، بے حیائی سے اور برے کاموں سے اور سرکشی سے، وہ تمہیں وعظ کرتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (النحل ۹۰)

(تاریخ الخلفاء ص ۱۸۲)

﴿۴۶﴾

(۱۲۰) أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: «مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ

يُلَبُّونَ؟» قُلْتُ: يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ، مِنْ فُسْطَاطِهِ، فَقَالَ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ»

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کے ہمراہ میدان عرفات میں تھا، تو آپؓ نے مجھ سے دریافت کیا: کیاوجہ ہے کہ لوگوں سے تلبیہ کی آواز سنائی نہیں دے رہی؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ حضرت معاویہ سے ڈرتے ہیں، چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے اور بلند آواز سے پکارنا شروع کر دیا: لبیک اللہم لبیک، لبیک اللہم لبیک، بے شک ان لوگوں نے علی بن ابی طالبؓ سے بغض رکھنے کی وجہ سے سنت مبارکہ کو ہی چھوڑ دیا ہے۔

تخریج: سنن نسائی الکبریٰ ۳۹۷۹، صحیح ابن خزیمہ ۲۸۳۰، المستدرک ۱/۶۳۶ح۱۷۰۶، اتحاف المہرۃ ۷/۸۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں خالد بن مخلد ضعیف ہے۔

شیخ البانی نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

(۱۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ , أنبأ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ , ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ , ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ , ثنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ , عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ , عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو , عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ , قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ , فَقَالَ: " يَا سَعِيدُ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ؟ " فَقُلْتُ: يَخَافُونَ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ , فَقَالَ: " لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ مُعَاوِيَةَ اللهُمَّ الْعَنْهُمْ فَقَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ ہم میدان عرفات میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس تھے، تو انہوں نے سوال فرمایا: کیاوجہ ہے کہ مجھے لوگوں کی تلبیہ کی آواز سنائی نہیں دے رہی؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ حضرت معاویہ سے ڈرتے ہیں۔ عبداللہ بن عباس اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے اور پکارا: لبیک اللہم لبیک، خواہ حضرت معاویہ کی ناک خاک آلودہو جائے، اے اللہ تعالیٰ! ان لوگوں پر لعنت فرما بے شک ان لوگوں نے علیؓ کے بغض کی وجہ سے سنت مبارکہ کو چھوڑ دیا ہے۔

تخریج: مصنف عبدالرزاق ۸/۳۴۳ح۱۴۱۹۳، سنن الکبریٰ للبیہقی ۹۲۳۰۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں خالد بن مخلد ضعیف ہے۔

﴿۴۷﴾

(۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: «أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

علیؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا، بے شک نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ عہد کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور منافق ہی مجھ سے نفرت کرے گا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۳۶۵ح۳۲۰۶۴، مسند احمد ۶۴۲، ۷۳۱، ۱۰۶۲، مسلم ۲۴۰، ابن ماجہ ۱۱۴، ترمذی ۳۷۳۶، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۴۳۱، الشریعہ للآجری ۴/۲۵/۱۷، ۴/۲۰۵۵، ۵/۲۳۳۸، السنہ ابن ابی عاصم ۲/۵۹۸ح۱۳۲۵، شرح السنہ للبغوی ۱۴/۱۱۴، مسند البزار ۲/۱۸۲ح۵۶۰، مسند ابو یعلیٰ ۱/۲۵۰ح۲۹۱، مستخرج ابو عوانہ ۱/۱۳۹، حلیۃ الاولیاء ۴/۱۸۵، ۷/۲۰۱، الاعتقاد للبیہقی ۱/۳۵۴، سنن الکبریٰ ۷/۳۱۲، تحفۃ الاشراف ۷/۳۷۲، فتح الباری ۷/۲۷، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۱۹ح۶۰۸۸، کنزالعمال ۱۳/۱۲۰ح۳۶۳۸۵

﴿۴۸﴾

(۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُفْرِطٌ غَالٍ، وَمُبْغِضٌ قَالٍ.

ابو مریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود علی بن ابی طالبؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری ذات کی وجہ سے دو لوگ ہلاک ہو جائیں گے، حد سے زیادہ محبت میں غلو کرنے والے، اور بغض رکھنے والے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۶/ ۳۷۴ح۳۲۱۳۶، فضائل الصحابہ ۲/۵۷۱ح۹۶۴۔

تحکیم: حسن لغیر، اس کی سند میں ابو مریم مجہول ہے، البتہ آگے آنے والی روایت کی روشنی میں یہ حسن لغیرہ ہے۔

(١٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي.

ابو السوار بیان کرتے ہیں کہ علیؓ نے فرمایا: کچھ لوگ مجھ سے محبت کریں گے، یہاں تک کہ محبت ان کو آگ میں داخل کر دے گی، اور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ بغض ان کو آگ میں لے جائے گا۔

تخریج:مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۳۷۴ح۳۲۱۳۳، فضائل الصحابہ ۲/۵۶۵ح۹۵۲۔

تحکیم: صحیح۔

(١٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: اسْتَقْبَلَ وَاللَّهِ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لاَ تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ، وَهَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولاَ لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا، وَقَالاَ لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا المَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالاَ: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا، قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: «إِنَّابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ» ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ، بِهَذَا الحَدِيثِ "

حسن بصری فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! حسن بن علیؓ پہاڑوں جیسے لشکر لے کر معاویہ کے مقابلے میں آئے تھے، حضرت عمرو بن عاصؓ نے کہا: مجھے ایسے لش۔۔۔نظر آرہے ہیں جو مدمقابل کو فنا کئے بغیر واپس نہیں لوٹیں گے۔ یہ سن کر معاویہ نے کہا: اے عمرو! اگر دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو مار ڈالا تو ان کے پسماندگان کا ذمہ دار کون ہو گا؟ ان کی عورتوں کا ذمہ دار ہو گا؟ ان کے یتیم بچوں کا ذمہ دار کون ہو گا؟ چنانچہ معاویہ نے بنی عبد شمس کے دو قریشی افراد عبد الرحمان بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر کو بھیجا کہ جاؤ اس شخص کو صلح کی پیش کش کرو اور ان سے مصالحت کا مطالبہ کرو۔ وہ دونوں ان کے پاس آئے اور صلح و امن کی بات چلائی۔ حسنؓ نے فرمایا: ہم بنی عبد المطلب بہت مال خرچ کر چکے ہیں اور یہ امت اپنے خون میں لت پت ہو چکی ہے۔ ان دونوں نے عرض کی: معاویہ آپ کو فلاں فلاں پیش کش کرتے ہیں اور کچھ مطالبات کے طلب گار ہیں۔ حسن بن علی نے فرمایا: اس کی تکمیل کا ذمہ دار کون ہو گا؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ ہم دونوں ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ حسن بن علی جو بھی مطالبہ کرتے گئے وہ دونوں اپنے ذمہ لیتے گئے۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکرہؓ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمانے کے دوران حسن بن علیؓ کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے کبھی ان کی طرف دیکھتے اور کبھی لوگوں کی طرف اور ساتھ ساتھ یہ ارشاد فرماتے جاتے: میرا یہ بی۔۔۔سردار ہے، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔

تخریج: بخاری ۲۷۰۴، ۷۱۰۹، شرح السنہ للبغوی ۱۴/۱۳۶، دلائل النبوۃ ۶/۴۴۲، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۳۳ح۶۱۴۴، کنز العمال ۱۲/۱۱۵ح۳۴۲۶۳۔

نوٹ: حسن بن علیؓ جن شرائط کی بنیاد پر معاویہ بن ابی سفیانؓ کو حکومت سپرد کی تھی، ان کی پوری تفصیلات شروح احادیث اور کتب تاریخ میں ہیں: مثلاً (۱) معاویہ ، اللہ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کے طریقے کے مطابق نظام حکومت چلائیں گے۔(۲) معاویہ اپنے بعد کسی کو جانشین مقرر نہ کریں گے، بلکہ امت کو خلیفہ کے انتخاب کے لئے شوریٰ پہ چھوڑیں گے۔(۳) علی بن ابی طالبؓ کی جماعت کے لوگ جو صلح کے بعد ہتھیار ڈال چکے ہیں، ان کے خلاف کسی قسم کی انتقامی کاروائی نہیں کی جائے گی۔(۴) آل محمد ﷺ کے لئے خمس جو اللہ

تعالیٰ نے قرآن میں مقرر کیا، بدستور بنو عبدالمطلب کو ملے گا جیسا کہ خلفائے راشدین کے ادوار سے ملتا آرہا ہے۔ (۵) علی بن ابی طالبؓ پر بنو امیہ کے منبروں سے ہونے والا سب وشتم کا سلسلہ ہمیشہ ختم کر دیا جائے گا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ مگر افسوس ان شرائط کی پابندی ویسے نہ کی گئی جیسا کہ اس کا حق ہے تھا!!!

تخریج: اسد الغابہ ۲/۱۳، الاصابہ ۲/۶۴، التاریخ المعتبر فی انباء من غبر ۱/۲۷۹۔

﴿۵۰﴾

(۱۲۶) أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ نَعُودُهُ , فَجَعَلَ يَقُولُ لِذَلِكَ الرَّجُلِ: «سَلْنِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي» , قَالَ: مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ شَيْئًا , يُعَافِيكَ اللَّهُ , قَالَ: فَقَامَ فَدَخَلَ الْكَنِيفَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: «مَا خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ حَتَّى لَفَظْتُ طَائِفَةً مِنْ كَبِدِي أُقَلِّبُهَا بِهَذَا الْعُودِ , وَلَقَدْ سُقِيتُ السُّمَّ مِرَارًا مَا شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ هَذِهِ الْمَرَّةِ» , قَالَ: فَغَدَوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ فَإِذَا هُوَ فِي السُّوقِ , قَالَ: وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ: يَا أَخِي , مَنْ صَاحِبُكَ؟ قَالَ: «تُرِيدُ قَتْلَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ , قَالَ: «لَئِنْ كَانَ الَّذِي أَظُنُّ , لَلَّهُ أَشَدُّ نِقْمَةً , وَإِنْ كَانَ بَرِيئًا فَمَا أُحِبُّ أَنْ يُقْتَلَ بَرِيءٌ»

عمیر بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں اور ایک دوسرا شخص حضرت حسن بن علیؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ حسنؓ اس شخص سے بار بار فرماتے: مجھ سے پوچھ لو اس وقت سے پہلے کہ تم نہ پوچھ سکو۔ اس شخص نے عرض کی کہ میں آپؓ سے کچھ پوچھنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطاء فرمائے۔ پھر آپ اٹھے اور بیت الخلاء میں داخل ہوئے اور پھر واپس آئے اور فرمایا: ابی ابی میں نے اپنے جگر کا ٹکڑا تھوکا ہے، جسے میں اس لکڑی سے الٹ پلٹ رہا تھا، مجھے کئی بار زہر پلایا گیا ہے، اور اس بار تو وہ بہت ہی سخت تھا۔ عمیر بن اسحاق کا بیان ہے کہ پھر اگلے دن ہم دوبارہ صبح صبح حسنؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، تو وہ بازار میں تھے، اور اسی دوران حسین بن علیؓ آئے اور آپؓ کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور پوچھا: اے میرے بھائی جان! آپ کو زہر دینے والا کون ہے؟ حسنؓ نے پوچھا: کیا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو؟ حسینؓ نے فرمایا: جی ہاں! حسن بن علیؓ نے فرمایا: اگر میں نے مجرم کو صحیح شناخت کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ خود سخت انتقام لینے والا ہے، اور اگر وہ بے گناہ ہے، تو میں نہیں چاہتا کہ کوئی بے گناہ مار دیا جائے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۲۷۶ح۳۷۳۵۹۔

تحکیم: صحیح۔

﴿۵۱﴾

(۱۲۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ قَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً، وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ: «هَذَا مِنِّي» وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ؟، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَقَالَ الْمِقْدَامُ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ، وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي، قَالَ: أَفْعَلُ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ

خالد بیان کرتے ہیں کہ مقدام بن معدی کربؓ اور عمرو بن اسود اور بنی اسد کا ایک شخص معاویہ بن ابی سفیان کے پاس وفد بن کر گئے، معاویہ نے مقدامؓ سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علیؓ فوت ہو گئے ہیں؟ مقدام نے فوراً پڑھا: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ایک شخص نے مقدامؓ سے کہا: تم اسے مصیبت سمجھتے ہو؟ مقدام نے ارشاد فرمایا: میں اسے مصیبت

کیوں نہ سمجھوں حالانکہ میں نے خود دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کو اپنی گود مبارک میں بٹھایا ہوا تھا اور ارشاد فرما رہے تھے: حسن مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔ بنو اسد کے ایک شخص نے کہا: حسن تو ایک آگ کا انگارہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بجھا دیا۔ مقدام نے فرمایا: میں اس وقت تک یہاں سے نہیں اٹھوں گا جب تک تجھ کو غصہ نہ دلاؤں اور ایسی بات نہ سناؤں جو تجھے ناپسند ہو۔ اے معاویہ! اگر میں سچ بیان کروں تو میری تصدیق کر دینا اور اگر جھوٹ بولوں تو میری تردید کر دینا۔ معاویہ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ مقدام نے پوچھا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو سونا پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا تھا؟ معاویہ نے کہا: ہاں، پھر مقدام نے پوچھا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے خود رسول اللہ ﷺ کو ریشم پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا تھا؟ معاویہ نے کہا: ہاں، پھر مقدام نے پوچھا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے خود رسول اللہ ﷺ کو درندوں کی کھالوں کو پہننے سے اور ان پر بیٹھنے سے روکا تھا؟ معاویہ نے کہا: ہاں۔ پھر مقدام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اے معاویہ یہ سب میں نے تیرے گھر میں دیکھی ہیں۔ یہ سن کر معاویہ نے کہا: اے مقدام! مجھے پتہ ہے کہ میں تم سے نہیں جیت سکتا۔ خالد بیان کرتے ہیں کہ پھر معاویہ نے مقدام کے لئے ان دونوں ساتھیوں سے بڑھ کر انعام و کرام کا حکم صادر کیا اور مقدام نے سارا مال اپنے ساتھیوں میں وہیں بانٹ دیا اور اسدی کو کچھ بھی نہ دیا۔ اس بات کی خبر جب معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا: مقدام تو واقعی ایک سخی شخص ہیں، جنہوں نے دل کھول کر دے دیا اور جو اسدی شخص ہے وہ اپنے مال کو اچھی طرح سنبھالنے والا ہے۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۳۱۷، سنن ابو داود ۴۱۳۱، سنن نسائی الکبریٰ ۴۵۶۶، ۴۵۶۷۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں بقیہ بن الولید مدلس ہے اور تدلیس تسویہ کرتا ہے اور اس کی پوری سند میں سماع کی صراحت مطلوب ہے جو کہ موجود نہیں۔

شعیب ارنووط نے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

(۱۲۸) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ وَعَمْرُوبْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَتُرَاهَا مُصِيبَةً؟ فَقَالَ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ، وَقَالَ: " هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ

خالد بن معدان بیان کرتے ہیں کہ مقدام بن معدی کربؓ، عمرو بن اسود، معاویہ سے ملنے آئے تو معاویہ نے مقدام سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسنؓ فوت ہو گئے ہیں؟ مقدام نے فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اس پر معاویہ نے مقدام سے کہا: تم اسے مصیبت سمجھتے ہو۔ مقدام نے جواباً فرمایا: میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ میں خود دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کو اپنی گود مبارک میں بٹھایا ہوا تھا اور ارشاد فرما رہے تھے: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۸/۴۲۶ح۱۷۱۸۹، سنن ابو داود ۴۱۳۱، المعجم الکبیر ۳/۴۳ح۲۶۲۸۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند بھی بقیہ بن الولید کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

شعیب ارنؤوط نے اسے ضعیف کہا ہے۔ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

﴿۵۲﴾

(۱۲۹) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ» قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ، فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا

الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ صَالِحٌ: وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

ابو رافع کہتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس بھی نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا تو ان سب ہی کی امت میں ان کے کچھ حواری اور اصحاب ہوا کرتے جو اس نبی ﷺ کی سنت پر چلتے اور اس کے احکام کی پیروی کیا کرتے۔ پھر ان حواریوں کے بعد اسے نالائق جان نشین ان کے ہوتے جو زبان سے وہ کہتے جو وہ نہیں کرتے اور وہ کچھ کرتے جس کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ جو کوئی بھی ان سے اپنے ہاتھوں سے جہاد کرے گا تو وہ مومن ہے اور جو کوئی بھی ان سے اپنی زبان سے جہاد کرے گا تو وہ مومن ہے۔ اور جو کوئی بھی ان سے اپنے دل سے جہاد کرے گا تو وہ مومن ہے۔ اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب یہی حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کی تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اتفاقاً مجھ سے ملنے کے لئے عبداللہ بن مسعود تشریف لائے اور قناۃ میں قیام کیا، تو عبداللہ بن عمرؓ مجھے ساتھ لے کر ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھے گئے تو میں نے اسی حدیث کے متعلق عبداللہ بن مسعودؓ سے سوال کیا تو انہوں نے بالکل وہی حدیث بیان کی جو میں عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کر چکا تھا۔

تخریج: مسلم۱۷۷ ، سنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۱۵۳، مشکاۃ المصابیح ۱/۵۵ح۱۵۷۔

امام احمد نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ (جامع العلوم احمد بن حنبل ۱۴/۶۳ح۱۷)

(۱۳۰) أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ – وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ – قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» .

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مروان بن حکم نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبے کی بدعت شروع کی۔ تو اس پر ایک شخص نے اٹھ کر کہا: نماز عید کے خطبے سے پہلے ہونی چاہیئے۔ اس پر مروان نے کہا کہ بے شک وہ طریقے تو اب متروک ہو چکے ہیں۔ ابو سعید خدریؓ نے فرمایا: بے شک اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے ہوئے سنا تھا: تم میں سے جو کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے ہاتھ سے بدل ڈالے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا تو دل سے اور یہ سب سے کمزوار ایمان ہے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۴۹۳ح۵۶۸۷ ، مسلم۱۷۹، متخرج ابو نعیم ۱/۱۳۶، نیل الاوطار ۳/۳۵۰۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى المُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: «فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ – وَهُوَ أَمِيرُ المَدِينَةِ – فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا المُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ، فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ، فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ» ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ، فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ: «قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ» ، فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لاَ أَعْلَمُ، فَقَالَ: «إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ»

ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے، پھر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے۔ چنانچہ آپ ﷺ انہیں نصیحت فرماتے اور حکم دیتے اور اگر کوئی لشکر تشکیل دینا ہوتا تو اسے تشکیل دیتے اور کوئی اور خاص حکم ہوتا تو ارشاد فرماتے۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے جاتے۔ ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ لوگ اسی پر قائم تھے حتیٰ کہ ایک بار مروان بن حکیم

گورنر مدینہ کے ہمراہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے لئے نکلا اور جب ہم عید گاہ میں پہنچے تو ناگہاں دیکھا کہ کثیر بن صلت نے وہاں ایک منبر تیار کیا ہوا تھا، اور مروان بن حکم نے نماز سے پہلے ہی اس منبر پر چڑھنا چاہا تو میں نے اس کے لباس کو پکڑ کر کھینچا مگر وہ دامن چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دے ڈالا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے سنت نبوی کو بدل ڈالا۔ اس نے کہا: اے ابو اسعید! جس سنت کو تم جانتے ہو وہ رخصت ہو چکی۔ میں نے جواباً کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں جس سنت کو جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جسے میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا: اصل بات یہ ہے کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لئے بیٹھتے نہیں تھے، لہٰذا میں نے اس کو نماز سے پہلے مقرر کر لیا ہے۔

تخریج: بخاری ۹۵۶، مسلم ۲۰۵۳، فتح الباری ۴۴۹/۲، المطالب العالیہ ۱۱/۱۳/۱۷۷، ارواء الغلیل ۹۸/۳، سلسلہ آثار الصحیحہ ۳۰۳/۲۔

﴿۵۳﴾

(۱۳۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ: خُذُوهُ، فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا، فَقَالَ مَرْوَانُ: إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ، {وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي} [الأحقاف: ١٧] ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الحِجَابِ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ القُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عُذْرِي»

یوسف بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم کو معاویہ بن ابی سفیان نے حجاز کے لئے اپنا گورنر مقرر کیا تو اس نے خطبہ دینے کے دوران یزید بن معاویہ کا ذکر کرنا شروع کیا تا کہ لوگوں سے اس کے باپ کے بعد بیعت لے سکے۔ عبد الرحمان بن ابی بکرؓ نے اس سے کچھ کہہ دیا، مروان نے حکم دیا کہ انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ چنانچہ عبد الرحمانؓ ام المومنین عائشہؓ کے گھر میں داخل ہو گئے۔ جب وہ انہیں پکڑ نہ سکے تو مروان بن حکم نے کہا کہ بے شک یہ وہی شخص ہے کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: اور وہ شخص کہ جس نے کہا اپنے والدین سے کہ افسوس ہے تمہارے حال پر، کیا تم مجھے اس بات کی دھمکی دیتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بھی کئی قومیں گزر چکی ہیں۔۔۔ یہ دھمکیاں تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ (الاحقاف ۱۷)۔ ام المومنین عائشہؓ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہم (آل ابی بکرؓ) سے متعلق اللہ تعالیٰ نے کچھ نازل نہیں فرمایا سوائے اس کے جو میری براءت سے متعلق نازل ہوا تھا۔

تخریج: بخاری ۴۸۲۷، تحفۃ الاشراف ۳۳۸/۱۲، فتح الباری ۵۷۷/۸۔

(١٣٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِهِ يَزِيدَ، قَالَ مَرْوَانُ: سُنَّةُ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: سُنَّةُ هِرَقْلَ، وَقَيْصَرَ، فَقَالَ: أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ: {وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا} [الأحقاف: ١٧] الْآيَةَ، قَالَ: فَبَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهِ، وَلَكِنْ «رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ أَبَا مَرْوَانَ وَمَرْوَانُ فِي صُلْبِهِ» فَمَرْوَانُ قَصَصٌ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ»

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ جب معاویہ نے اپنے بیٹے کی بیعت لی تو مروان بن حکم نے کہا: ابو بکرؓ اور عمرؓ کہ یہ سنت ہے۔ عبد الرحمانؓ نے فرمایا: یہ تو ہرقل اور قیصر کی سنت ہے۔ تو مروان نے کہا کہ بے شک یہ وہ شخص ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تھی۔ جب یہ بات ام المومنین عائشہؓ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس نے جھوٹ کہا، اللہ تعالیٰ نے وہ آیت ہمارے متعلق نازل نہیں فرمائی، اور اگر میں چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتی ہوں جس کے متعلق وہ نازل ہوئی بے شک میں نے خود سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مروان اور اس کے باپ پر لعنت کی تھی، جب کہ مروان اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھا، پس مروان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے۔

تخریج: سنن الکبریٰ للنسائی ۱۱۴۹۱، المستدرک ۵۲۸/۴ح ۸۴۸۳، المطالب العالیہ ۲۵۹/۱۸۔

تحکیم: صحیح۔

(١٣٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقِ بْنِ أَسْمَاءَ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ مُعَاوِيَةُ أَنْ يَسْتَخْلِفَ يَزِيدَ بَعَثَ إِلَى عَامِلِ الْمَدِينَةِ أَنْ أَفِدْ إِلَيَّ مَنْ شَاءَ، قَالَ: فَوَفَدَ إِلَيْهِ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ،

فَاسْتَأْذَنَ، فَجَاءَ حَاجِبُ مُعَاوِيَةَ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: هَذَا عَمْرٌو قَدْ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِهِمْ إِلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَاءَ يَطْلُبُ مَعْرُوفَكَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَلْيَكْتُبْ مَا شَاءَ فَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ، وَلَا أَرَاهُ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَاجِبُ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ اكْتُبْ مَا شِئْتَ ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَجِيءُ إِلَى بَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ , فَأُحْجَبُ عَنْهُ؟ أُحِبُّ أَنْ أَلْقَاهُ، فَأُكَلِّمَهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْحَاجِبِ: عِدْهُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَلْيَجِئْ، قَالَ: فَلَمَّا صَلَّى مُعَاوِيَةُ الْغَدَاةَ أَمَرَ بِسَرِيرٍ، فَجُعِلَ فِي إِيوَانٍ لَهُ، ثُمَّ أَخْرَجَ النَّاسَ عَنْهُ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا كُرْسِيٌّ وُضِعَ لِعَمْرٍو، فَجَاءَ عَمْرٌو، فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْكُرْسِيِّ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: حَاجَتَكَ، قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَعَمْرِي لَقَدْ أَصْبَحَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَاسِطَ الْحَسَبِ فِي قُرَيْشٍ، غَنِيًّا عَنِ الْمَالِ، غَنِيًّا إِلَّا عَنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْتَرْعِ عَبْدًا رَعِيَّةً إِلَّا وَهُوَ سَائِلُهُ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: كَيْفَ صَنَعَ فِيهَا " وَإِنِّي أُذَكِّرُكَ اللَّهَ يَا مُعَاوِيَةُ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ تَسْتَخْلِفُ عَلَيْهَا، قَالَ: فَأَخَذَ مُعَاوِيَةَ رَبْوَةٌ وَنَفَسٌ فِي غَدَاةٍ قَرٍّ حَتَّى عَرِقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ وَجْهِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ , فَإِنَّكَ امْرُؤٌ نَاصِحٌ، قُلْتَ بِرَأْيِكَ , بَالِغٌ مَا بَلَغَ، وَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ إِلَّا ابْنِي وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَابْنِي أَحَقُّ مِنْ أَبْنَائِهِمْ، حَاجَتَكَ، قَالَ: مَا لِي حَاجَةٌ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لَهُ أَخُوهُ: إِنَّمَا جِئْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نَضْرِبُ أَكْبَادَهَا مِنْ أَجْلِ كَلِمَاتٍ قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا لِكَلِمَاتٍ، قَالَ: فَأَمَرَ لَهُمْ بِجَوَائِزِهِمْ، قَالَ: وَخَرَجَ لِعَمْرٍو، مِثْلُهُ

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ نے یزید کو اپنا نائب بنانے کا ارادہ کیا تو عامل مدینہ کی طرف آدمی بھیجا کہ میری طرف اپنی چاہت کے مطابق وفد بنا کر بھیجو، انہوں نے عمرو بن حزم انصاری کو وفد دے کر بھیجا، پس انہوں نے آکر اجازت مانگی، تو حضرت معاویہ کا منشی ان کے لیے اجازت مانگنے آیا اور کہا: یہ عمرو ہے جو اجازت طلب کرنے آیا ہے ۔حضرت معاویہ نے کہا: میرے پاس کیا لایا ہے؟ اس نے عرض کی: اے امیر المومنین! وہ آپ سے نیک سلوک طلب کرتے ہوئے آیا ہے۔ پس معاویہ نے فرمایا: اگر تو سچا ہے تو وہ لکھ دے جو چاہتا ہے، پس میں اسے عطا کر دوں گا جو اس نے مجھ سے مانگا ہے، میں اسے دیکھوں گا نہیں، راوی کا بیان ہے کہ جب منشی نے آکر آپ (عمرو بن حزم) سے کہا: تیرا کیا کام ہے؟ جو چاہتا ہے لکھ دے؟ تو انہوں نے کہا: سبحان اللہ! میں امیر المومنین کے دروازے پر آیا ہوں، وہ پردے میں ہو گئے ہیں؟ میں تو ان سے ملاقات بالمشافہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت معاویہ نے دربان سے کہا: اس کو فلاں فلاں دن کا وعدہ دے دو، جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو تو آجائے۔ راوی کہتا ہے پس جب حضرت معاویہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو تخت لگانے کا حکم دیا، پس ان کے دفتر میں اسے رکھ دیا گیا، پھر آپ نے لوگوں وک وہاں سے نکال دیا، آپ کے پاس عمرو کے لئے ایک کرسی تھی، جس کو عمرو کے لئے رکھا گیا تھا۔ پس عمرو نے آکر اجازت طلب کی۔ آپ کو اجازت دی گئی، پھر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئے تو معاویہ نے ان سے کہا اپنی ضرورت بیان کرو۔ انہوں نے حمد و ثناء کے بعد کہا: مجھے میری عمر کی قسم! یزید بن معاویہ اعلیٰ نسب کا قریش ہے، مال سے غنی ہے، مگر ہر خیر سے خالی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس آدمی کو رعیت دیتا ہے، قیامت کے دن اس سے ان کے بارے میں سوال کرے گا اس نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اے معاویہ! میں تمہیں امت محمدیہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کہ تم ان پر کس کو اپنا نائب بنا رہے ہو۔ راوی کہتا ہے کہ معاویہ کی سانس پھول گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: پس تو خالص نصیحت کرنے والا آدمی ہے، تو نے بڑے خوبصورت طریقے سے اپنی رائے کہہ دی ہے، تو نے جو کچھ کہنا تھا صحیح صحیح کہہ دیا لیکن صورت حال یہ ہے باقی یا میرا بیٹا ہے یا ان کے بیٹے ہیں، لہذا ان کے بیٹوں سے میرا بیٹا زیادہ حق رکھتا ہے، اور کوئی کام ہے تو بتاؤ! انہوں نے کہا اور کوئی کام نہیں ہے، پھر ان سے ان کے بھائی نے کہا کہ ہم مدینہ سے اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے چند کلمات کہنے کی خاطر آئے ہیں؟ راوی کہتا ہے کہ آپ نے ان کو انعامات دینے کا حکم دیا۔ اور وہ عمرو کے لئے انہیں کی مثل نکلے (یعنی جیسا عمرو نے کہا تھا اسی کے حساب سے)۔

تخریج: مسند ابویعلیٰ ۱۳/۱۲۱ ح ۷۱۷۴۔

تحکیم: صحیح۔

حسین سلیم اسد نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

﴿۵۴﴾

(۱۳۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، ثنا عَوْفٌ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مَخْلَدٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ قَالَ لِيَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَوَّلُ مَنْ يُغَيِّرُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ»

ابو ذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلا شخص جو میری سنت کو بدل دے گا اس کا تعلق بنو امیہ سے ہو گا۔

تخریج: الاوائل ابن ابی عاصم ص۷۷ح۶۳، المطالب العالیہ ۱۸/۲۷۶، سلسلہ احادیث صحیحہ ۴/۳۲۹۔

تحکیم: حسن۔

یہ روایت دراصل ایک طویل مظمون کی روایت کا اختصار ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

(۱۳۶) أخبرنا أبو سهل محمد بن إبراهيم أنا أبو الفضل الرازي أنا جعفر بن عبد الله نامحمد بن هارون نا محمد بن بشار نا عبد الوهاب نا عوف ثنا مهاجر أبو مخلد حدثني أبو العالية حدثني أبو مسلم قال غزا يزيد بن أبي سفيان بالناس فغنموا فوقعت جارية نفيسة في سهم رجل فاغتصبها يزيد فأتى الرجل أبا ذر فاستعان به عليه فقال له رد على الرجل جاريته فتلكأ عليه ثلاثا فقال إني فعلت ذاك لقد سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول أول من يبدل سنتي رجل من بني أمية يقال له يزيد فقال له يزيد بن أبي سفيان نشدتك بالله أنا منهم قال لا قال فرد على الرجل جاريته

ابو مسلم جذمی نے فرمایا کہ یزید بن ابی سفیان نے لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کیا پھر انہیں مال غنیمت حاصل ہوا تو ایک آدمی کے حصے میں ایک بہترین قیمتی لونڈی آءی۔ پھر اس لونڈی کو یزید بن ابی سفیان نے اپنے قبضہ میں لے لیا تو وہ آدمی ابو ذر کے پاس آیا اور ان کے خلاف تعاون کرنے کی درخواست کی۔ پھر انہوں نے یزید بن ابی سفیان سے کہا: اس آدمی کو اس کی لونڈی واپس دے دو، تو انہوں نے تین دفعہ عذر پیش کیا، پھر ابو ذر نے کہا: میں نے یہ اس لئے کیا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میری سنت کو سب سے پہلے بنی امیہ کا ایک آدمی تبدیل کرے گا جسے یزید کہا جائے گا۔ یزید بن ابی سفیان نے ابو ذر سے پوچھا: اللہ کی قسم! کیا میں وہ آدمی ہوں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ پھر یزید بن ابی سفیان نے اس لونڈی کو واپس کر دیا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۲۶۰ح۳۵۸۷۷، الکنی والاسماء ۲/۲۶۲ح۹۲۲، دلائل النبوۃ ۶/۴۶۷، تاریخ دمشق ۲۵/۲۴۹، اتحاف الخیرۃ المہرہ ۵/۱۸۸، ۸/۸۵، المطالب العالیہ ۱۸/۲۷۴۔

تحکیم: حسن۔

نوٹ: تاریخ دمشق کے علاوہ باقی تمام کتب میں یہ روایت ابو العالیہ الریاحی نے بیان کی ہے۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى , ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ , عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ , عَنْ مَكْحُولٍ , عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتَّى يَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَثْلِمُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ»

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے روایت ہے کہ میری امت تب تک عدل پر قائم رہے گی جب تک بنی امیہ میں سے ایک یزید نامی شخص نہ آجائے۔

تخریج: مسند ابو یعلیٰ ۲/ ۱۷۶ح۸۷۱، بغیۃ الباحث ۲/ ۶۴۲ح۶۱۶۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں مکحول کی ملاقات حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے نہیں ہے۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبُعٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: «وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخَضَّبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمِ رَأْسِهِ» ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ لَا يَقُولُ ذَاكَ أَحَدٌ إِلَّا أَبَرْنَا عِتْرَتَهُ، فَقَالَ: «أَذْكُرُ اللَّهَ، أَوْ أَنْشُدُ اللَّهَ، أَنْ تُقْتَلَ بِي إِلَّا قَاتِلِي» ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ، قَالُوا: فَمَا تَقُولُ لِلَّهِ إِذَا لَقِيتَهُ؟، قَالَ: أَقُولُ: «اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ تَوَفَّيْتَنِي وَتَرَكْتُكَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ»

عبد اللہ بن سبع تابعی بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؓ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو پیدا فرمایا، ایک وقت آئے گا کہ میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگ دیا جائے گا۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: اللہ تعالیٰ کی قسم!

جو کوئی بھی ایسی حرکت کرے گا ہم اس کو اس کے اہل وعیال سمیت تباہ برباد کر دیں گے۔ علیؓ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتا ہوں کہ ایسی حرکت مت کرنا، میرے قتل کے بدلے میں صرف میرے قاتل کو ہی قتل کرنا"۔ اس شخص نے عرض کی: اے امیر المومنین! اپنے بعد ہمارے لئے اپنا کوئی خلیفہ مقرر فرمادیں۔ علیؓ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں تمہیں اسی طرح چھوڑ کر جاؤں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: اگر آپ ﷺ ہمیں بغیر خلیفہ چھوڑے جارہے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو کیا جواب دیں گے؟ علیؓ نے فرمایا: میں عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ میں ان میں رہا جب تک تو نے مجھے ان میں رکھا اور جب تو نے مجھے موت دے دی تو میں نے تجھے ان پر نگران چھوڑ دیا، اب تیری مرضی ہے چاہے تو ان کی اصلاح فرمادے اور چاہے تو ان کو تباہ وبرباد فرمادے"۔

تخریج: مسند ابویعلیٰ ۱/۴۴۳ح ۵۹۰، مجمع الزوائد ۹/۱۳۷

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں عبداللہ بن سبع مجہول ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی سند میں اعمش کی تدلیس ہے۔

ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال سوائے عبداللہ بن سبیع کے، صحیح کے رجال ہیں اور عبداللہ بن سبیع ثقہ ہے۔ حسین سلیم اسد نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

۵۵

(۱۳۹) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ العَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنْتُ بِاليَمَنِ، فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، ذَا كَلاَعٍ، وَذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلاَثٍ، وَأَقْبَلاَ مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ المَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ، فَقَالُوا: " قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَالنَّاسُ صَالِحُونَ، فَقَالاَ: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَرَجَعَا إِلَى اليَمَنِ، فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ، قَالَ: أَفَلاَ جِئْتَ بِهِمْ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً، وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ العَرَبِ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا، يَغْضَبُونَ غَضَبَ المُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا المُلُوكِ "

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی بیان کرتے ہیں کہ میں یمن میں تھا اور وہاں میری ملاقات دو یمنی باشندوں ذوالکلاع اور ذو عمرو سے ہوئی۔ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنانے لگ گیا، ذو عمر نے کہا کہ اگر آپ کے نبی کی باتیں درست ہیں تو پھر ان کی وفات کو تو تین دن گزر چکے ہیں۔ پھر وہ میرے ساتھ ہی سفر کرتے رہے حتیٰ کہ ہم راستے میں ہی تھے کہ ہمارے سامنے مدینہ منورہ سے آنے والا ایک قافلہ نمودار ہوا اور ہم نے ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور ابو بکر کو خلیفہ بنالیا گیا ہے اور سب لوگ امن وامان سے ہیں۔ ان دونوں نے کہا اپنے خلیفہ کو بتانا کہ ہم آرہے تھے اور شاید دوبارہ آئیں گے، پھر وہ یمن کو لوٹ گئے۔ چنانچہ میں نے ابو بکر سے ان کا سارا قصہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم انہیں میرے پاس لے کر کیوں نہیں آئے؟ پھر کچھ عرصہ بعد ذو عمرو نے مجھے سے کہا: اے جریر! میرے دل میں تمہاری بڑی عزت ہے اور میں تمہیں ایک بات بتلاتا ہوں کہ تم عرب اس وقت تک خیر واصلاح میں رہو گے جب تک تم اپنے حاکم کے انتقال پر دوسرا حاکم بنالو گے، مگر پھر جب تلوار استعمال ہو گی تو بادشاہ ہوا کریں گے جو بادشاہوں کی طرح غضب ناک ہوا کریں گے اور بادشاہوں کی طرح ہی خوش ہوں گے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۴۲۸ح ۳۷۰۲۳، مسند احمد ۱۹۴۳۷، بخاری ۴۳۵۹، دلائل النبوۃ ۷/۲۰۷، کنز العمال ۷/۲۶۲ح ۱۸۸۲۳۔

تحکیم: صحیح۔

۵۶

(۱۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا البُلْعُومُ"

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو قسم کے پیالے محفوظ کیے ہیں، ایک کو میں نے لوگوں میں نشر کر دیا ہے اور دوسرے کو اگر بیان کروں تو میری شہ رگ کاٹ دی جائے گی۔

تخریج: بخاری ۱۲۰، فتح الباری ۱/۳۰۷، مشکاۃ المصابیح ۱/۸۹ح ۲۷۱۔

(١٤١) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ المَصْدُوقَ يَقُولُ: «هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ» فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلاَنٍ، وَبَنِي فُلاَنٍ، لَفَعَلْتُ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مُلِّكُوا بِالشَّأْمِ، فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسَى هَؤُلاَءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُبَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ»

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں ابو ہریرہؓ میں مسجد نبوی میں ابو ہریرہؓ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا، اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو فرماتے سنا تھا: میری امت کی ہلاکت خاندان قریش کے نوجوان لڑکوں کے ہاتھوں سے ہو گی۔ یہ سن کر مروان کہنے لگا: ان چھوکروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو بنو فلاں بنو فلاں کہہ سکتا ہوں۔ سعید بن عمرو کہتے ہیں کہ جب وہ لوگ شام کے حکمران بن گئے تو میں اپنے دادا کے ساتھ بنو مروان کے پاس جایا کرتا تھا تو میرے دادا جان جب ان کم عمر لڑکوں کو دیکھتے تو فرماتے۔ عین ممکن ہے کہ یہ وہی لڑکے ہوں۔ ہم نے ان سے جواباً عرض کیا: آپ بہتر جانتے ہیں۔

تخریج: مسند احمد ۸۲۷۷، بخاری ۳۶۰۵، ۷۰۵۸، اتحاف المہرۃ ۱۴/ ۷۲۱، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۴۸۳ح ۵۳۸۸۔

(١٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَسَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ،عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،قَالَ:يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍقَالُوا:فَمَا تَأْمُرُنَا؟قَالَ:لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ۔

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا تھا کہ قریش کا یہ قبیلہ میری امت کو برباد کرے گا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش کہ لوگ ان سے الگ ہی رہیں۔

تخریج: مسلم ۷۳۲۵، الکنی والاسماء للدولابی ۱/ ۴۰۵، دلائل النبوۃ ۶/ ۴۶۴۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کہا کہ میرے والد نے مرض الموت میں کہا کہ اس حدیث کو پھینک دو، یہ نبی ﷺ کی احادیث کی خلافت ہے، یعنی ان کا فرمان ہے کہ سنو، اطاعت کرو اور صبر کرو۔ (**المنتخب من علل الخلال** ۱/ ۱۶۳)

مروذی نے کہا کہ میں نے خود اُن (ابن حنبل) کو کہتے سنا کہ یہ حدیث ردی ہے، معتزلہ نے اسے جمعہ کی نماز ترک کرنے کے لئے حجت بنایا ہے۔ (جامع العلوم ۱۵/ ۲۹۱)

(١٤٣) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا كَامِلٌ يَعْنِي أَبَا الْعَلَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ – مُؤَذِّنًا كَانَ يُؤَذِّنُ لَهُمْ – قَالَ:سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ، وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ "

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا تھا کہ ۷۰ کی دہائی اور چھوکروں کی حکمرانی سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/ ۴۶۱ح ۳۷۲۳۵، مسند احمد ۸۳۰۲، ۸۳۰۳، ۸۶۳۹، ۹۷۸۲، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۱۴/ ۶۷ح ۸۳۱۹، ۱۴/ ۶۸ح ۸۳۲۰، ۱۴/ ۲۹۴ح ۸۶۵۴، مجمع الزوائد ۷/ ۲۲۰ح ۱۱۹۶۰، المطالب العالیہ ۱۸/ ۳۹۰، مشکاۃ المصابیح ۲/ ۱۰۹۶ح ۳۷۱۶، نیل الاوطار ۸/ ۳۰۳۔

تحکیم: حسن لغیرہ، اس کی سند میں ابو صالح المؤذن لین الحدیث ہیں۔
شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

نوٹ: حضرت ابو ہریرہؓ نے ۶۰ ھجری کے حکمرانوں سے پناہ مانگی ہے جو کہ سند سے ثابت ہے اس لئے اس کی روشنی میں یہ حسن لغیرہ ہے۔

(١٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ قَالَ:أَخْبَرَنَا أَبِي، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ،عَنْ عُمَيْرِ بن هاني،أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ:كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَقُولُ:اللهُمَّ لَا تُدْرِكْنِي سَنَةُ السِّتِّينَ وَيْحَكُمْ تَمَسَّكُوا بَصُدْغَيْ مُعَاوِيَةَ. اللهُمَّ لَا تُدْرِكْنِي إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ

حضرت ابو ہریرہؓ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ! مجھے ٦٠ تک باقی نہ رکھنا۔ معاویہ کی کنپٹیوں کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اے اللہ تعالیٰ! مجھے چھوکروں کے اقتدار تک باقی نہ رکھنا۔

تخریج: دلائل النبوۃ ج ٦/٤٦٦۔

تحکیم: صحیح۔

﴿٥٨﴾

(١٤٥) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلَى مِنْبَرِهِ وَيَنْزِلُونَ، فَأَصْبَحَ كَالْمُتَغَيِّظِ وَقَالَ: «مَا لِي رَأَيْتُ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلَى مِنْبَرِي نَزْوَ الْقِرَدَةِ؟» ، قَالَ: فَمَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ گویا حکم کے بیٹے آپ ﷺ کے منبر پر اچھل کر چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں۔ آپ ﷺ سخت غصے میں آ گئے اور ارشاد فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ حکم کے بیٹے میرے منبر پر بندروں کی طرح اچھل کود کر رہے ہیں۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وفات تک آپ ﷺ کو کبھی مطمئن اور ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔

تخریج: مسند ابو یعلیٰ ١١/٣٤٨ ح ٦٤٦١۔

تحکیم: حسن۔

حسین سلیم اسد نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

﴿٥٩﴾

(١٤٦) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ» ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ»

حضرت عائذ بن عمروؓ عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور فرمایا: اے بیٹا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بدترین حکمران وہ ہیں، جو ظالم ہوں، اس لئے تم ان میں شامل ہونے سے بچ جاؤ۔ یہ سن کر وہ بولا بیٹھ جاؤ، تم تو صحابہ میں سے محض بھوسہ ہو۔ عائذ بن عمروؓ نے فرمایا: کیا صحابہ میں سے بھی کوئی شخص بھوسہ تھا؟ بھوسہ تو ان کے بعد میں آنے والے لوگوں میں ہے۔

تخریج: مسند احمد ٢٠٩١٣، مسلم ٤٧٣٣، الکنی والاسماء للدولابی ١/٢٨٥، مسند الرویانی ٢/٥٣ ح ٧٧٩، کتاب الاموال ابن زنجویہ ١/٦٢ ح ٦٧، سنن الکبریٰ للبیہقی ٨/٢٧٨، سلسلہ احادیث صحیحہ ٦/٨٩٩۔

(١٤٧) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ، قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ – سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ – فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ، فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ: إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ، قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ: نَعَمْ «لَا مَرَّةً، وَلَا ثِنْتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثًا، وَلَا أَرْبَعًا، وَلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا»

ابو طالوت بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو برزہؓ کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس آتے دیکھا جبکہ وہ دستر خوان پر تھا، اس نے ابو برزہؓ کو آتے ہوئے دیکھ کر کہا: یہ ہے تمہارا ٹھگنا محمدی، ابو برزہؓ بات کو سمجھ گئے اور فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ میں ایسے لوگوں تک زندہ رہوں گا جو مجھے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پر عار دلائیں گے۔ عبید اللہ بن زیاد بولا: محمد ﷺ کی صحابیت تمہارے لئے باعث زینت ہے، عار کا سبب نہیں۔ پھر کہنے لگا: میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم سے حوض کوثر کے متعلق پوچھوں۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں کچھ سنا تھا؟ ابو برزہؓ نے فرمایا: ہاں، نہ ایک بار، نہ دو بار، نہ تین بار، نہ چار بار اور نہ پانچ بار، اور جو شخص اس کے وجود کا انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے پینا نصیب نہ فرمائے۔ ابو طالوت بیان کرتے ہیں کہ پھر ابو برزہؓ غصے کی حالت میں وہاں سے تشریف لے گئے۔

تخریج: مسند احمد ۲۰۰۱۷، ۲۰۰۴۵،مسند احمد بتحقیق ارنؤوط۳۳/۲۳ح۱۹۷۷۹، ابو داود ۴۷۴۹، السنہ ابن ابی عاصم ۲/۳۲۳ح۷۰۲۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۱٤۸) أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا الْهِنْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ، اذْهَبْ بِهَذَا الدَّمِ فَأَهْرِقْهُ حَيْثُ لَا يَرَاكَ أَحَدٌ» ، فَلَمَّا بَرَزْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَدْتُ إِلَى الدَّمِ فَحَسَوْتُهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا صَنَعْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟» قَالَ: جَعَلْتُهُ فِي مَكَانٍ ظَنَنْتُ أَنَّهُ خَافٍ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: «فَلَعَلَّكَ شَرِبْتَهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «وَمَنْ أَمَرَكَ أَنْ تَشْرَبَ الدَّمَ؟ وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ، وَوَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ»

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی ﷺ پچھنے لگوا رہے تھے، جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: عبداللہ! اس خون کو ایسی جگہ چھپادو کہ کوئی شخص دیکھ نہ سکے۔ لیکن انہوں نے اسے پی لیا۔ جب واپس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کہاں چھپایا؟ عرض کیا: میں نے ایسے مقام پر چھپادیا جو لوگوں کی نگاہوں سے مخفی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: شاید تم نے اسے پی لیا؟ عرض کی: جی ہاں! تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے لوگوں کو تکلیف ہوگی اور لوگوں سے تم کو تکلیف ہوگی۔

المستدرک ۳/۶۳۸ح۶۳۴۳،حلیۃ الاولیاء ۱/۳۲۹،مجمع الزوائد ۸/۲۷۰ح۱۴۰۱۰،تلخیص الحبیر ۱/۱۶۹، کنز العمال ۱۵/۲۷۵ح۴۰۹۶۲۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں ہنید بن القاسم مجہول ہیں۔

﴿۲۰﴾

(۱٤۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ»

براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا تھا: انصار سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور انصار سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔ چنانچہ جس نے انصار سے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے گا، اور جس نے انصار سے دشمنی رکھی تو اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا۔

تخریج: مسند ابو داود طیالسی ۲/۹۷ح۷۶۴،مسند علی بن الجعد ۱/۸۵ح۴۷۹،مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۳۹۸ح۳۲۳۵۳،مسند احمد ۱۸۶۹۴،۱۸۷۷۷،مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳۰/۵۴۱ح۱۸۵۷۶،فضائل الصحابہ ۲/۸۰۷ح۱۴۵۵،بخاری ح ۳۷۸۳،مسلم ۱۲۹-۷۵(۱۴۹)، سنن ترمذی ۳۹۰۰، سنن ابن ماجہ ۱۶۳،سنن الکبریٰ للنسائی ۸۲۷۶،مستخرج ابو عوانہ ۱/۱۳۸، المعجم الاوسط ۷/۹۱ح۶۹۴۶، شعب الایمان ۳/۹۲،تحفۃ الاشراف ۲/۳۳،فتح الباری ۱/۶۳، اتحاف المہرۃ ۲/۸۹،مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۵۱ح۶۲۱۶، کنز العمال ۱۲/۱۴ح۳۳۷۴۵،سلسلہ احادیث صحیحہ ۲/۶۸۸،۴/۶۲۴۔

(۱۵۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، أَخُو عَبْدَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ، وَالعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ المِنْبَرَ، وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ اليَوْمِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ»

انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سر مبارک پر پٹی باندھے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کے بعد آپ ﷺ کبھی منبر پر تشریف نہ لا سکے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: میں انصار کے بارے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ

میرے جسم و جان ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں، اب ان کے حقوق باقی ہیں، تم ان کے نیک وکاروں کی طرف سے عذر قبول کرنا اور ان کے خطاکاروں سے در گزر کرنا۔

تخریج: بخاری ۳۷۹۹، سنن الکبریٰ للنسائی ۸۲۸۸، فتح الباری ۱۰/۲۷۴، المطالب العالیہ ۱۶/۶۵۳، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۵۲ح ۶۲۲۱۔

(۱۵۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي المُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ، وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللَّهُ بِي، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي» كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» . قَالَ: كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: " لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ: جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ "

حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار استر ہیں جبکہ باقی لوگ اوپر کا کپڑا ہیں۔ بے شک تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات کرنا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۴۲۰ح ۳۷۰۰۱، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۶/۳۹۲ح ۱۶۴۷۰، بخاری ۴۳۳۰، شرح السنہ للبغوی ۱۴/۳۴، سنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۵۵۱، فتح الباری ۶/۲۵۲، کنز العمال ۱۴/۶۴ح ۳۷۹۴۵۔

(۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا فِرْدَوسٌ الْأَشْعَرِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي دَارِهِ غَزَا أَرْضَ الرُّومِ، فَمَرَّ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَجَفَاهُ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ غَزْوَتِهِ فَجَفَاهُ، وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا، قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْبَأَنَا أَنَّا سَنَرَى بَعْدَهُ أَثَرَةً» ، قَالَ مُعَاوِيَةُ فِبِمَ أَمَرَكُمْ؟ قَالَ: «أَمَرَنَا أَنْ نَصْبِرَ» ، قَالَ: فَاصْبِرُوا إِذًا، فَأَتَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ أَمَرَهُ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا أَبَا أَيُّوبَ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ لَكَ مِنْ مَسْكَنِي كَمَا خَرَجْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ أَهْلَهُ فَخَرَجُوا، وَأَعْطَاهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْطَلَاقِهِ قَالَ: حَاجَتُكَ؟ قَالَ: حَاجَتِي عَطَائِي وَثَمَانِيَةُ أَعْبُدٍ يَعْمَلُونَ فِي أَرْضِي، وَكَانَ عَطَاؤُهُ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ فَأَضْعَفَهَا لَهُ خَمْسَ مِرَارًا، وَأَعْطَاهُ عِشْرِينَ أَلْفًا وَأَرْبَعِينَ عَبْدًا «قَدْ تَقَدَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ صَحِيحٍ، وَأَعَدْتُهُ لِلزِّيَادَاتِ فِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ»

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ابو ایوب انصاریؓ جو رسول اللہ ﷺ کے میزبان بنے تھے جب غزوہ روم میں شریک ہوئے تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا: کیا تم قاتلین عثمان میں شامل نہیں؟ اور ان کے ساتھ بد سلوکی کا معاملہ کیا، پھر غزوہ سے واپسی پر بھی ایسا ہی سلوک کیا اور ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی تو ابو ایوب انصاریؓ نے کہا کہ آپ ﷺ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ تم لوگ کن کن آزمائشوں میں مبتلا ہو گے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو حضرت ابو ایوبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ پر حوضِ کوثر پر ملاقات کرنا۔ تو حضرت معاویہ نے کہا تو پھر تم صبر ہی کرو۔ اس پر ابو ایوب انصاریؓ غصہ میں آ گئے اور قسم کھائی کہ پوری زندگی حضرت معاویہ سے کلام نہیں کروں گا۔ جب علیؓ نے عبد اللہ بن عباسؓ کو بصرہ کا گورنر بنا کر بھیجا تو وہاں ابو ایوب انصاریؓ ان کو ملنے کے لئے آئے۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا: میں آج آپ کے لئے ویسے ہی گھر خالی کر دوں گا جیسے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی مہمان نوازی کے لئے کیا تھا۔ پھر انہوں نے اپنے گھر والوں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا اور سارا سازو سامان ابو ایوب انصاریؓ کو تحفے میں دے دیا۔ پھر پوچھا کوئی اور حاجت؟ ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا کہ مجھ پر چار ہزار درہم کا قرضہ ہے اور مجھے اپنی

زمین پر کام کرنے کے لئے آٹھ غلاموں کی ضرورت ہے، اس پر عبد اللہ بن عباس نے ابو ایوب انصاریؓ کو بیس ہزار درہم اور چالیس غلام تحفے میں دیئے۔

تخریج: المستدرک للحاکم ۳/۵۲۲ح۵۹۴۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں، نیز اس کی سند میں مسعود بن سلیم مجہول ہے اور فردوس الاشعری بھی مجہول ہے جس کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔

(۱۵۳) أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ، أَتَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ لَهُ حَاجَةً، قَالَ: أَلَسْتَ صَاحِبَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: أَمَا «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ أَثَرَةٌ» قَالَ: وَمَا أَمَرَكُمْ؟ قَالَ: «أَمَرَنَا أَنْ نَصْبِرَ حَتَّى نَرِدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ» . قَالَ: فَاصْبِرُوا قَالَ: فَغَضِبَ أَبُو أَيُّوبَ، وَحَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَهُ أَبَدًا، ثُمَّ إِنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ فَخَرَجَ لَهُ عَنْ بَيْتِهِ كَمَا خَرَجَ أَبُو أَيُّوبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْتِهِ، وَقَالَ: إِيشْ تُرِيدُ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ غِلْمَةٍ يَكُونُونَ فِي مَحِلِّي، قَالَ: لَكَ عِنْدِي عِشْرُونَ غُلَامًا «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

مقسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوبؓ، حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور اپنی حاجت کا ذکر کیا۔ حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ کیا آپ حضرت عثمانؓ کے ساتھی نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ پیش آنے والے معاملات ہمیں پہلے ہی بتا نہیں دیئے تھے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا: یہ کہ ہم صبر کریں گے حتیٰ کہ ہم حوض کوثر پر اکٹھے ہوں ۔ حضرت معاویہؓ نے کہا: ٹھیک ہے پھر صبر ہی کرو، اس پر حضرت ابو ایوبؓ سخت ناراض ہوئے اور قسم کھالی کہ ان سے کبھی بھی بات نہیں کریں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابو ایوبؓ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گئے اور سارا معاملہ ان کو بتایا، تو حضرت عبد اللہ بن عباسؓ ان کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے جس طرح حضرت ابو ایوبؓ، رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنے گھر سے باہر آئے تھے، گھر سے باہر آکر انہوں نے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے قرض خواہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے چار غلام درکار ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا: میں آپ کو بیس غلام پیش کرتا ہوں۔

تخریج: المستدرک ۳/۵۲۰ح۵۹۳۵۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں سلیمان بن مہران الاعمش اور حکیم بن عتیبہ مدلس ہیں۔

﴿٦١﴾

(۱۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي، فَقُلْتُ لَهَا: دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَسَمِعَ صَوْتِي، فَقَالَ: مَنْ هَذَا، حُذَيْفَةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ وَأَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ.

حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ میری والد نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کب ملاقات کی ہے؟ میں نے کہا مجھے آپ ﷺ سے ملے ہوئے عرصہ بیت گیا ہے، اس پر میری والدہ نے مجھے سخت سست کہا۔ میں نے کہا کہ بس اب جانے دیجئے، میں آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کروں گا اور آپ ﷺ سے درخواست کروں گا کہ آپ ﷺ میرے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ار نماز مغرب ادا کی تو آپ ﷺ نماز میں مشغول رہے یہاں تک کہ میں نے نماز عشاء بھی آپ ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ پھر آپ ﷺ واپس چلے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ آپ ﷺ نے آواز سنی تو پوچھا کہ کون؟ کیا حذیفہ ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کوئی کام ہے؟ پھر آپ ﷺ نے دعا دی، اللہ تعالیٰ تیری اور تیری ماں کی

بخشش فرمائے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات ایک ایسا فرشتہ زمین پر اترا ہے جو پہلے کبھی نہیں آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مجھے سلام کہا اور خوش خبری دی کہ فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار اور حسنؓ و حسینؓ جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے۔

تخریج: ترمذی ۳۷۸۱۔

تحکیم: صحیح۔

شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

(۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرِّيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ بِهَذِهِ الزِّيَادَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ "

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے اور ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہوں گے۔

تخریج: سنن ابن ماجہ ۱۱۸، الشریعہ للآجری ۵/۲۱۴۱، المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳۹ح۲۶۱۷ ،المستدرک ۳/۱۸۲ح۴۷۷۹، ۴۷۸۰، المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۶۵ح۲۶۷۷، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۲۹۲ح۶۵۰، تحفۃ الاشراف ۶/۲۲۹، مجمع الزوائد ۹/۱۸۲ح۱۵۰۸۱، ۹/۱۸۳ح۱۵۰۸۸، اتحاف المہرۃ ۹/۳۲۵، ۱۰/۱۸۸، کنز العمال ۱۲/۱۱۲ح۳۴۲۴۷، ۱۲/۱۱۵ح۳۴۲۵۹، کنز العمال ۱۳/۶۶۳ح۳۷۶۸۸، سلسلہ احادیث ضعیفہ ۱۴/۲۳۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں عثمان المری مجہول ہے، نیز ابن ماجہ کی روایت میں معلی بن عبدالرحمان متہم بالوضع ہے، یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے کہ "ان کے والد ان سے بہتر ہیں"۔

شیخ البانی نے کہا کہ صحیح ہے۔

﴿۶۲﴾

(۱۵۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: " إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ "

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا کرتے تھے اور فرماتے: تمہارے باپ ابراہیم اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق کو بھی انہی الفاظ کے ساتھ پناہ میں دیا کرتے تھے اور میں تم دونوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان سے بچاؤ، اور ہر زہریلے جانور سے، اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے بچاؤ کے لیے۔

تخریج: مسند احمد ۲۱۱۲، ۲۴۳۲، صحیح بخاری ۳۳۷۱، سنن ابو داود ۴۷۳۷، سنن ابن ماجہ ۳۵۲۵، سنن ترمذی ۲۰۶۰، سنن نسائی الکبریٰ ۷۶۷۹۔

(۱۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي. قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا.

اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوا، تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ نے اپنی چادر میں کوئی چیز لپیٹ کر اٹھا رکھی تھی، معلوم نہیں کیا چیز تھی، جب میں نے اپنے کام کی بات آپ ﷺ سے عرض کر لی تو پوچھا: آپ ﷺ نے چادر میں کیا اٹھا رکھا ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے چادر کھول کر دکھائی اور اس میں حسنؓ اور حسینؓ تھے، جنہیں آپ ﷺ نے اپنی گود مبارک میں اٹھا یا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی: یہ دونوں میری اولاد ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، اس لیے تو بھی ان

دونوں سے محبت فرما اور اس شخص سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۳۷۸ح۳۲۱۸۲ ،مسند ابن ابی شیبہ ۱/۱۲۵ح۱۶۳ ،ترمذی ۳۷۶۹،سنن الکبریٰ نسائی ۸۴۷۱، مسند البزار ۷/۱۳۱ح۲۵۸۰، صحیح ابن حبان ۶۹۶۷۔

تحکیم:ضعیف، اس کی سند میں خالد بن مخلد ضعیف ہے۔ جبکہ عبد اللہ بن ابی بکر بن زید، مسلم بن ابی سہل اور حسن بن اسامہ بن زید مجہولین ہیں۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ حسن ہے۔

(۱۵۸) حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأَسْبَاطِ.

یعلیٰ بن مرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ، اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرمائے جو حسینؓ سے محبت کرے، حسینؓ میرے نواسوں میں نواسہ ہے۔

تخریج:مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۳۸۰ح۳۲۱۹۶،مسند احمد ۱۷۷۰۴،مسند احمد بن حنبل بتحقیق ارنؤوط ۲۹/۱۰۳ح۱۷۵۶۱،فضائل الصحابہ ۲/۷۷۲ح۱۳۶۱،المعرفہ والتاریخ ۱/۳۰۹،ترمذی ۳۷۷۵، سنن ابن ماجہ ۱۴۴، صحیح ابن حبان ۶۹۷۱، المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳۳ح۲۵۸۹، ۲۲/۲۷۴ح۷۰۲ ، المستدرک ۳/۱۹۴ح۴۸۲۰، تحفۃ الاشراف ۹/۱۱۹،مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۶۸ح۶۱۶۹،سلسلہ احادیثِ صحیحہ ۳/۲۲۹۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش، جو کہ شامی راوی ہے، اس کی اپنے وطن والوں کے علاوہ دوسرے علاقہ کے لوگوں سے روایت ضعیف ہے اور عبد اللہ بن عثمان بن خثیم مکی ہیں۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ یہ حدیث ان شاء اللہ حسن ہے، شیخ البانی نے کہا کہ یہ حسن ہے۔

﴿۶۳﴾

(۱۵۹) حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا.

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آ گئے۔ انہوں نے سرخ قمیص پہن رکھی تھی، وہ چلتے چلتے گر پڑتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے، ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا: تمہارے اموال اور اولاد میں تمہارے لئے آزمائش ہے(التغابن ۱۵)۔ میں نے جب ان بچوں کو چلتے اور گرتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا، حتیٰ کہ میں نے اپنا خطبہ کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔

تخریج:مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳۸/۱۰۰ح۲۲۹۹۵ ،فضائل الصحابہ ۲/۷۷۰ح۱۳۵۸، جامع ترمذی ۳۷۷۴، الشریعہ للآجری ۵/۲۱۶۲، سنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۰۹،کنز العمال ۱۲/۱۱۴ح۳۴۲۵۷، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۳۸ح۶۱۶۸، نیل الاوطار ۳/۳۲۶۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند قوی ہے، شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

(۱۶۰) أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ الطَّرَسُوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا، فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَيْ صَلَاتِهِ، سَجْدَةً أَطَالَهَا، قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ، قَالَ: «كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي، فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ»

حضرت شدادؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نماز عشاء کی امامت کے لئے باہر تشریف لائے۔ اس وقت آپ ﷺ نے حسنؓ یا حسینؓ کو اٹھایا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ امامت کے لئے آگے بڑھے اور نواسے کو وہیں زمین پر بٹھا لیا۔ پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع فرمائی۔ آپ ﷺ نے نماز کے دوران سجدہ میں تاخیر فرمادی تو میں نے نماز ہی میں سر اٹھا کر دیکھا کہ آپ ﷺ کے نواسے پشت مبارک پر چڑھے ہوئے ہیں اور اس وقت آپ ﷺ سجدہ کی حالت میں ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے دوران نماز جب سجدہ میں تاخیر فرمائی تو ہم لوگوں نے گمان کیا کہ شاید آپ ﷺ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آگیا ہے یا پھر آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ دراصل میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوا تو مجھے یہ برا محسوس ہوا کہ میں سجدے سے جلدی سر اٹھالوں اور اس بچے کی خواہش مکمل نہ ہو سکے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۳۷۹ح۳۲۱۹۱ مسند احمد ۱۶۱۲۹، ۲۸۱۹۹،مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۵/۴۲۰ح۱۶۰۳۳، ۴۵/۶۱۴ح۲۷۶۴۷، سنن الکبریٰ ح ۷۳۱،المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۷۰ح۷۱۰۷،المستدرک ۳/۱۸۱ح۴۷۷۵، ۳/۷۲۶ح۶۶۳۱، سنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۷۳، المطالب العالیہ ۴/۱۷۶، ۱۶/۲۱۰، کنز العمال ۱۳/۶۶۸ح۳۷۷۰۶۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

﴿۶۴﴾

(١٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ، فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ، فَنَادَى عَلِيٌّ: اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللهِ، اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللهِ، بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟، دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَغْضَبَكَ أَحَدٌ، مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: " بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ " قَالَ: فَقَالَ: " هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ " قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. فَمَدَّ يَدَهُ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا

ابوعبداللہ کے بیٹے عبداللہ بن نجی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جو کہ علیؓ کے لیے سفر میں سامان طہارت کا بندوبست کرتے تھے کہ وہ علیؓ کے ساتھ سفر میں تھے، جب آپ ﷺ صفین کو جاتے ہوئے نینویٰ کے برابر پہنچے تو آپؓ نے بلند آواز سے کہا: اے ابوعبداللہ! فرات کے کنارے صبر کرنا، ابوعبداللہ فرات کے کنارے صبر کرنا۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہوگی؟ علیؓ نے فرمایا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے، میں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کو کسی نے ناراض کیا ہے، آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ ابھی ابھی جبرئیل میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں اور انہوں نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ بے شک حسینؓ فرات کے کنارے قتل کر دیے جائیں گے، پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا میں آپ ﷺ کو حسینؓ کے مقتل کی مٹی لا کر دکھاؤں؟ میں نے کہا ہاں دکھاؤ! چنانچہ انہوں نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر مجھے دکھائی، تو اس پر میں اپنے آنسو نہ روک سکا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۴۷۸ح۳۷۳۶۷، مسند احمد ۶۴۸، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲/۷۸ح۶۴۳، مسند البزار ۳/۱۰۱ح۸۸۴، مسند ابو یعلیٰ ۱/۲۹۸ح۳۶۳، مجمع الزوائد ۹/۱۸۷ح۱۵۱۱۲، کشف الاستار ۳/۲۳۱ح۲۶۴۱، اتحاف المہرۃ ۱۱/۵۲۲، المطالب العالیہ ۱۸/، ۲۴۹۱، کنز العمال ۱۲/۱۲۴ح۳۴۳۲۱، ۱۳/۶۵۵ح۳۷۶۶۶، سلسلہ احادیث صحیحہ ۳/۱۵۹۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں نجی الحضرمی مجہول ہیں اور ان کے بیٹے عبداللہ بن نجی صدوق ہیں البتہ ان کی حدیث صرف اعتبار میں لی جاتی ہے۔

حسین سلیم اسد نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔ شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

(١٦٢) حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: ثنا رَافِعُ بْنُ أَشْرَسَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا حُفَيْدٌ الصَّفَّارُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ، وَرَجُلٌ قَالَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ» صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں، اور وہ شخص جس نے کسی ظالم حاکم کو حکم دیا اور روکا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔

تخریج: المستدرک للحاکم ۳/ ۲۱۵ح ۴۸۸۴۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں محمد بن لیث، رافع بن اشرس اور حفید الصفار تینوں مجہول ہیں۔

معجم الکبیر کی روایت ہے:

(۱٦۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ الْكَلْبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ، ثنا الْأَصْبَغُ بْنُ نُبَاتَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ»

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حمزہ بن عبدالمطلب شہیدوں کے سردار ہیں۔

تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۵۱ح ۲۹۵۸۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں محمد بن سلیمان الاصبہانی ضعیف اور شماسہ ابو اسحاق متروک ہے۔

﴿٦٥﴾

(١٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُالْيَوْمَ " قَالَ عَمَّارٌ: " فَحَفِظْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ "

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کہ بال مبارک بکھرے ہوئے ہیں، اور آپ ﷺ پر گرد پڑی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک شی ـــ ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حسینؓ اور اس کے ساتھیوںؓ کا خون ہے جسے میں آج صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔ عمار کا بیان ہے کہ ہم نے وہ دن یاد رکھا اور پھر ہم نے تصدیق کر لی کہ اسی دن حسینؓ قتل کیے گئے تھے۔

تخریج: مسند احمد ۲۱٦۵، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۴/ ٦۰ح ۲۱٦۵۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنووط نے کہا کہ اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے قوی ہے۔

﴿٦٦﴾

(١٦٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَنِ المُحْرِمِ؟ قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ العِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا»

ابو نعیم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے محرم کے متعلق پوچھا، جو مکھی کو مار ڈالے؟ تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: یہ عراق کے رہنے والے مکھی کے متعلق پوچھتے ہیں، حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے لخت جگر کو قتل کر ڈالا ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

تخریج: مسند ابو داود طیالسی ۳/۳۳٦/۴ح۲۰۳۹، مسند احمد ۵۵٦۸، ۵٦۷۵، ۵۹۴۰، ٦۴۰٦، بخاری ح ۳۷۵۳، ۵۹۹۴، سنن ترمذی ۳۷۷۰، سنن نسائی الکبریٰ ۸۴۷۷، مسند ابو یعلیٰ ۱۰/۱۰٦ح۵۷۳۹، الشریعۃ للآجری ۵/۲۱۵۵، شرح السنہ للبغوی ۱۴/۱۳۷، المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۲۷ح۲۸۸۴، حلیۃ الاولیاء ۵/۷۰، ۷/۱٦۵، اتحاف المہرۃ ۸/۵٦۳، کنز العمال ۱۲/۱۱۳ح۳۴۲۵۱، ۱۲/۱۱۴ح۳۴۲۵٦، ۱۳/٦۷۳ح۳۷۷۲۲، سلسلہ احادیث صحیحہ ۲/۱۰۷۔

(١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَعَنَتْ أَهْلَ الْعِرَاقِ فَقَالَتْ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللهُ: غَرُّوهُ وَذَلُّوهُ ، لَعَنَهُمُ اللهُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُغَدِيَّةً بِبُرْمَةٍ، قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فِيهَا

عَصِيدَةً تَحْمِلُهَا فِي طَبَقٍ لَهَا، حَتَّى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: " أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ " قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ. قَالَ: " فَاذْهَبِي، فَادْعِيهِ، وَائْتِنِي بِابْنَيْهِ ". قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَقُودُ ابْنَيْهَا، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدٍ، وَعَلِيٌّ يَمْشِي فِي أَثَرِهِمَا، حَتَّى دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ، وَجَلَسَ عَلِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَاجْتَبَذَ مِنْ تَحْتِي كِسَاءً خَيْبَرِيًّا كَانَ بِسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِينَةِ، فَلَفَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، فَأَخَذَ بِشِمَالِهِ طَرَفَيِ الْكِسَاءِ، وَأَلْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: " اللهُمَّ أَهْلِي، أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللهُمَّ أَهْلِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا اللهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: " بَلَى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ " قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَمَا قَضَى دُعَاءَهُ لِابْنِ عَمِّهِ عَلِيٍّ وَابْنَيْهِ، وَابْنَتِهِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ام المومنین ام سلمہؓ کو فرماتے ہوئے سنا، جب حسین بن علیؓ کی شہادت کی خبر آئی، تو ام سلمہؓ نے اہل عراق پر لعنت کی اور کہا: انہوں نے اُن کو مار ڈالا ہے، اللہ تعالیٰ اُن کو غارت کرے، پہلے انہیں دھوکہ دیا اور ذلیل کیا، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود دیکھا کہ فاطمہؓ آپ ﷺ کے پاس صبح صبح ایک ہنڈیا لے کر آئیں جس میں عصیدہ تھا، جو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا، وہ ایک تھالی میں لے کر آئیں اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا، آپ ﷺ نے پوچھا تمہارا چچازاد کہا ں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ گھر میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے بلا کر لاؤ اور دونوں بچوں کو بھی لانا۔ ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ فاطمہؓ ان دونوں کو ایک ہاتھ سے تھامے ہوئے لے کر آئیں اور پیچھے علیؓ بن ابی طالب تشریف لا رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو گود میں بٹھایا، علیؓ آپ ﷺ کی دائیں جانب اور فاطمہؓ بائیں طرف تھیں، ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے نیچے سے خیبری چادر نکالی جسے ہم بطور بستر استعمال کرتے تھے۔ وہ چادر آپ ﷺ نے ان سب پر اوڑھا دی اور بائیں دست مبارک سے چادر کے دونوں کنارے پکڑ رکھے تھے اور دائیں ہاتھ کو رب عزوجل کی جانب پھیرا اور دعا فرمائی: اے اللہ تعالیٰ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی دور فرما دے اور انہیں خوب پاک کر دے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ انہی الفاظ میں دعا فرمائی۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں تم بھی چادر میں آجاؤ۔ ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں بھی چادر میں داخل ہو گئی لیکن آپ ﷺ اپنے چچازاد علیؓ، اپنے نواسوں اور بیٹی فاطمہؓ کے لیے دعا فرما چکے تھے۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۲/۶۸۵ح۱۱۷۰، ۲/۷۸۲ح۱۳۹۲، مسند احمد، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۴۴/۱۷۳ح۲۶۵۵۰، سنن ترمذ ۳۸۷۱، مجمع الزوائد ۹/۱۹۴ح۱۵۱۴۴۔

تحکیم: حسن، یہ حدیث کئی دوسری اسناد سے بھی روایت ہے۔

شعیب ارنووط نے کہا کہا اس کی سند شہر بن حوشب کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۱٦٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الآيَةَ: {تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ} ، دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلاَءِ أَهْلِي.

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ کہ جب یہ آیت اتری کہ {تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ} تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے لیے دعا کی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۲/۶۳۲ح۱۰۷۷، مسند احمد ۱۶۰۸، ۶۲۹۹، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۳/۱۶۰ح۱۶۰۸، مسلم ۳۲-۲۴۰۴، سنن ترمذی ۲۹۹۹، ۳۷۲۴، سنن نسائی الکبریٰ ۸۳۴۲، ۸۳۸۵، مستخرج ابو عوانہ ۸/۱۷۴، مسند البزار ۳/۳۲۴ح۱۱۲۰، المستدرک ۳/۱۵۹ح۴۷۰۸، ۳/۱۶۳ح۴۷۱۹، سنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۱۷، ۷/۱۰۱، فتح الباری ۷/۷۴، کنز العمال ۱۳/۱۶۳ح۳۶۴۹۶۔

تحکیم: صحیح۔

شعیب ارنووط نے کہا کہ اس کی سند مسلم کی شرط پر قوی ہے۔ شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۱٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أُمِّ

سَلَمَةَ، قَالَتْ: «سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ»

عمار فرماتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے مجھ سے فرمایا: میں نے خود جنات کو حسینؓ پر نوحہ کرتے ہوئے سنا ہے۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۲/۷۷۶ح۱۳۷۳، المعجم الکبیر ۳/۱۲۱ح۲۸۶۲، ۳/۱۲۲ح۲۸۶۷، ۲۸۶۸، مجمع الزوائد ۹/۱۹۹ح۱۵۷۹، ۱۵۱۸۰، ۱۵۱۸۱، اتحاف الخیرۃ المہرۃ ۷/۲۳۸، المطالب العالیہ ۱۶/۱۹۰۔

تحکیم: صحیح۔

﴿۶۷﴾

(۱۶۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: «كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالوَسْمَةِ»

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حسین بن علیؓ کا سر مبارک تھال میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا تو وہ اسے ہلکی ضرب لگانے لگا اور ان کے حسن کے متعلق کچھ کہا، اس موقع پر انس بن مالکؓ نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہت رکھتے تھے"۔ اس وقت ان کے بال وسمہ سے رنگے ہوئے تھے۔

تخریج: طبقات ابن سعد ۵/۴۷، مسند احمد ۱۳۷۸۴، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۲۱/۲۸۵ح۱۳۷۴۶، بخاری ح۳۷۴۸، مسند ابو یعلیٰ ۵/۲۲۸ح۲۸۴۱، مسند البزار ۱۳/۱۸۴ح۶۶۳۲، ۱۴/۲۳ح۷۴۲۳، شرح السنہ للبغوی ۱۴/۱۳۳، تحفۃ الاشراف ۱/۳۷۳، کشف الاستار ۳/۲۳۴ح۲۶۴۹، اتحاف المہرۃ ۲/۲۸۶، المطالب العالیہ ۱۸/۲۵۳، مشکاۃ المصابیح ۳/۱۷۴۱۔

(۱۷۰) حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا، لِمَ يُذْكَرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حسین بن علیؓ کا سر مبارک لایا گیا تو اس نے چھڑی ان کی ناک پر ماری اور کہا کہ میں نے ان جیسا حسن رکھنے والا کبھی نہیں دیکھا، میں نے کہا کہ حسین بن علیؓ تو رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔

تخریج: ترمذی ح۳۷۷۸، المعجم الکبیر ۳/۱۲۵ح۲۸۷۹۔

تحکیم: صحیح۔

شیخ البانی نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔

﴿یزید کے سیاہ کارنامے﴾

(۱۷۱) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ-------**الخ**

عطاء نے بیان کیا کہ جب اہل شام نے جنگ اور بیت اللہ کا غلاف جل گیا۔

تخریج: مسلم ۳۲۴۵، تحفۃ الاشراف ۱۱/۴۳۸، فتح الباری ۳/۴۴۵، سلسلہ احادیث صحیحہ ۱/۱۰۷۔

مدینہ منورہ کی حرمت کو پامال کیا۔

(۱۷۲) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِي الْحَرَّةِ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا، فَيَمُوتَ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا - أَوْ شَهِيدًا - يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا»

سعید بن ابو سعید نے مہری کے آزاد کردہ غلام ابو سعید سے روایت کی وہ واقعہ حرہ کی راتوں میں حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس آئے، مدینہ سے نقل مکانی کے متعلق ان سے مشورہ چاہا، اور ان سے وہاں کی مہنگائی اور اپنے کثیر العیال ہونے کے بارے میں شکوہ کیا، اور نہیں بتایا کہ وہ مدینہ کی مشقتوں اور فاقوں پر مزید صبر نہیں کرسکتے۔ انہوں نے اس سے کہا: تم پر افسوس! میں تمہیں اس کا کبھی مشورہ نہیں دوں گا، بلاشبہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص نہیں جو اس کی تنگدستی پر صبر کرتے ہوئے فوت جائے مگر میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارشی یا گواہ بنوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۲۶۶، ۱۱۵۷۵، ۱۱۶۸۲،مسند احمد بتحقیق ارنوؤط ۱۸/ ۱۱۰ح ۱۱۵۵۷، مسلم ۹ ۳۳۳۴، سنن نسائی الکبریٰ ۴۲۶۶، مسند ابو یعلیٰ ۲/ ۴۵۵ح ۱۲۶۶۔

(١٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا المَدِينَةَ قَالَ: «ائْتِ المَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» فَوَزَنَ - قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي - فَأَرْجَحَ، فَمَا زَالَ مَعِي مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَ الحَرَّةِ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہاتھ اونٹ فروخت کیا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں آؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو۔ اس وقت آپ نے اس کی قیمت تول کر دی۔(شعبہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس کی قیمت جھکاؤ کے ساتھ تول کر دی)۔ اس نقدی سے کچھ نہ کچھ ہمیشہ میرے پاس رہا یہاں تک کہ حرہ کی لڑائی میں اہل شام کے ہاتھ لگ گیا۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنوؤط ۲۲/ ۱۰۲ح ۱۴۱۹۲، بخاری ۲۶۰۴۔

(١٧٤) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ زَمَنُ الحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى المَوْتِ، فَقَالَ: لاَ أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ واقعہ حرہ میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا حضرت حنظلہؓ کا بیٹا لوگوں سے موت پر بیعت لے رہا ہے تو حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی سے اس پر بیعت نہیں کروں گا۔

تخریج: مسند احمد ۱۶۵۸۵، مسند احمد بتحقیق ارنوؤط ۲۲/ ۱۳ح ۱۴۱۱۵، بخاری ۲۹۵۹، ۴۱۶۷۔

(١٧٥) وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: وَقَعَتِ الفِتْنَةُ الأُولَى - يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ - فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، - يَعْنِي الحَرَّةَ - فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ، فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ "

-----سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت پہلا فساد برپا ہوا تو اصحابِ بدر میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ اور واقعہ حرہ کے وقت دوسرا فساد رونما ہوا تو اس نے اصحاب حدیبیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا ہوا تو وہ اس وقت تک ختم نہیں ہوا جب تک ان میں کوئی خیر وبرکت باقی تھی۔

تخریج: بخاری ۴۰۲۴، تاریخ مدینہ ابن شبہ ۴/ ۱۲۷۴، تحفۃ الاشراف ۱۳/ ۲۱۶، فتح الباری ۷/ ۳۲۵، تغلیق التعلیق ۴/ ۱۰۵، مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۴۸۹ح ۵۴۰۹۔

تحکیم: صحیح۔(بخاری کی روایت مقطوع / معلق) ہے جبکہ تاریخ مدینہ ابن شبہ میں اس کی سند صحیح ہے۔

(١٧٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الفَضْلِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي، يَذْكُرُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ» وَشَكَّ ابْنُ الفَضْلِ فِي: «أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ»، فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا الَّذِي أَوْفَى اللَّهُ لَهُ بِأُذُنِهِ»

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حرہ کے روز جو لوگ شہید کر دیئے گئے، ان کے متعلق مجھے بہت غم ہوا۔ حضرت زید بن ارقم کو جب میرے غمزدہ ہونے کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے تعزیت وتسلی کے طور پر مجھے ایک خط لکھا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ راوی حدیث عبداللہ بن فضل کو شک تھا کہ آپ ﷺ نے انصار کے پوتوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ اس مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے حضرت انسؓ سے پوچھا (حضرت زید بن ارقمؓ کون ہیں؟) تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: یہ وہی صاحب ہیں جن کے کان سے سنی ہوئی خبر کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی ہے۔

تخریج: بخاری ۴۹۰۶، دلائل النبوۃ ۴/۵۷، فتح الباری ۱/۳۱۸، ۸/۶۵۱، المطالب العالیہ ۱۶/۶۵۱، تحفۃ الاشراف ۳/۱۹۱، کنز العمال ۲/۲۵ح ۴۴۱۳۴۔

واقعہ حرہ کے بارے میں طبقات ابن سعد میں روایت ہے کہ:

(۱۷۷) أَخْبَرَنِي مُوسَى بن إسماعيل قال: حدثني جويرية بن أَسْمَاءٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

ضُرِبَ مَرْوَانُ يَوْمَ الدَّارِ -------- ثُمَّ وَلَّى يَزِيدُ بَعْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ الْمَدِينَةَ عُثْمَانَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. فَلَمَّا وَثَبَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَيَّامَ الْحَرَّةِ أَخْرِجُوا عُثْمَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَبَنِي أُمَيَّةَ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَجْلَوْهُمْ عَنْهَا إِلَى الشَّامِ وَفِيهِمْمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَأَخَذُوا عَلَيْهِمُ الأَيْمَانَ أَلا يَرْجِعُوا إِلَيْهِمْ وَإِنْ قَدَرُوا أَنْ يَرُدُّوا هَذَا الْجَيْشَ الَّذِي قَدْ وُجِّهَ إِلَيْهِمْ مَعَ مُسْلِمِ بْنِ عُقْبَةَ الْمُرِّيِّ أَنْ يَفْعَلُوا. فَلَمَّا اسْتَقْبَلُوا مُسْلِمَ بْنَ عُقْبَةَ سَلَّمُوا عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُسَائِلُهُمْ عَنِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِهَا فَجَعَلَ مَرْوَانُ يُخْبِرُهُ وَيُحَرِّضُهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُ مُسْلِمٌ: مَا تَرَوْنَ؟ تَمْضُونَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ تَرْجِعُونَ مَعِي؟

فَقَالُوا: بل نمضي إلى أمير المؤمنين. وَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ بَيْنِهِمْ: أَمَّا أَنَا فَأَرْجِعُ مَعَكَ.

فَرَجَعَ مَعَهُ مُؤَازِرًا لَهُ مُعِينًا لَهُ عَلَى أَمَرِهِ حَتَّى ظُفِرَ بِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَقُتِلُوا وَانْتُهِبَتِ الْمَدِينَةُ ثَلاثًا. وَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ عُقْبَةَ بِذَلِكَ إِلَى يَزِيدَ. وَكَتَبَ يَشْكُرُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَيُذْكَرُ مَعُونَتَهُ إِيَّاهُ وَمُنَاصَحَتَهُ وَقِيَامَهُ مَعَهُ.

یزید بن ولید بن عتبہ کے بعد عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو والی مدینہ بنایا، ایام حرہ میں اہل مدینہ نے حملہ کیا تو انہوں نے عثمان بن محمد اور بنی امیہ کو مدینہ سے نکال دیا اور ان لوگوں کو شام کی طرف جلاوطن کر دیا، انہیں میں مروان بن الحکم بھی شامل تھا۔ انہوں نے ان لوگوں سے قسمیں لیں کہ وہ اہل مدینہ کے پاس واپس نہ آئیں گے، اور اگر قادر ہوں گے تو اس لشکر کو واپس کرانے پر قادر ہوں گے جو مسلم بن عقبہ المری کے ہمراہ اہل مدینہ کی جانب روانہ کیا گیا ہے۔ یہ لوگ مسلم بن عقبہ کے سامنے آئے اسے سلام کیا، وہ ان لوگوں سے مدینہ و اہل مدینہ کو دریافت کرنے لگا۔ مروان اسے خبر دے کر لوگوں کے خلاف برانگیختہ کرنے لگا۔ مسلم نے اس سے کہا کہ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ امیر المومنین (یزید) کے پاس جاتے ہو یا میرے ساتھ چلو گے، انہوں نے کہا کہ ہم امیر المومنین کے پاس جاتے ہیں، البتہ مروان نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ مروان اس کے ساتھ معین و مددگار بن کر واپس ہوا اور اہل مدینہ پر فتح پائی، لوگ قتل کئے گئے، مدینہ تین مرتبہ لوٹا گیا، مسلم بن عقبہ نے یہ واقعہ یزید کو لکھا، مروان بن الحکم کا شکریہ لکھا، اپنے ساتھ اس کی مدد، اس کی خیر خواہی اور اس کے قیام کا بھی ذکر کیا۔

تحکیم: صحیح۔

تخریج: طبقات ابن سعد ط خانجی ۷/۴۲-۴۳۔

حضرت امام حسینؓ کو شہید کیا گیا۔

نوٹ: اس کے متعلق احادیث گزر چکی ہیں۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ، فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً، ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ. ثُمَّ قَالُوا: قَدْ جَاءَتْ، قَدْ جَاءَتْ، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا.

عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر کاٹ کر لائے گئے تو ان کو ایک قطار میں مسجد میں رکھ دیا گیا۔ میں بھی وہاں پہنچا تو لوگ کہہ رہے تھے: وہ آیا! وہ آیا! اچانک میں نے ایک سانپ دیکھا جو سروں کے درمیان سے گزرتا ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا اور تھوڑی دیر اس کے سر میں رکا پھر نکل کر غائب ہو گیا۔ کچھ دیر بعد شور مچا: وہ آیا! وہ آیا!، عمارہ کا بیان ہے کہ اس طرح اس نے دو یا تین بار یہ عمل دہرایا۔

تخریج: ترمذی ح ۳۷۸۰، تاریخ بغداد ۵/۵۷۶، تاریخ دمشق ۳۷/۴۶۱۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں اعمش مدلس ہیں۔

شیخ البانی نے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

یعقوب بن سفیان نے اس واقعے کو اپنی سند سے المعرفہ والتاریخ میں نقل کیا ہے، مگر اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔ **(المعرفہ والتاریخ ۴۲۸/۳)**

ابن عساکر نے اسے ایک اور سند سے بحوالہ یزید بن ابی زیاد بیان کیا ہے ۔**(تاریخ دمشق ۴۶۰/۳۷)**

۶۹

(۱۷۹) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَصَدَقَةُ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ»

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: محمد ﷺ کے قرب کو آپ ﷺ کے اہل بیت میں تلاش کرو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۴۷۳/۶ح ۳۲۱۴۰، صحیح بخاری ۳۷۱۳، ۳۷۵۱، شرح السنہ للبغوی ۱۱۶/۱۴، شعب الایمان ۱۵۶/۳، تحفۃ الاشراف ۲۹۶/۵، کنز العمال ۶۳۸/۱۳ح ۳۷۶۱۴۔

(۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الأَشْعَثِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو، کہ وہ تمہیں نعمتیں عطاء فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو، اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۹۸۶/۲ح ۱۹۵۲، سنن ترمذی ۳۷۸۹، الشریعہ للاجری ۲۲۷۶/۵، ۲۲۷۸/۵، المعجم الکبیر ۴۶/۳ح ۲۶۳۹، ۲۸۱/۱۰ح ۱۰۶۶۴، المستدرک ۱۶۲/۳ح ۴۷۱۶، حلیۃ الاولیاء ۲۱۱/۳، الاعتقاد للبیہقی ۳۲۷/۱، شعب الایمان ۱۰/۲، ۵۰۳/۲، ۸۶/۳، مشکاۃ المصابیح ۱۷۴۲/۳ح ۶۱۸۲، کنز العمال ۹۵/۱۲ح ۳۴۱۵۰

تحکیم: صحیح لغیرہ، اس کی سند میں عبداللہ بن سلیمان النوفلی مجہول راوی ہے البتہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے قول کی نظر میں یہ روایت صحیح لغیرہ ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

(۱۸۱) أخبرنا أحمد بن جعفر القطيعي، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، ثنا ابن نمير، ثنا الحجاج بن دينار الواسطي، عن جعفر بن إياس، عن عبد الرحمن بن مسعود، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه الحسن والحسين، هذا على عاتقه وهذا على عاتقه، وهو يلثم هذا مرة وهذا مرة، حتى انتهى إلينا فقال له رجل: يا رسول الله، إنك تحبهما؟ فقال: «نعم، من أحبهما فقد أحبني، ومن أبغضهما فقد أبغضني» هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه "

حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ ﷺ نے ایک کندھے پر حسنؓ اور دوسرے پر حسینؓ کو سوار کر رکھا تھا، اور باری باری دونوں کو چوم رہے تھے، اسی حالت میں آپ ﷺ ہمارے پاس آ پہنچے تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو ان دونوں سے محبت رکھے، تو گویا کہ اس نے مجھ سے محبت رکھی، اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا تو گویا کہ اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

تخریج: فضائل الصحابہ ۷۷۷/۲ح ۱۳۷۶، مسند احمد ۹۶۷۱، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ۴۲۰/۱۵ح ۹۶۷۳، مسند البزار ۲۴۰/۱۶ح ۹۱۴۰، المستدرک للحاکم ۱۸۲/۳ح ۴۷۷۷، کشف الاستار ۲۲۷/۳ح ۲۶۲۲، مجمع الزوائد ۱۷۹/۹ح ۱۵۰۶۳، اتحاف المہرۃ ۱۶۲/۱۵، المطالب العالیہ ۱۹۴/۱۶، سلسلہ احادیث صحیحہ ۹۳۱/۶۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں عبدالرحمان بن مسعود الیشکری کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے البتہ اس کی سند ضعیف ہے۔

(۱۸۲) حدثنا عبد الله بن الوليد، حدثنا سفيان، عن سالم، قال: سمعت أبا حازم، يقول: إني لشاهد يوم مات الحسن فذكر القصة، فقال: أبوهريرة سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقول: " من أحبهما فقد أحبني، ومن أبغضهما فقد أبغضني "

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ جس روز حضرت حسنؓ نے وفات پائی میں نے ابو ہریرہؓ سے یہ واقعہ سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے، در حقیقت وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے، در حقیقت مجھ سے بغض رکھتا ہے۔

تخریج: مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ١٦/٥٠٦ح ١٠٨٧٢۔

تحکیم: ضعیف، اس کی سند میں سفیان ثوری مدلس ہیں اور معنعن روایت کر رہے ہیں۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

(١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا»

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں ان (حسنؓ و حسینؓ) سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ٦/٣٧٨ح٣٢١٧٥، فضائل الصحابہ ٢/٧٧٥ح١٣٧١، مسند احمد بن حنبل ٩٧٥٨، مسند احمد بتحقیق ارنؤوط ١٥/٤٧٢ح٩٧٥٩، کنز العمال ١٢/١١٩ح٣٤٢٧٩، ١٣/٦٦٦ح٣٧٧٠٠۔

تحکیم: صحیح لغیرہ۔ اس کی سند میں سفیان ثوری مدلس ہے۔ البتہ یہ روایت صحیح بخاری ٣٧٤٧ کی روشنی میں صحیح ہے۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند قوی ہے۔

﴿٧١﴾

(١٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ الْأَسَدِيُّ، بِهَمْدَانَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا أَبِي، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ، وَأَنْ يَهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّى، وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اولادِ عبد المطلب! میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں کہ تمہیں ثابت قدم رکھے، اور تم میں سے بھٹکے ہوئے کو ہدایت بخشے، اور تم میں سے جاہلوں کو علم عطاء فرمائے، اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی مانگی ہے کہ وہ تمہیں سخاوات والا بہادر اور رحم دل بنائے۔ اگر کوئی شخص حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان جم کر نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہے مگر وہ محمد ﷺ کے اہل بیت سے بغض رکھنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو ضرور آگ میں جائے گا۔

تخریج: المستدرک للحاکم ٣/١٦١ح٤٧١٢، سلسلہ احادیث صحیحہ ٥/٦٤٣۔

تحکیم: ضعیف۔ اسماعیل بن ابی اویس، عبد اللہ بن ابی اویس ضعیف ہے۔

امام ابو حاتم رازی نے بھی اس حدیث کو "منکر" کہا ہے۔ (علل الحدیث ابن ابی حاتم ٦/٧٠٤ح ٢٦٢٤)

(١٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ الضَّبِّيُّ، ثنا أَبَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ ثَعْلَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَبْغَضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی بھی ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ ضرور اسے آگ میں داخل کرے گا۔

تخریج: المستدرک للحاکم ٣/١٦٢ح٤٧١٧۔

تحکیم: ضعیف۔ محمد بن بکیر الحضرمی صدوق خطاء کرنے والے راوی ہیں۔ محمد بن عبد اللہ بن الحسن الاصبہانی مجہول ہیں ان کی توثیق نہیں ملی۔

اس کی حسن سند مندرجہ ذیل ہے:

(١٨٦) أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ الله النار"

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، ہم اہل بیت کے ساتھ جو بھی شخص بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

تخریج: صحیح ابن حبان ۶۹۷۸، اتحاف المہرۃ ۷/۳۵۵، سلسلہ احادیث صحیحہ ۵/۶۴۴۔

تحکیم: حسن۔

﴿۷۲﴾

(۱۸۷) حدثنا قتيبة، قال: حدثنا عبد الرحمن بن زيد بن أبي الموالي المزني، عن عبيد الله بن عبد الرحمن بن موهب، عن عمرة، عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ستة لعنتهم ولعنهم الله وكل نبي كان: الزائد في كتاب الله، والمكذب بقدر الله، والمتسلط بالجبروت ليعز بذلك من أذل الله، ويذل من أعز الله، والمستحل لحرم الله، والمستحل من عترتي ما حرم الله، والتارك لسنتي.

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ قسم کے لوگوں پر اللہ اور اس کے ہر نبی ﷺ نے لعنت کی ہے۔ (۱) اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا۔ (۲) اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ (۳) طاقت کے بل بوتے پر مسلط ہونے والا تاکہ وہ کسی ایسے شخص کو معزز بنائے جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہو اور کسی ایسے شخص کو ذلیل کرے جسے اللہ تعالیٰ نے معزز بنایا ہو، (۴) اللہ تعالیٰ کے حرم کی بے حرمتی کرنے والا (۵) میرے اہل بیت کی بے حرمتی کرنے والا۔ (۶) میری سنت کو ترک کر دینے والا۔

تخریج: سنن ترمذی ۲۱۵۴، علل ابن ابی حاتم ۵/۶ح۱۷۶۷، صحیح ابن حبان ۵۷۴۹، المعجم الکبیر ۱۷/۴۳ح۸۹، المستدرک ۱/۹۱ح۱۰۲، ۲/۵۷۲ح۳۹۴۱، ۴/۱۰۱ح۷۰۱۱، شعب الایمان ۵/۶۴ح۳۵۲۲، مجمع الزوائد ۱/۱۷۶ح۸۲۱، مشکاۃ المصابیح ۱/۳۸ح۱۰۹، کنز العمال ۱۶/۸۵ح۴۴۰۲۴، ۱۶/۹۰ح۴۴۰۳۸۔

تحکیم: ضعیف۔ ابو زرعہ رازی نے کہا کہ حدیثِ ابن ابی الموالی میں غلطی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت عبید اللہ بن عبد الرحمان بن موہب نے بحوالہ علی بن الحسین (امام زین العابدین)، نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔ (علل ابن ابی حاتم ۵/۶ح۱۷۶۷)

شیخ البانی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔

ڈاکٹر بشار عواد معروف کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور اس سے قبل والی حدیث جامع ترمذی میں نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس نسخہ میں ملی ہے جو میرے پاس ہے، اور حافظ مزی نے اسے تحفۃ الاشراف میں بھی ذکر نہیں اور نہ ہی کسی ایک مستدرک میں اس کا ذکر ہے۔

معجم الکبیر طبرانی کی روایت میں احمد بن رشدین سخت ضعیف اور عبد اللہ بن لہیعہ مدلس ہے۔

مستدرک للحاکم میں یہ حدیث مندرجہ ذیل سند کے ساتھ ہے:

(۱۸۸) حدثنا أبو علي الحسين بن علي الحافظ، أنبأ عبد الله بن محمد بن وهب الحافظ، أنبأ عبد الله بن محمد بن يوسف الفريابي، حدثني أبي، ثنا سفيان، عن عبيد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن موهب، قال: سمعت علي بن الحسين، يحدث عن أبيه، عن جده رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ستة لعنتهم ولعنهم الله وكل نبي مجاب الزائد في كتاب الله، والمكذب بقدر الله، والمتسلط بالجبروت ليذل من أعز الله ويعز من أذل الله، والتارك لسنتي، والمستحل من عترتي ما حرم الله، والمستحل لحرم الله

علی بن حسین اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ۔۔۔۔۔۔۔الخ۔۔۔۔

تخریج: المستدرک ۲/۵۷۱ح۳۹۴۰۔

تحکیم: ضعیف۔ منقطع۔ اس کی سند میں سفیان ثوری مدلس ہیں اور معنعن روایت کر رہے ہیں جبکہ عبید اللہ بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن موہب ضعیف ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆ تمت بالخیر ☆☆☆☆☆☆☆